ہدیہ خلوص بخدمت محترم حضرت کیفی چاندپوری

میر اُفق کاظمی عفی عنہ

4/1/68

# فروغِ محامد

١٣٧٩

مجموعۂ کلام حمد و نعت

میر اُفق کاظمی امروہوی

قیمت ۸/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ علیٰ نفسی و دینی۔ بسم اللہ علی اھلی و مالی و ولدی بسم اللہ علیٰ ما اعطانی اللہ ربی۔ لا اشرک بہ شیئاً اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر و اعز و اجل و اعظم مما اخاف و احذر عز جارک وجل ثناءک ولا الٰہ غیرک اللّٰھم انی اعوذ بک من شر نفسی من شر کل شیطان مرید و من شر کل جبار عنید فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم۝ ان ولیی اللہ الذی نزل الکتاب وھو یتولی الصالحین۝

ھو الحبیب الذی ترجیٰ شفاعتہ
لکل ھول من الاھوال مقتحم

انا نجعلک فی نحورھم و نعوذ بک من شرورھم واغننی بفضلک عمن سواک فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم۝

الراجی لرحمت ربی القوی السید حبیب احمد الامروھوی
الشھیر بمیر افق الکاظمی نزیل ملتان

# فروغِ مجاہد

۱۳۷۹ھ

مجموعۂ کلام حمد و نعت

میر افق کاظمی امروہوی

# انتساب

بروحِ گرامی

مداحِ سید المرسلین نبی تہامیؐ — مولانا نورالدین عبدالرحمٰن جامیؒ

قدس سرہ السامی

فقیر سراپا تقصیر میر اُفق کاظمی

امروہوی "نزیل ملتان"

★

حبیب منزل 1278 قدیر آباد ملتان شہر

# پیش لفظ

(از مصنف)

حمد خالق دو جہاں، نعت سرورِ کون و مکاں اور مجھ جیسا ہیچمدان چھوٹا منہ بڑی بات کا مصداق ہے. لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے. کہ پندرہ برس کی عمر سے میں نے شعر کہنا شروع کیا. تو ابتدا حمد و نعت ہی سے ہوئی تھی. پھر اکثر عشقیہ غزلوں کی زمین میں حمد و نعت لکھتا رہا. اور ایک مختصر مجموعہ مرتب ہوگیا. جو ایک میلاد خوان شاگرد کی نذر ہوگیا. رفتہ رفتہ طبیعت میں ہمہ رنگی پیدا ہوئی. حمد. نعت. منقبت، حقیقت و معرفت، مناظر فطرت، اصلاح، اخلاق و معاشرت، تصوف و عظمت، مذہب و سیاست اور معنی خیز ظرافت، غرض کوئی رنگ ایسا نہ رہا جس میں سمند فکر نے جولانی نہ دکھائی ہو. عشقیہ کلام کے چار مجموعے مکمل ہیں. مذہبی، اخلاقی، قومی و تعلیمی، نیچرل اور سیاسی نظموں کے بھی پانچ مجموعے ہیں. لیکن درس و تدریس اور مختلف اداروں میں تصانیف و تراجم عربی و فارسی کے مشاغل میں انہماک کی وجہ سے اس کلام ہمہ اقسام کی اشاعت کا موقع نہ مل سکا. صرف مذہبی و قومی اور چند سیاسی نظموں کا ایک مجموعہ "تریاقِ مشرق" اور مسدس آشوب اسلام اور ایک مخمس ہمارا ماضی و حال، نیز ایک طویل نظم متعلقہ پردہ و تعلیم نسواں موسومہ "تحفہ دربارِ عزت" شائع ہو سکا.

اب جبکہ سمند عمر پچھتر منزلیں طے کر چکا ہے. اور پینسٹھ سال سے مختلف اور شدید امراض کا شکار ہوں، تمام قوا، بالخصوص دماغ و نگاہ میں غیر معمولی ضعف پیدا ہوگیا ہے، ہاتھ میں خفیف رعشہ کی کیفیت ہے ــــ تھوڑی سی نوشت و خواند سے دماغ چکرا جاتا ہے. اور نظر کے سامنے تاریکی چھا جاتی ہے. مختصر سا خط لکھنا دشوار ہو جاتا ہے. ابھی تک

حالت میں یہ خیال شدت سے دامنگیر ہے کہ اس عمر بھر کے ادبی ذخیرہ کلام کی اشاعت نہوئی تو ضائع ہونے سے بچ نہیں سکتا۔ چنانچہ سب سے پہلے حمد و نعت کا مجموعہ "فروغ محامد" کے تاریخی نام سے ۱۳۷۹ھ میں مرتب کیا گیا تھا۔ ذخیرہ کلام سے نکالکر کاتب کے حوالہ کیا خداوند مسبب الاسباب بتصدق حضور رسالت مآب علیہ السلام دوسرے مجموعوں کی طباعت کا سامان بھی مہیا فرمادے۔ (آمین)

"فروغ محامد" میرے ابتدائی متوسط اور منتہی ہر سہ ادوار کے پست و بلند کلام حمد و نعت کا مجموعہ اساتذہ قدیم کی طرز و روش کے مطابق ردیف وار ہے۔ عصر حاضر میں میری اس روش کو قدامت پرستی قرار دیا جائیگا۔ جس کا مجھے اعتراف ہے۔ میں نے پچاس سال اساتذہ قدیم کی پاکیزہ و مہذب صحبتوں میں گزارے ہیں۔ اور ان کی روش پر گامزن رہا ہوں۔ لیکن صحیح اور با اصول جدت کو بھی اپنایا اور اختیار کیا ہے۔ جس کی جھلک ناظرین کو میرے دوسرے مجموعہائے کلام میں نظر آئیگی۔ بعض دوستوں کی رائے تھی کہ بالکل ابتدائی قصیدوں اور مردف غزلوں کو شائع نہ کیا جائے۔ لیکن یہ قصیدے اور غزلیں چونکہ اولاً تو میرے عہد نوعمری کی یادگار ہیں۔ اور ثانیاً یہ کہ بہر کیف حمد و نعت ہی میں ہیں۔ اسلئے میں نے ان کو ضائع کرنا گوارا نہیں کیا۔ انشاءاللہ العزیز صاحبدل حضرات ان سے بھی کچھ نہ کچھ ذوق و کیف حاصل کر سکینگے۔

ردیفوں میں حمد و نعت کے مضامین کا سمونا اور نباہنا آسان نہیں ہے۔ فیض روح القدس نے مجھے اس کوشش میں کہانتک کامیاب کیا ہے۔ اس کا اندازہ ناظرین کرام خود فرما سکیں گے۔ مجھے قادر الکلامی کا دعوےٰ نہیں۔

## کچھ حمد و نعت سے متعلق

حمد و نعت میں لب جنبائی۔ جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔ "چھوٹا منہ، بڑی بات ہے"۔

اس میدان میں قدم رکھنا بحرِ ناپیدا کنار سے گزرنا ہے۔ ایک قطرۂ ناچیز سے عالمِ وجود میں آنیوالا اور خطاء و نسیان سے مرکب انسان ضعیف البنیان خالقِ کائنات کی ذات لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ کی کیا حمد و ثنا کر سکتا ہے۔

چہ زہرہ خاکِ مسکیں را کہ توحیدِ خدا گوید
بدیں آلودگی ذاتِ مقدس را ثنا گوید

جبکہ خود سید المرسلین افصح العرب و العجم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ۔ فرمائیں تو ایک خاکی و خاطی اور عاجز و عاصی انسان کی کیا مجال ہے کہ اُسکی کماحقہٗ حمد و ثنا بیان کرنے کا دعویٰ کر سکے۔

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
و ز ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایاں رسید عمر
ما ہمچناں در اوّل وصفِ تو ماندہ ایم

"اے زخیالِ ما بروں در تو خیال کے رسد"

جو ہستی فہم و ادراکِ بشر میں آ نہیں سکتی
ثنا و حمد نا ممکن ہے اُسکی بالیقیں ہم سے

لیکن ایک مسلمان شاعر اپنے فطری ذوق و وجدان کی بنا پر اپنے معبودِ حقیقی کے حضور اپنی عبدیت کے اظہار و اقرار اور اُسکی جناب میں عرض معروض کو حمد و ثنا سے تعبیر کرتا ہے ورنہ کہاں اُسکی حمد و ثنا اور کہاں شاعر کی قاصر زبان! اسی نظریہ کے تحت میں نے بھی گلشن حمد و ثنا میں نغمہ سرائی کی ہے۔ کاش! اُس ذرہ نواز بارگاہ احدیت و صمدیت میں شرفِ قبولیت حاصل کر لے۔ اور میری نجات و مغفرت کا ذریعہ بن جائے۔ "رحمتِ حق بہانہ می جوید"

**نعت سرورِ کائنات علیہ التحیات و التسلیمات** کا معاملہ حمد و ثنائے باریتعالیٰ سے بھی زیادہ نازک ہے۔ کسی ادب شناس شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

"با خدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار" عرفی کہتا ہے

عرفی مشتاب ایں رہِ نعت است نہ صحرا
آہستہ کہ رہ بر سرِ تیغ است قدم را

حقیقت یہ ہے کہ شانِ حبیب اللہ میں جنبشِ زبان و قلم بڑی اندیشہ ناک اور پُر خطر ہے بمقامِ رسالت بڑا ہی عظمت و جلالت والا مقام اور ادب گاہ نازک ترین ہے۔ یہاں پائے فکر و تخیل کی ذرا سی لغزش قعرِ ہلاکت میں گرا دیتی ہے۔ اس بارگاہِ اقدس میں بڑے بڑے عرفا و اولیا دم بخود نظر آتے ہیں۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنیدؒ و بایزیدؒ اینجا

جس بارگاہِ عرش اشتباہ کے سامنے جنید و بایزید علیہما الرحمۃ جیسے عارفانِ کامل گم کردہ نفس اور دم بخود ہو کر آئیں وہاں مجھ ایسے بدترین گنہگار و سیاہ کار کی کیا مجال ہے۔ کہ لب کشائی کی جرأت کر سکے۔ لیکن حیرانی یہ ہے کہ اس بارگاہِ اقدس میں کچھ عرض نہ کرے تو جائے کہاں اور کرے تو کیا؟ غلام کا درِ آقا کے سوا کوئی اور ٹھکانہ ہے؟ میں کیسا ہی گنہگار و سیاہ کار سہی لیکن آقائے دو جہاں سے غلامی کی نسبت تو بہر حال رکھتا ہوں۔ جیسا بھی ہوں۔ اُنہی کا ہوں ـــــ

اچھے ان کے برے بھی ان کے
پھول ان کے کانٹے بھی ان کے

اس ذاتِ رحمت للعلمین کے کرم کی کوئی انتہا ہے؟ ارشاد فرماتے ہیں:۔ الصالحون للہ والطالحون لی" نیک بندے اللہ جل شانہ کیلئے ہیں اور گنہگار و سیاہ کار میرے لئے تو پھر اس کرمِ بے پایاں کے شکریہ میں گنہگار و سیاہ کار شاعر

اپنی سیاہ کاری کو اپنے سراپا رحم وکرم آقا کی مدح وثنا کے دامن اقدس و اطہر میں چھپانے کی کوشش کیونکر نہ کرے؟ لیکن اس کوشش میں آداب و مراتب آقائے ممدوح صلی اللہ علیہ وسلم کو ملحوظ رکھنا ازبس ضروری ہے۔ الحمدللہ کہ میں نے اس امر واجب کو حتی الامکان ملحوظ رکھا ہے۔ ردیف وار نعتیہ غزلوں اور قصیدوں میں جو محامد بیان کئے ہیں وہ افراط و تفریط سے پاک ہیں۔ عام شعراء کی طرح حضور سید المرسلین اور دیگر انبیائے کرام بالخصوص حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت یوسف علیہم السلام کے فضائل سے تقابل کی وہ غلط روش اختیار نہیں کی جس سے ان کی تنقیص شان مترشح ہوتی ہے۔ حضور علیہ السلام باوجود سید المرسلین امام الانبیاء اور افضل الکونین ہونے کے باوجود فرماتے ہیں۔ لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ عیسیٰ بن مریم "مجھے اسطرح حد سے زیادہ نہ بڑھاؤ جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو حد سے زیادہ بڑھا کر مقام عبدیت سے درجۂ الوہیت تک پہنچا دیا۔ دوسری روایت ہے۔ انی لا ارید ان ترفعونی فوق منزلتی انزلنیہا اللہ تعالیٰ میں نہیں چاہتا کہ تم مجھے اللہ تعالیٰ کے بخشے ہوئے مرتبے سے زیادہ بلند مرتبے پر پہنچا دو۔ ایک اور روایت میں حضور نے فرمایا۔ "مجھے یونس ابن متی سے بھی نہ بڑھاؤ۔ یہ احادیث حضور علیہ السلام کی انتہائی کسر نفسی اور فروتنی کی دلیل ہیں۔ ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور ان کا اعلےٰ مرتبہ و مقام انسانی فکر و قیاس سے بلند و برتر ہے۔ یہ ہدایات اپنی امت کو غلو اور تجاوز عن الحد سے روکنے کیلئے فرمائی ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جب انسان ہیچمدان کے فکر و خیال کی رسائی حضور کی عظمت و جلالت اور حد نعت تک ہو ہی نہیں سکتی۔ تو آپ کی مدح و نعت میں غلو اور حد سے تجاوز کیا کر سکتا ہے۔ مجھ ایسے شعراء کے

نعتیہ اشعار کو اسماً و رسماً نعتیہ کہا جاسکتا ہے۔ ورنہ کہاں یہ کلام اور کہاں نعت سید الانام علیہ السلام جبکہ حضرت حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ حضور سید المرسلین علیہ السلام کے شاعر خاص فرماتے ہیں۔

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ　　لٰکِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٖ

یعنی میں نے اپنے اشعار میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح نہیں کی بلکہ حضور کی ذات مقدسہ سے نسبت دیکر اپنے کلام کی مدح سرائی کی ہے۔ تو مجھ ایسا حقیر سراپا تقصیر کس منہ سے نعت گوئی کا دعویٰ کر سکتا ہے، بس اس مجموعہ کی نوعیت ایسی ہی ہے جیسے سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام کی خریداری کیلئے ایک مصری "بڑھیا کی سوت کی اٹیا" تاکہ مداحان سرور کون و مکان کی فہرست میں میرا نام بھی شامل ہو کر شفاعت طلبی کا ایک ذریعہ بن جائے۔

## آخری گذارش

کلام حمد تمام اور نعتیہ کا نصف حصہ سکونت وطن کے زمانہ کی تصنیف ہے اور باقی حصہ پاکستان میں آنے کے بعد کا ہے۔ اس مجموعہ میں اردو کلام کے ساتھ فارسی عربی کلام نعتیہ بھی شامل ہے۔ اور یہ زیادہ تر ورود پاکستان کے بعد کا ہے۔ اسمیں دو چار غزلیں اور نظمیں نعت شریف سے علاوہ بھی ہیں۔ لیکن میں نے انکو بھی اس مجموعہ میں شامل کر دیا ہے۔ مؤدبانہ عرض یہ ہے کہ نہ میری مادری زبان فارسی ہے نہ عربی میں شعر کہنے کی مہارت ہے اسلئے اگر اس حصہ میں کچھ خامی و کمزوری نظر آئے تو ناظرین کرام میری معذرت کے پیش نظر چشم پوشی یا اصلاح سے شکر گزار فرمائیں۔ رب العالمین میری اس کاوش حمد سرائی کو قبول فرمائے۔ (آمین)
اور سید المرسلین رحمۃ للعلمین کی بارگاہ میں میری یہ مدح آرائی شرف پذیرائی حاصل کرے اگر شیدائیان حضور رسالت مآب نے "فروغ محامد" کی قدردانی سے میری حوصلہ افزائی فرمائی تو مناقب صحابہ کرام و اولیاء عظام کا مجموعہ جو "نخلستان مناقب" کے تاریخی نام سے ۱۳۸۰ھ کا ترتیب دیا ہوا ہے۔ منظر عام پر لایا جائیگا۔　والسلام　فقیر اُفق کاظمی امروہوی غفرلہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

# حمد رب العٰلمین

نہ یہ ممکن بیاں ہو حمد رب العالمیں ہم سے
نہ یہ آساں ادا ہو نعت خیر المرسلیں ہم سے

قیاس و عقل و وہم و فکر میں کیا ذات حق آئے
صفات کاملہ اُس کی ہیں بالاتر کہیں ہم سے

جو منتہی فہم و ادراک بشر میں آ نہیں سکتی
ثنا و حمد ناممکن ہے اُسکی بالیقیں ہم سے

محمدؐ ہیں صفات و ذات حق کے مظہر کامل
تو اُن کی بھی صفات و ذات ہیں بالاتریں ہم سے

اَحد کی شان اعلیٰ تر ہے اعلیٰ شان احمدؐ بھی
غرض یہ ہے کہ حمد و نعت ہو سکتی نہیں ہم سے

تصنع کچھ نہیں اسمیں افقؔ یہ اک حقیقت ہے
جبھی تو کہہ گیا اک شاعر انجام بیں ہم سے

زلافِ حمد و نعت اولیٰ ست بر خاکِ ادب خفتن
سجودے می تواں کردن درودے می تواں گفتن

سُبحان ربی الاعلیٰ ★ سُبحان ربی الاعلیٰ

سُبحان ربی الاعلیٰ

اللّٰھم صلِ و سلم و بارک علیٰ سیدنا و مولانا محمدن النبی الامی و آلہ

بقدرِ حسنہٖ و جمالہٖ و فضلہٖ و کمالہٖ

العبد المفتقر الی اللہ الصمد السید حبیب احمد الشہیر بمیر افقؔ الکاظمی الامروہوی غفر اللہ ذنبہ الخفی و الجلی

# آغاز حمد

(۲)

کیا عزم کرے حمدِ الٰہی کے رقم کا
مضمون کی ہیبت سے جگر شق ہے قلم کا

آئینہ صد رنگ وجود اور عدم کا
ادنیٰ ہے کرشمہ ترے اسرار و حکم کا

بے مثل تری ذات ہے تو بے حد و پایاں
ممکن نہیں اطلاق یہاں کیف کا کم کا

کچھ حد ہی نہیں ہے ترے الطاف کرم کی
کیا شکر ادا ہو ترے الطاف و کرم کا

انسان حقیقت تری سمجھا ہے نہ سمجھے
ممکن نہیں حادث پہ کھلے راز قدم کا

ہر رنگ میں پنہاں ہے ہر اک شکل میں پیدا
پھولوں میں بنا بو تو قمر و شمس میں چمکا

ہے بود و نبود اک تری قدرت کا کرشمہ
تجھ سے ہی تماشا ہے وجود اور عدم کا

عاجز ہیں ترے سامنے شاہانِ زمانہ
خم ہے تری درگاہ میں سر خسرو و جم کا

مسرور کرے گرمیٔ خورشیدِ قیامت
سایہ ہو جو سر پر ترے دامانِ کرم کا

مختار ہے چاہے جو کرے تیری مشیت
یارا نہیں بندہ کو ذرا لا و نعم کا

امیدوار ہے ترے دیدار کی مجھ کو
اس واسطے مشتاق ہوں میں سیرِ ارم کا

کر محو گناہوں کو مرے آپ کرم سے
خواہاں نہیں یارب میں کسی جاہ و حشم کا

ہمراہ افق توشۂ عقبیٰ نہیں کوئی
اسکو تو بھروسہ ہے ترے لطف و کرم کا

## ۳

تمام حمد اس خدا کو زیبا جو خالق و رب ہے عالمین کا
صفات اس کی رحیم و رحمان وہی تو مالک ہے یوم دین کا

اُسی کی لازم ہمیں عبادت کریں اسی سے ہم استعانت
وہی ہے بخشندۂ ہدایت وہی ہے ہادی رہ یقیں کا

ملی ہمیں راہ اہلِ نعمت ہوئے نہ آلودۂ ضلالت،
اُسی نے ازروئے لطف و رحمت شرف دیا ہم کو مومنیں کا

یہ ہفت افلاک عرش و کرسی یہ خلد و کوثر یہ حور و ذری
یہ ملک ارضی یہ بزم ہستی کمال اُسی خالقِ متیں کا

یہ چاند سورج یہ سب ستارے نظامِ عالم کے یہ ادارے
یہ برگ و گل باغ و راغ سارے غرض ہے جو کچھ ہے سب انہیں کا

ہو کوئی شے بے سبب جہاں میں نہ اے کیونکر مرے گماں میں
وجودِ کونین سے ہے ثابت وجود کونین آفریں کا

وہی ہے اک قابلِ ستایش وہی ہے اک لائق نیایش
اُسی کی قدرت کی ہے نمائش سکون و دورِ آسماں زمیں کا

خدا کی قدرت ہے کیا نرالی کہیں تنزل کہیں ترقی
کبھی افق پہ ہلال کا ہے کبھی چاند چودھویں کا

جو میں نے دیکھا بچشمِ بینا تو نقشِ قدرت کا تھا نگینہ
کھنچا ہوا سائباں فلک کا بچھا ہوا فرش ہے زمیں کا

نہ ہو جو اذن اُسکا اور اشارا، مجال کس کی ہے کس میں یارا
نہ چمکے گردوں پر اک ستارا نہ ہِل سکے ذرّہ اک زمیں کا

اُسی کے جلوے سے ہے درخشاں اسی کے پرتو سے ہے فروزاں
یہ دن میں خورشیدِ چرخ گرداں یہ رات میں چاند چودھویں کا

بنا میں آقا کا اپنے بندہ ہوا منوّر دلِ مصفّا!
کیا جو اس آستاں کا سجدا تو داغ چمکا مری جبیں کا

ضیائے شمس و قمر اُسی سے صفائے انجم و گہر اُسی سے
اُسی کے پرتو کا آئینہ ہے جمالِ دلکش ہر اک حسیں کا

عدم سے پیدا کیا ہے ہم کو پھر ایک دن جائینگے عدم کو
جہاں سے آئے ہیں ایکدم کو سفر ہے درپیش پھر وہیں کا

جو صدقِ دل سے ہے اُس کا بندہ اُفق وہ ہے دوجہاں کا آقا
وہ جس نے منہ اُس کے در سے موڑا رہا نہ دارین میں کہیں کا

(غ ۴)

یارا نہیں ثنائے خدائے جلیل کا
ہاتھ آئے خامہ بھی جو پر جبرئیل کا

ہستی میں تیری دخل نہیں قال و قیل کا
اس راستہ میں لنگ ہیں مرکب دلیل کا

ہر چیز ہے جہاں میں عطا کی ہوئی تری
خالق ہے تو تمام کثیر و قلیل کا

بندے ہیں تیرے شاہ و گدا مفلس و غنی
آقا ہے تو ہر ایک جلیل و ذلیل کا

بخشے ہیں باغِ دہر کو تو نے گل و ثمر
تو ہی اگلنے والا ہے زرع و نخیل کا

قوت دہِ ضعیف ہے تو مضعفِ قوی
شافی ہے تو ہر ایک مریض و علیل کا

چاروں طرف پڑی ہے ترے نام کی پکار
چرچا جہاں میں ہے ترے ذکرِ جمیل کا

کر مجھکو بہرِ شاہدِ مقصد سے ہمکنار
اللہ صدقہ اپنے حبیبِ جلیل کا

محرم کیا ہے دوست نے اُس راز سے افق
محروم جس سے کان رہا جبرئیل کا

(غ ۵)

میں اور حوصلہ مجھے حمدِ الٰہ کا
گم کردہ ہوش عزمِ حقیقت کی راہ کا

کیونکر قیاس نور ہو اُس جلوہ گاہ کا
خورشید ایک ذرہ ہو جس خاکِ راہ کا

دَورہ یہ بے سبب نہیں خورشید و ماہ کا
کرتے ہیں سب طواف تری بارگاہ کا

چودہ طبق کا نقشہ ہے آنکھوں کے سامنے
حائل کوئی نہیں مرے تارِ نگاہ کا

صحرائے جستجو میں ہر اک راہرو ہے گم
ملتا نہیں سراغ تری منزل کی راہ کا

دیکھے تجھے کہ تیری حقیقت کو پا سکے — دل کا یہ حوصلہ نہ کسی کی نگاہ کا
ہم کو ترے سوا نہ کسی کا خیال ہو — مقصد یہی ہے اشہد ان لا الٰہ کا
ہر سفینہ قلزمِ عرفاں میں ہو رواں — یارب صلہ ملے یہ مجھے تیری چاہ کا
کونین میں رہیگا نہ مایوسِ آرزو — اُمیدوار تیرے کرم کی نگاہ کا

یارب یہ عرض ہے اُفقِ روسیاہ کی
ہو غرق بحرِ عفو میں دفتر گناہ کا

(۶۴)

کعبہ ہے اُسی کا یہ صنم خانہ اُسی کا — بزمِ حرم و دیر میں افسانہ اُسی کا
عکس اس کا ہر اک آئینۂ شکلِ حسیں میں — یہ محفلِ ہستی ہے جلوخانہ اُسی کا
مشتاق اُسی کا ہے ہر اک دیدۂ شائق — میرا دل دیوانہ ہے دیوانہ اُسی کا
پتوں میں ہے رنگ اُس کا تو بُو اُسکی گلوں میں — مظہر ہے ہر اک ذرّہ و دُردانہ اُسی کا
ہے ایک جھلک روشنیٔ شمع میں اس کی — محفل میں پتنگا بھی ہے پروانہ اُسی کا
سرشار مئے معرفت و علم ہیں طالب — ہے خانقہ و مدرسہ میخانہ اُسی کا

مستِ مئے وحدت ہے اُفق بزمِ جہاں میں
پیتا ہے شب و روز یہ پیمانہ اُسی کا

# (ب)

## (۱)

تری حمد و ثنا اُس ہی کئے جاؤں رقم یارب ‏ زباں گویا ہے چلتا ہے جب تک قلم یارب

ترے بندے ترے محتاج ہر حالت میں ہم یارب ‏ ہمیشہ رکھ ہمارے حال پر اپنا کرم یارب

مرے انبارِ عصیاں کو بہا دے ایک دم یارب ‏ کہ ہے مواج و بے پایاں ترا بحرِ کرم یارب

مرے دُکھ درد ہوں کافور مٹ جائیں الم یارب ‏ مجھے دنیا و عقبیٰ میں نہ ہوں کچھ رنج و غم یارب

چھُپائے میرے عیبوں کو ترا لطف و کرم یارب ‏ کھُلے دنیا و عقبیٰ میں نہ کچھ میرا بھرم یارب

مرے مولا مجھے توفیق دے اپنی اطاعت کی ‏ عبادت سے تری غافل نہ ہوں میں ایک دم یارب

نمایاں ہوں مری آنکھوں میں تیرے حُسن کے جلوے ‏ مرے دل پر عیاں ہوں تیرے اسرار و حکم یارب

بذوق و شوق کامل طے کروں عرفان کی منزل ‏ بڑھائے جاؤں تیری راہ میں اپنے قدم یارب

بسر ہو جائے میری زندگی صبر و قناعت میں ‏ ہوس ہو پیش کی دل میں نہ مجھکو رنج کم یارب

یہ آئینہ بنے اسرار پنہاں دو عالم کا ‏ دل صافی مرا ہو جائے رشکِ جامِ جم یارب

سوا نیزے پہ جب خورشیدِ محشر گرم تابش ہو ‏ مرے سر پر ہو تیرا ظلِّ دامانِ کرم یارب

ترے لطف تقرب سے ترے حسنِ تجلی سے ‏ مری دنیا بنے میرے لئے رشکِ ارم یارب

ترے محبوب کا بن جاؤں میں اک پیرو کامل ‏ مسلّط ہو مرے دل پر ترا عشقِ اتم یارب

اُفق کی یہ تمنا ہے بہر صورت بہر منزل
تری راہِ محبت میں رہے ثابت قدم یارب

## (ت)

(ع ۸)

کبھی ظاہر ہؤا تو حسن افسونکار کی صورت
نظر آیا کبھی عشقِ جنوں آثار کی صورت

تجلّی تیرے ہی انوار کی تھی چشمِ موسیٰ میں
عیاں تھا طور پر تیرا ہی جلوہ نار کی صورت

عیاں ہیں تیری قدرت کے کرشمے بزمِ ہستی میں
کہیں کہسار کی صورت کہیں گلزار کی صورت

پڑا روزِ ازل سے گردنِ شیخ و برہمن میں
ترا طوقِ غلامی سبحہ و زنار کی صورت

تری قدرت کے جلوے ہیں دمِ عیسیٰ یدِ بیضا میں
تری حکمت نمایاں ہے عجیب آثار کی صورت

نہیں کھلتا کسی پر بھید کچھ تیری اداؤں کا
نہیں ملتی کوئی اس راز کے اظہار کی صورت

پڑے ہیں عقلِ انساں پر ہزاروں جہل کے پردے
اُفق کیا دیکھ سکتا ہے کوئی اُس یار کی صورت

## (ن)

(ع ۹)

نام جاں بخش ترا وردِ زباں رکھتے ہیں
اور ہم یاد تری دل میں نہاں رکھتے ہیں

اسلئے ہم ہوسِ سیرِ جناں رکھتے ہیں
یعنی ہم تیرے کوچے کا گماں رکھتے ہیں

حاکم و مالک و معبود کوئی تیرے سوا
ہم یہاں رکھتے ہیں یا رب نہ وہاں رکھتے ہیں

سجدہ ریزی سے ترے در کی جو ہے داغِ جبیں
ہم یہی تیری غلامی کا نشاں رکھتے ہیں

سربلندی وہی پاتے ہیں جو اپنے سر کو
آستانے پہ ترے سجدہ کناں رکھتے ہیں

بھول جائیں نہ تجھے فکرِ جہاں میں پڑکر التجا ہم یہ خداوندِ جہاں رکھتے ہیں
دردِ عصیاں کی شفا بخش ہو رحمت تیری دور ہو جائیں جو غمہائے نہاں رکھتے ہیں
صرف ہم کو تو بھروسہ ہے تری رحمت کا کوئی توشہ رہِ عقبےٰ میں کہاں رکھتے ہیں

اے اُفقؔ دولتِ دنیا کی انہیں کیا پروا
دل میں جو عشقِ شہِ کون و مکاں رکھتے ہیں

(حمد ۱)

تیرے ہی رنگ و بو میں ہر گل میں ہر شجر میں تیرا ہی عکس پرتو خورشید میں قمر میں
صنعت کا تیری نقشہ ہر برگ ہر ثمر میں قدرت کا تیری جلوہ یاقوت میں گہر میں
ہے تو ہی میرے دل میں تو ہی مری نظر میں شمعِ جمالِ قدرت روشن ہر ایک گھر میں
ذرّے میں تاب تیری ہیرے میں آب تیری تیری چمک گہر میں تیری جھلک شرر میں
جب تجھ سے لو لگائی پھر کوئی شے نہ بھائی جو چیز دی دکھائی سب ہیچ تھی نظر میں
تیرے سوا کسی سے مجھکو نہیں تعلق! دل میں ہے یاد تیری سودا ترا ہے سر میں
جب سے خودی مٹا دی جب سے غرض اٹھا دی بیگانہ و یگانہ یکساں ہوئے نظر میں

کرتا ہوں اے اُفقؔ میں خلوت میں سیرِ عالم
ہے بزمِ دو جہاں کا نقشہ مری نظر میں

# "ذکرِ حق!"

(ق) (ع ۱۱)

پتوں میں رنگ اُس کا، پھولوں میں اُسکی خوشبو
نیرنگیاں اُسی کی، باغِ جہاں میں ہر سُو

بہرِ نمازِ وحدت حالِ قیام میں ہے
اِک پاؤں سے کھڑا ہے سروِ سہی لبِ جو

طوطی کا رات دن ہے حق سِرّہٗ وظیفہ
قمری بھی سرو پر ہے مصروفِ ذکرِ یاہو

بلبل کے یہ ترانے حمد و ثنا اُسی کی
اُسکی ہی یاد میں ہے کویل کا شورِ "کوکو"

توحید کی صدا ہے یہ فاختہ کا نغمہ
اعلان کر رہی ہے پیہم کہ ایک ہے تو

چڑیوں کے چہچہے ہیں غُل غُل تیتروں کی!
حمد و ثنا کے اُسکی گاتے ہیں گیت ہر سُو

کہتا ہے "پی کہاں" کیا بیفائدہ پپیہا
کرتا ہے یاد اُسکی تنہا ما یہ پکھیرو

صحرا میں رقص و شورِ دُرّاج و کبک ہے کیوں
اُسکے ہی شوق میں ہیں فریاد خواں پیا خو

جنگل میں ناچتا ہے خوش ہو کے مور کیسا
اُسکے خیال میں ہے یہ وجد و رقص ہو

کرتے ہیں یاد اُسکی سب اپنی بولیوں میں
تیتر، چکور، مینا، طوطا، بٹیر، تیہو

دریا میں غوک و ماہی اُسکو ہی ڈھونڈتے ہیں
صحرا میں کر رہے ہیں اُس کی تلاش آہو

بیدار کر رہی ہے سبکو پئے عبادت
ہنگامِ صبحِ صادق مرغوں کی "قُو قُو قُو"

ذاکر ہیں وحش و طائر صحرا و گلستاں میں
صد حیف ذکرِ حق سے غافل ہے اے اُفق تو

(۱۲)

انجم میں تو ہے شمس میں تو ہے قمر میں تو — ہیرے میں تو ہے لعل میں تو ہے گہر میں تو

پتّے میں تو ہے شاخ میں تو ہے شجر میں تو — غنچے میں تو ہے پھول میں تو ہے ثمر میں تو

آتش میں تو ہے آب میں تو ہے حجر میں تو — قطرہ میں تو ہے ذرہ میں تو ہے شرر میں تو

خشکی، تری بسائے ہر اک خشک و تر میں تو — نیرنگیاں دکھلائے ہر اک بحر و بر میں تو

اندازِ حسن بن کے سمایا نظر میں تو — بنکر گدازِ عشق در آیا جگر میں تو

مظہر ترے جمال کی مخلوقِ دو جہاں — حور و پری میں جن و ملک میں بشر میں تو

کرسی و عرش ارض و سما کعبہ و کنشت — موجود ہر مقام میں ہر ایک گھر میں تو

جلوت میں تو جلیس تو خلوت میں تو انیس — حامی ہے تو حضر میں تو ساتھی سفر میں تو

تو رہبر و محافظ گم گشتہ و غریق — پھرتا ہے خضر بن کے ہر اک بحر و بر میں تو

میں کیوں ڈروں کسی سے مجھے ڈر ہو کس لیے — ہمراہ جب ہے معرضِ خوف و خطر میں تو

شاید تھے یوں جمالِ محمد ﷺ دو جہاں — تھا جلوہ بارِ حسن کمالِ بشر میں تو

رفتار بن گیا، کبھی پرواز بن گیا — رفرف، براق، طائرِ سدرہ کے پر میں تو

دنیا کا اک حسین نہیں جچتا نگاہ میں
جب سے سما گیا ہے اُفق کی نظر میں تو

## (۱۳)

اول و آخر ہے تو پنہاں ہے، تو پیدا ہے تو — کوئی مانے یا نہ مانے لیکن آ مولا ہے تو
بے جہت بے کیف بے پایان و بے ہمتا ہے تو — کہہ نہیں سکتا یہ کوئی کیا ہے تو کیسا ہے تو
قادر و قیوم حی لم یزل رحمان رحیم — خالق و حاکم خبیر و عالم و دانا ہے تو
ایک امر کن سے تو نے دو جہاں پیدا کیے — مالک ارض و سما ہے، خالق یکتا ہے تو
تیری حکمت ہے نرالی تیری قدرت ہے عجیب — جو کسی سے ہو نہیں سکتا وہ کر سکتا ہے تو
ذرے ذرے سے ترے آثارِ قدرت آشکار — قطرے قطرے سے بحر افزوں تر ہویدا ہے تو
باغ ہستی ہے تری نیرنگیوں کا آئینہ — برگ و گل نخل و ثمر سے گلستاں آرا ہے تو
پتہ پتہ بوٹا بوٹا غنچہ غنچہ پھول پھول — سب میں تیرا رنگ و بو سب کا جمال آرا ہے تو
تیرا اک مخفی اشارہ روحِ اعجازِ مسیح — اک ادا سے اپنے کشتوں کو جلا دیتا ہے تو
برقِ سینا جنبشِ اک تیرے حجابِ حسن کی — جانِ اعجازِ عصا نورِ یدِ بیضا ہے تو
حسنِ یوسف میں عیاں عشقِ زلیخا میں نہاں — واہ وا کیا کیا نئے انداز دکھلاتا ہے تو
مظہرِ نورِ ازل ہیں حضرتِ خیر البشر — آئینے میں "من رآنی" کے نظر آتا ہے تو
یہ مناظر حسنِ فطرت کے یہ ان کی دلکشی — ہے جہاں آراستہ تجھ سے جہاں آرا ہے تو
آنکھ میں تیرا تصور دل میں ہے تیرا خیال — روح بنکر ہر پیکر میں کمال افزا ہے تو

جانتا ہے مانتا ہے اور کہتا ہے آفق
بندۂ ناچیز ہیں تیرا، مرا آقا ہے تو

## ۱۴

جو آمادۂ یک ضیا ہو گیا تو — تو کثرت میں وحدت نما ہو گیا تو

کیا تو نے جب عزمِ تخلیقِ عالم — تو کُن کہہ کے عالم کشا ہو گیا تو

بنورِ ظہورِ تجلائے قدرت — ہر اک شے میں جلوہ نما ہو گیا تو

مکمل ہوا جب مرا ذوقِ عرفاں — تو مرآتِ دل کی جلا ہو گیا تو

جدھر رُخ کیا میں نے دیکھا تجھی کو — شہادت دہِ آئینا ہو گیا تو

بنا تو رفیقِ طریقِ محبت — رہِ عشق میں رہنما ہو گیا تو

ہوئی ذکر سے تیرے تسکینِ خاطر — مرے دردِ دل کی دوا ہو گیا تو

مریضانِ بیچارہ گانِ جہاں کی — دوا بن گیا تو، شفا ہو گیا تو

کسی اور سے پھر مجھے اُنس کیا ہو — جو مونس مرا اے خدا ہو گیا تو

صلہ مل گیا مجھ کو سعیِ وفا کا — ہوا میں جو تیرا، مرا ہو گیا تو

اُنق دیکھ لطفِ الٰہی کی شانیں

کہ اک آن میں کیا سے کیا ہو گیا تو

(۵)

(۱۵)

ترا ہو نقش مرے دل پہ نام یا اللہ
رہے زبان پہ تیرا کلام یا اللہ

ترا ہی ذکر کروں صبح و شام یا اللہ
تری ہی یاد ہو مجھکو مدام یا اللہ

پیا کروں مئے وحدت کے جام یا اللہ
نصیب ہووے یہی شرب مدام یا اللہ

بنے خزینۂ عرفان و علم دل میرا
مئے یقیں کا ملے مجھکو جام یا اللہ

شرف نصیب ہو مجھکو ترے تقرب کا
حریم خاص ہو میرا مقام یا اللہ

نصیب خلد میں ہو صحبت رسول مجھے!
قریب اُن کے رہوں میں مدام یا اللہ

جہاں میں ہو یہ میسر سکونت طیبہ
درِ نبیؐ پہ ہو میرا قیام یا اللہ

اِدھر اُدھر نہ کرے گردش زمانہ مجھے
یہ زندگی ہو وہیں پر تمام یا اللہ

اسیر کشمکش انقلاب دہر نہوں
ملے نصیب سے ایسا مقام یا اللہ

سکون و امن سے دلشاد بامراد رہوں
رہے درست مرا انتظام یا اللہ

غم و ملال کوئی مجھکو دو جہاں میں نہو
ترے کرم سے ہوں شاد کام یا اللہ

نصیب کر مجھے رزق حلال و صدق مقال
رہوں میں نافر کذب و حرام یا اللہ

ہر اک ضرورت و حاجت بر آئے بے منت
رہے نہ بند مرا کوئی خیر کام یا اللہ

دل غنی کی بدولت ہوں سب سے مستغنی
ترے سوا نہ کسی سے ہو کام یا اللہ

بنالے اپنا مجھے خاص بندۂ آزاد
نہ کر جہاں میں کسی کا غلام یا اللہ

نہ آئے پاس مرے گرد ذلت و خواری
جہاں میں رکھ مجھے با احترام یا اللہ

ہر ایک بات ہو میری جہاں کو رشکِ نبات — پسندِ دہر رہو میرا کلام یا اللہ
نگاہِ لطف مرے حالِ زار پہ فرما — بہ مصطفائے علیہ السلام یا اللہ
شفا ملے مرضِ روح و جسم سے مجھکو — بر آئیں میری مرادیں تمام یا اللہ
حیات و عیش حقیقی سے کامیاب رہوں — کمالِ عشق سے ہوں شاد کام یا اللہ
بنا نمونۂ اسلاف آل کو میری — مرے پسر ہوں سبھی نیکنام یا اللہ

قبول کر یہ دعائے اُفقؔ بہ لطف و کرم
جہان پر رہے ترا فیضِ عام یا اللہ

## (ی)

### (۱۶)

صفت و ثنائے باری میں کروں تو کس زباں سے — کہ وہ ہے بلند و برتر مرے وہم سے گماں سے
نہ گزر رہا خرد کا نہ خیال کی رسائی — یہ پہنچ سکیں جہاں تک وہ بلند تر وہاں سے
وہ عجیب شان والا وہ ہر ایک شے سے بالا — وہ صفات میں نرالا وہ بری چنیں چناں سے
وہ ہر اک کا عالِم ہے، وہ ربِ عالمیں ہے — نظر اُس کی تا زمیں ہے سرِ اوجِ آسماں سے
وہ ہر ایک شے کا خالق پسِ خلق سب کا رازق — وہ محافظِ خلائق وہ خبیر دو جہاں سے
جو ظہور اپنا چاہا تو کیا جہاں کو پیدا — یہ دکھا دیا تماشا ہمیں اُس نے کن فکاں سے

یہ مجال کیا اُفقؔ کی کہ لکھے ثنائے باری
جو نہ آسکے بیاں میں وہ بیاں ہو کیا زباں سے

(۱۷)

کئے کس طرح پیدا خالقِ کون و مکاں تو نے ۔ زمیں نیچے زمیں کے آسماں پر آسماں تو نے

زمیں زیرِ قدم رکھدی اٹھایا آسماں سر پر ۔ دیا یہ فرشِ بزمِ دہر کو وہ سائباں تو نے

عجب قدرت ہے اے خلّاقِ کل تیرے ارادے کی ۔ کئے اک امرِ کن سے دم میں پیدا دو جہاں تو نے

یہاں آکر ہوا ہر اک مبصّر محوِ نظّارہ ۔ بساطِ بزمِ عالم پر وہ کیں گلکاریاں تو نے

ہزاروں رنگ کے نقشے بنا کر لوحِ ہستی پر ۔ دکھائیں اپنی قدرت کی ہمیں نیرنگیاں تو نے

فضائے آسماں میں منعقد کی نور کی محفل ۔ جلائیں چار سو انجم کی اسمیں بتیاں تو نے

بنایا اشرف المخلوق مشتِ خاکِ انساں کو ۔ پھر اپنی حمد کرنے کیلئے بخشی زباں تو نے

کرے ہر رنگ کے اشعار میں حمد و ثنا تیری
بنایا یوں اُفق کو شاعرِ رنگیں بیاں تو نے

(۱۸)

ہر ایک شے ہے فانی ہر چیز کو فنا ہے ۔ باقی ہے ذات تیری یارب تجھے بقا ہے

اے خالقِ دو عالم اے دو جہاں کے مالک ۔ تو میری آرزو ہے تو میرا مدّعا ہے

ہاں میں ہوں تیرا بندہ ہاں میں ہوں تیرا بندہ ۔ ہاں تو مرا خدا ہے ہاں تو مرا خدا ہے

تیرے ہی اذن سے ہے ہر راحت و مصیبت ۔ دیتا ہے درد تو ہی پھر درد کی دوا ہے

اِک ذرّہ کا نہیں ہے بالذات کوئی مالک ۔ ہے جس کے پاس جو کچھ تیرا دیا ہوا ہے

انداز ہیں یہ تیرے تیری یہ سب ادائیں ۔ اسکو بنا رہا ہے اُسکو مٹا رہا ہے

اے کارسازِ عالم حاجت روائے دُنیا　　کر دے عطا مجھے بھی جو میرا مدعا ہے
لب پہ ہو ذکر تیرا دل میں ہو یاد تیری　　یہ لطفِ زندگی ہے جینے کا یہ مزا ہے
اسرارِ معرفت کے سینے میں جلوہ گر ہیں　　میرا دلِ مصفّا اک جامِ حق نما ہے

کوئی نہیں اُفقؔ کا تیرے سوا الٰہی
دونوں جہاں میں اُس کو تیرا ہی آسرا ہے

۱۹

جلوہ گر وہ تو حق میرے دلِ روشن میں ہے　　جس کی اک ادنیٰ تجلّی وادیٔ ایمن میں ہے
نحن اقرب کہنے والا کیا رگِ گردن میں ہے　　اِک چراغِ طور کا عالم دلِ روشن میں ہے
وائے غفلت ڈھونڈھتا ہوں میں اُسے چاروں طرف　　اور وہ موجود خود میری رگِ گردن میں ہے
لامکانی ہے نہیں اُس ذات کو کوئی محیط　　اور یوں کہنے کو وہ ہر منزل و مسکن میں ہے
حسنِ یوسف ہے کہیں عشقِ زلیخا ہے کہیں　　نور اُس کا جلوہ گر ہر صورتِ احسن میں ہے
حدِ فاصل ہے یہی اُس کے ہمارے درمیاں　　ہیں جبھی تک دور ہم سے روح جب تک تن میں ہے

یہ غزل تو پڑھ رہا ہے اُفقؔ محفل میں یا
نغمہ خواں بلبل کوئی توحید کے گلشن میں ہے

(۲۰)

تیرے سودے سے کسی سر کو نہ پایا خالی
عشق سے تیرے کسی دل کو نہ دیکھا خالی

تیرے جلوے سے ہے کعبہ نہ کلیسا خالی
تجھ سے اے دوست کسی گھر کو نہ پایا خالی

بوٹہ بوٹہ میں نمایاں ہے ترا حسن و جمال
رنگ و بو سے ترے اک پھول نہ پتا خالی

تو ہے وہ نور کہ ہر شے میں ضیا ہے تیری
تیرے پرتو سے نہیں ہے کوئی ذرا خالی

ہوش اپنا نہیں توحید کے متوالوں کو
اسقدر پی کہ ہوئے سب خم و مینا خالی

ہر جگہ تو ہے کوئی دیکھنے والا ہو مگر
تیرے جلوے سے نہیں ہے کوئی گوشہ خالی

تیرے در سے نہیں پھرتا کوئی سائل محروم
ہے یہ امید افق بھی نہ پھرے گا خالی

## التجاء عفو قصور بحضور عفو و غفور

گو نہیں حد مرے گناہوں کی
مغفرت کی امید ہے پھر بھی

تیرا فرمان ہے از زبان نبی
وسعت رحمتی علی غضبی

بخش دے تو مرے گناہوں کو
عفو کر دے مری خطاؤں کو

(آمین)

عاصی پرمعاصی فقیر افق کاظمی امروہوی

# آغاز نعت
# بہارِ ولادتِ شہنشاہِ رسالت

(٢١)

ہوا بدلی، بہار آئی، بڑا موقع مسرت کا
پلا ساقی مئے باقی کہ جوش اُبھرے طبیعت کا

بہت مدت سے افسردہ پڑا ہوں کنجِ خلوت میں
چلے محفل میں اب ساغر شرابِ عیش و عشرت کا

مٹائے گردشِ ایام کے غم دل سے یہ ساغر
مرے سینہ میں رہ جائے نہ کوئی داغ کلفت کا

شرابِ ناب دو ایسی کہ پی کر مست ہو جاؤں
نہ ہو احساس کچھ مجھ کو زمانے کی ہیبت کا

زمانے کی کشاکش سے خیال آزاد ہو جائے
کہ بن جائے یہ آزادی سبب دل کی فراغت کا

خیالِ ماسوا کے ترک سے یکسو طبیعت ہو
کہ یکسوئی سے پھر جوہر کھلے میری طبیعت کا

کہا مجھ سے مرے ساقی نے سُن کر التجا میری
شرف یہ التماس شوق اگر پائے اجابت کا

تو کیا شکریہ ہوگا اس کا؟ یہ سُن کر کہا میں نے
کہ لکھوں گا قصیدہ ساقیِ کوثر کی مدحت کا

یہ سُن کر میرے ساقی نے پلایا جام مطلوبہ
ادا تا حشر ہو سکتا نہیں شکر اس عنایت کا

وہ ساغر پیتے ہی جاتی رہی افسردگی دل کی
ہوا اظہار پھر تو یک بیک جوشِ طبیعت کا

اٹھا کر خامہ لکھی پہلے حمد اس اپنے ساقی کی
کہ ذاتِ ساقیِ کوثر ہے مظہر جس کی الفت کا

## غزل

کرے کیا حوصلہ کوئی ثنائے ذاتِ وحدت کا
کہ عاجز ہے یہاں علم و قیاس و وہم خلقت کا

زمین و آسمان اِک اِک نمونہ اسکی صنعت کا
گلستانِ جہاں گلدستہ اُس کے باغِ فطرت کا

خدا ہے یہ دنیا اور اس دنیا کی زینت کا! / فروزاں بزم کثرت میں ہے جلوہ شمع وحدت کا
مہ و خورشید ہیں، اس محفل عالم کی دو شمعیں، / نظر آتا ہے جن سے ہمکو جلوہ حسن قدرت کا
ازل سے تا ابد بالذات وہ موجود و قائم ہے / پتہ اسکی بدایت کا نہ کھوج اسکی نہایت کا
کبھی گرد حدوث اس آئینے تک جا نہیں سکتی / نہیں ممکن کہ جلوہ ماند ہو حسن قدامت کا
بری ذات و صفات اس کی تغیر سے تبدل سے / نہیں کوئی مبدل اسکی منشا و مشیت کا
نہ ہو گی شاہد وحدانیت کی جلوہ فرمائی / نہ اٹھ جائے گا جب تک دل سے پردہ مادیت کا
جہاں میں کس کو تاب دید انوار تجلی ہو / فروغ حسن پردہ ہے رخ حسن حقیقت کا
قیامت ہے صدائے حاضری اس کی کچہری کی / فضائے عرصۂ محشر مقام اسکی عدالت کا
حقیقت آجتک اپنی ہی پہچانی نہیں ہم نے / بھلا پھر راز پا سکتے ہیں کیا اسکی حقیقت کا
کسی سے ہو سکے کیا اے افق حمد و ثنا اسکی / کہ لا احصی ثنا ارشاد ہے ختم الرسالت کا

---

نہیں ممکن جب اسکی حمد تو مجھکو مناسب ہے / شرف حاصل کروں کچھ ساقی کوثر کی مدحت کا
یہ دل میں سوچ کر لکھا افق بے ساختہ میں نے / یہ مطلع جسکو مطلع کہیے خورشید فصاحت کا

(مطلع)

ترشح آج ہے ساعت بساعت ابر رحمت کا / عجب کیا ہے کہ بن جائے یہ دنیا صحن جنت کا
زمیں کے چپے چپے سے نمو کا جوش ایسا ہے / کہ ناظر کو تشخص ہو گیا دشوار منبت کا
عجب کیا ہے زمیں اپنے خزانے سب اگل ڈالے / کہ موقع آرہا ہے، پیشی نذر عقیدت کا
غزلخواں ہیں پرندے ہر شجر کی ڈالی ڈالی پر / نیا انداز ہر نغمے میں ہے جوش مسرت کا

جوانانِ چمن اترا رہے ہیں اپنے جوبن پر
بجا ہر ایک کو دعویٰ ہے اپنی شان و شوکت کا

خوشی سے بلبل و گل میں نیاز و ناز باہم ہے
اُدھر عذرِ نزاکت اس طرف اظہارِ الفت کا

درختانِ ثمر ور دیکھ کر یہ منظرِ بستاں
مہیا کرنے میں اثمار سے سامانِ دعوت کا

عیاں ہیں رنگ و نقشِ سحر رونقیں گلزارِ ہستی میں
جہاں آئینہ ہے نیرنگ ہائے حسنِ فطرت کا

گل و اثمار و سبزہ سے زمیں کا اب یہ نقشہ ہے
کہ ہے اہلِ نظر کو لطف حاصل سیرِ جنت کا

زمیں کی ہے یہ کیفیت فلک کا رنگ بھی دیکھو
کہ ہے ہر نجمِ رخشاں برج خورشیدِ جلالت کا

ہوئے ہیں ہفت طبقات فلک آراستہ ایسے
کہ دنیا میں بیاں ممکن نہیں کچھ انکی زینت کا

بیاں کی جا کہیں کیفیتیں کیا عرش و کرسی کی
فروغِ جلوہ قدرت سے اک عالم ہے حیرت کا

وہ ساماں آج رضواں نے کیے ہیں صحنِ جنت میں
سماں اک اک خیاباں پر ہے اب اک ایک جنت کا

ملائک صف بصف استادہ ہیں تعظیم سے ہر سو
ہر اک کو آرہا ہے لطف اپنی اپنی خدمت کا

کمر بستہ کھڑے ہیں ہر طرف غلمان بصد خوبی
نیا ہر روز سے انداز ہے حوروں کی زینت کا

بپا اک تہنیت کا شور ہے اقصائے عالم میں
زمین و آسماں پر غل ہے اک شاہانہ دعوت کا

غرض اک عید ہے طبقاتِ ارضی و سماوی میں
جدھر دیکھو اُدھر ساماں ہے عیش و مسرت کا

حرم میں ہو رہی ہے ہر طرف انوار کی بارش
در و دیوارِ مکہ ہیں نمونہ قصرِ جنت کا

قبیلہ میں بنی ہاشم کے اک عیدِ مسرت ہے
بنا ہے قصرِ عبداللہ مرکز آج رحمت کا

جبینِ آمنہؑ غیرت دہِ خورشیدِ تاباں ہے
ترقی پا رہا ہے ساعت ساعت حسنِ صورت کا

عجائب آشکارا ہیں غرائب جلوہ پیرا ہیں
دمادم آج ہے اظہار اعجاز و کرامت کا

سر بالیں جناب آسیہؑ ہیں اور مریمؑ بھی
بگرد آمنہؓ جمگھٹ ہے اک حوران جنت کا

صفیہؓ شاد و خرم منتظر بیٹھی ہیں ہر جانب
یہ عبداللہؓ کے گھر رتجگا ہے کس مسرت کا

یہ جبرائیل و میکائیل کس خدمت کو آئے ہیں
یہ طشت و آفتابہ لائے ہیں کیوں باغِ جنت کا

فروزاں اسقدر یہ رات ہے کس واسطے یارب
نئے انداز سے جلوہ نما ہے حسن قدرت کا

تقاضا تھا یہ دل کا منکشف یہ راز ہو جائے
نظر سے پردہ اٹھ جائے یہ استعجاب حیرت کا

یکایک اک صدائے روح پرور آئی کانوں میں
سنایا ہاتف غیبی نے یہ مژدہ مسرت کا

جہاں میں آج محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں
یہ دن ہے حضرتِ ختمِ رسالت کی ولادت کا

سحر ہے یہ ربیع اولیں کی بارھویں شب کی
یہی تو وقت ہے تکمیل مہتاب رسالت کا

قصیدہ کی اجازت میں نے چاہی سنکے یہ مژدہ
کہ موقع اس سے بہتر کیا ہے اظہار عقیدت کا

اجازت غیب سے ملتے ہی میں نے باادب ہو کر
کہا موزوں بصد خوبی یہ مطلع نعت حضرت کا

## مطلع

کھلا ہے باغ عالم میں وہ گل بستانِ فطرت کا
کہ خوش ہے دماغِ قدرت مدح خواں ہے جسکی نکہت کا

جہاں میں شہنشاہِ جہاں تشریف لائے ہیں
ہوئے روزِ ازل جو واسطہ ایجادِ خلقت کا

وجودِ پاک جن کا باعثِ تخلیقِ عالم ہے
ظہورِ ذات سے جن کے کھلا ہے رازِ فطرت کا

جو وہ پیدا نہ ہوتے تو نہ ہوتے دو جہاں پیدا
انہیں کی ذاتِ اقدس مطلعِ اول ہے خلقت کا

نہ ہوتا نور آنحضرت جو پیشانی میں آدمؑ کی
فرشتے حشر تک سجدہ نہ کرتے انکو عظمت کا

وہ نور اللہ کی پہلی تجلی بزمِ امکاں میں
وہ آئینہ کمالات و صفاتِ حسنِ قدرت کا

وہ فخر الاولیں آئے وہ ختم المرسلیں آئے
کہ مجمع جنکی ذاتِ پاک ہر وصف و کرامت کا

وہ آئے جن کے آنے سے ہوئی بزمِ جہاں روشن
ہوا ہے نور سے جنکے نشاں کافور ظلمت کا

وہ آئے جن کے آنے کی خبر دی ہر پیمبر نے
وہ آئے تکملہ جن سے ہوا احکامِ قدرت کا

خبر جن کی زبور، انجیل، توراۃ و صحف میں ہیں
منقش نام جنکا اُن میں نقشہ درجِ صورت کا

بیاں اخلاق و اوصاف اُن کے الہامی کتابوں میں
تو ذکر امت کا ان کی اور صحابِ خلافت کا

جہنم کے بھلا کیوں بند ہو جائیں نہ دروازے
کہ رحمت سے خدا کی کھل گیا ہر بابِ جنت کا

گرانی کیوں نہ ہو کافور کیونکہ ہو نہ ارزانی
نہ عسرت دور ہو کیونکر کہ سال آیا فراغت کا

ہوئے سرسبز کشت و باغ و راغ اقصائے عالم میں
کیا شاداب دنیا کو وہ برسا ابرِ رحمت کا

وہ بیتِ آمنہ میں روشنی وقتِ ولادت تھی
کہ منظر تھا نظر میں شہر بصرے کی عمارت کا

تولد ہوتے ہی سجدہ کیا پھر کی دعا حق سے
خیال اللہ اکبر کس قدر تھا اپنی اُمت کا

ادب سے جھک گئے نور آمدہ و خورشید ہیبت سے گو
جو دیکھا نقشِ پشتِ چاک پہ مُہرِ نبوت کا

نشاناتِ ظہورِ پاک دنیا میں ہوئے روشن
زمانے بھر میں شہرہ ہو گیا اُن کی ولادت کا

ہلی بنیادِ قصرِ کفر کی ہیبتِ تولد سے
بکھیرا نظمِ دیں نے نظمِ کسریٰ کی عمارت کا

اُٹھا اک شور کعبہ میں گرے بت سرنگوں ہو کر
پڑا طوق از سرِ نو گردنِ شیطاں میں لعنت کا

ہوئے زردشت کے آتشکدے ایران میں ٹھنڈے
ہوا دنیا سے استیصال ہر جہل و ضلالت کا

جو عالم تھے زبور، انجیل، توراۃ و صحف کے
یقیں انکو ہوا پیدائشِ ختم الرسالت کا

وہ سردارِ دو عالم سیّدِ کونین ہیں بیشک — وہ مخزن ہیں سیادت کا شرافت کا نجابت کا
قبولِ آدم کی توبہ ہے نجاتِ نوح طوفاں سے — بنا ہے نام آنحضرتؐ وسیلہ جب شفاعت کا
رہا تا عمر ارماں حضرتِ موسیٰؑ علیسےؑ کو — شرف ہو جائے حاصل آپ کے افرادِ اُمت کا
سکندر کو یہ حسرت آئینہ داری کریں انکی — سلیماںؑ کو ہے ارماں پابوسِ تختِ حضرت کا
اگر دارا کو نعلِ پاک احمد ہاتھ آجاتی — سکندر اُس کے سر پہ تاج رکھتا خود حکومت کا
وہ شاہِ دو جہاں وہ تاجدارِ مشرق و مغرب — عرب سے تا عجم ڈنکا بجا اُن کی رسالت کا
جمایا سکۂ توحید و ایماں دہر کے دل میں — زمانے سے مٹایا نام کفر و شرک و بدعت کا
حجاز و روم و ایراں مصر و چین و ہند میں پھیلا — وہ دینِ حق کہ اُن کو حکم تھا جس کی اشاعت کا
مذاہب جس قدر پھیلے تھے عالم میں ہوئے باطل — جما سکّہ جہاں میں آپ کے دیں کی صداقت کا
مٹی باطل پرستی حق پرستی ہو گئی رائج — طلوعِ نورِ حق سے تھا نشاں معدوم ظلمت کا
بتائی راہ سیدھی طالبانِ دینِ برحق کو — پڑھایا اک زمانے کو سبق رشد و ہدایت کا
بنایا وحشیوں کو آدمی جہال کو عالم — ہوا گہوارہ تہذیبِ دیں میدان وحشت کا
عرب جس میں تمدّن کا نہ تھا نام و نشاں تک بھی — اسی کو مخزن و معدن بنایا علم و حکمت کا
کچھ ایسا درسِ روحانی دیا اہلِ زمانہ کو — منوّر کر دیئے دل زنگ دھو کر مادیت کا
ملے اللہ سے بچھڑے ہوئے اللہ کے بندے — شرابِ وصل نے دل سے مٹایا داغ فرقت کا
زمانہ کو وہ دی تعلیم اخلاق و محبت کی — کہ اعدا میں بھی قائم ہو گیا رشتہ اخوت کا
دیا قرآن جیسا نسخۂ اکسیر دُنیا کو — چمک اُٹھا جہاں میں جس سے جوہر آدمیت کا

غرض اصلاحِ عالم کا نہ چھوڑا ایک بھی پہلو
وہ پورا ہو گیا لاریب منشا تھا جو قدرت کا

کسی مصلح کی اب حاجت نہیں اہلِ زمانہ کو
ہوا ہے خاتمہ اُس پر نبوت کا رسالت کا

پئے اہلِ جہاں قرآن اک دستور کامل ہے
احادیثِ نبی آئینہ تفصیلِ شریعت کا

تعالیٰ شانہ وہ شان اعلیٰ آپ نے پائی
بیاں کچھ ہو نہیں سکتا کسی سے جس کی رفعت کا

قیامت تک فصیحان و بلیغانِ جہاں لکھیں
احاطہ کر نہیں سکتے مگر اوصاف حضرت کا

مناسب ہے کہ میں بھی یہ قصیدہ مختصر کر دوں
نہ اس کا طول ہو جائے کہیں موجب ملالت کا

غزل بھی ایک آخر میں سنا دوں ذوق والوں کو
کہ باقی فیض ساقی سے ہے جوش اک طبیعت کا

## غزل

جو اٹھا بہرِ نقاشی قلم صناعِ فطرت کا
تو کھینچا نقشِ اول مصطفےٰ کی پاک صورت کا

کرے میری زباں ظاہر کس کس وصفِ حضرت کا
صباحت کا ملاحت کا لطافت کا نفاست کا

جو اک ذرہ ملے خاکِ درِ شاہِ رسالت کا
افق چمکے ستارہ آسماں پر میری قسمت کا

اگر آتی نہ ذاتِ مصطفےٰ اس بزمِ ہستی میں
تو رہتا ہم سے مخفی حسنِ صنعت دستِ قدرت کا

ہوئی دنیا منور جلوہ حسنِ محمد سے
مٹا اس شمعِ نورانی سے یکسر نام ظلمت کا

گروہِ انبیا میں ذاتِ احمد یوں نمایاں ہے
کہ جیسے بزمِ کثرت میں ہے جلوہ شمعِ وحدت کا

خدا نے روزِ اول سے کیا ہے خاتمہ اُن پر
شرافت کا نجابت کا نبوت کا رسالت کا

خدا کی معرفت ہوتی ہے حاصل عشقِ احمد سے
اسی کوچے سے ملتا ہے ہمیں رستہ حقیقت کا

افق وہ کاش رویا میں دکھا دیتے جمال اپنا
مٹا دیتے دلِ پُر شوق سے یہ داغ حسرت کا

# گُلِ رعنائے رسالت

شعورِ شعر نے کی جب سے نطق آرائی
ہوا طبیعتِ موزوں کو شوقِ گویائی

مشاعروں میں پڑھیں کیف آفریں غزلیں
معاصرین سے دادِ سخنوری پائی

غزل قصیدہ رباعی مسدس و خمسہ
ہر ایک صنف میں کی ہیں نے شعر آرائی

بیانِ عشقِ مجازی کے واقعات کیے
محاورات و زبان کی بہار دکھلائی

اسی طرح سے رہا مدتوں فنا فی الشعر!
اسی روش پہ ہوئی خوب نغمہ پیرائی

مرا ضمیر بالآخر پکار اٹھا اِک دن
یہ شاعری ہے عبث لغو ہے یہ گویائی

شعور اگر ہے تو لکھ حمد و نعت کے اشعار
جو ہو تو رنگِ حقیقت میں خامہ فرسائی

صدا یہ سنتے ہی دل کا ہوا عجب عالم!
کلامِ رسمی و عصری سے طبع اکتائی

مگر جو غور کیا حمد و نعت پہ میں نے
تو شاہراہ یہ دشوار تر نظر آئی،

قلم اُٹھایا مگر کہہ کے میں نے بسم اللہ
یہ نامِ حق کی کرامت نے شان دکھلائی

کہ نامِ پاکِ محمد زبان پر آیا!
پڑھا درود طبیعت بھی جوش پر آئی

درود پڑھتے ہی دل نور سے ہوا معمور
مری طبیعتِ مردہ نے زندگی پائی

کہا بفرطِ مسرت یہ مطلعِ ثانی
بعزمِ نعت بڑھا ذوق و شوقِ گویائی

بسوئے مکہ سرور آفریں گھٹا چھائی،
نسیم مژدہ تازہ بہار کا لائی،

ادائے ناز سے گلشن میں ہے خرامِ نسیم
روش روش پہ بکھرتی ہے کیسی اترائی

اِدھر چٹکتے ہیں غنچے اُدھر مہکتے ہیں گل
اب آبروئے دلِ عندلیب بر آئی

قطارِ سرو کی استادہ چار سو بادب
قیام قامتِ شمشاد ہے برعنائی

بہار تازہ ہے وہ گلستانِ مکہ میں
بہار گلشنِ فردوس جس سے شرمائی

کھلا ہے گلشنِ ہستی میں وہ گلِ رعنا
کہ بھول بھول گئے اپنی اپنی رعنائی

پلادے ساقی گلفام پھول پھول مجھے
کروں گا آج اسی گل کی مدح آرائی

ہر ایک لفظ بنے میرا نغمۂ بلبل
قلم میں آئے مرے شاخِ گل کی رعنائی

مداد ساغرِ کوثر کی طرح روشن ہو
سوادِ خط سے ہو آنکھوں کی تیز بینائی

بیاض صفحۂ قرطاس صحنِ جنت ہو
سطور بیلیں ہوں جیسے چمن میں پھیلائی

حروف سب ثمر و گل کی طرح چسپاں ہوں
نقاط پھولوں پہ جیسی ہوں تتلیاں چھائی

مرا قصیدہ بنے روکشِ بہارِ جناں
برائے بزم یہاں وجہ کیف افزائی

بیاں ہوں اُس میں مضامینِ نعتِ پاکِ رسول
نہ صرف قافیہ بندی و وزن پیمائی

سنبھل اُفُق کہ ہوا دل میں فیضِ روحِ قدس
عطا زباں کو ہوئی بہرِ نعت گویائی

ہوئی خدا کو جو منظورِ عالم آرائی
تو ذاتِ سیدِ عالم کی خلق فرمائی

حبیبِ خاص خدا کا ہوا جہاں میں ظہور
وہ شکلِ غیب سے بزمِ شہود میں آئی

وجود جس کا ہوا باعثِ وجودِ جہاں
وہ جس سے شانِ عدم نے وجود کی پائی

وہ جس کے نور کی تخلیق سب سے اول ہے ۔ وہ جس پہ ختم نبوت خدا نے فرمائی
اگر جہان میں آتا نہ وہ شہِ لولاک ۔ قسم خدا کی نہ ہوتی یہ بزم آرائی
صفاتِ حق ہوئیں جسکی صفات سے روشن ۔ وہ جسکی ذات سے ظاہر خدا کی یکتائی
وہ جس کی خلق سے منشائے حق ہوا پورا ۔ کہ دینِ پاک کی تکمیل اس نے فرمائی
وہ کون؟ جس کی شریعت ہے تا ابد قائم ۔ وہ کون جس نے دو عالم کی سروری پائی
وہ جس کے آدم و شیث و انوش و نوح مطیع ۔ شعیبؑ یونس و ادریس بھی تمنائی
وہ جس کے شیفتہ داؤد بھی سلیماں بھی ۔ بایں نبوت و شاہی و عقل و دانائی
وہ جس کی چاہ میں ڈوبے ہیں یوسف و یعقوب ۔ وہ جس کے عشق میں دنیا نے کی زلیخائی
وہ جس کی دید کے مشتاق حضرت موسیٰ ۔ وہ جس کے جلوے کے الیاس و خضر شیدائی
وہ جس کا تھا زکریا کو ذکر لیل و نہار ۔ وہ جس کی یاد سے یحییٰ نے زندگی پائی
وہ جس کی حضرت عیسیٰ نے پیشگوئی کی ۔ وہ جس کے نام سے زندہ ہوئی مسیحائی
وہ جس کے حسن سے آئینۂ جہاں حیراں ۔ وہ جس کے نور کے ہیں مہر و مہ تماشائی
وہ جس سے ہوگئی کافور کفر کی ظلمت ۔ وہ جس کے دین سے دنیا نے روشنی پائی
وہ جس نے جوڑ دیا رشتہ عبد و مولیٰ کا ۔ خدا سے ملنے کی بندوں کو راہ دکھلائی
وہ جس نے حکم خدا کا خدا کے بندوں کو ۔ سنا سنا کے امانت خدا کی پہنچائی
وہ آشکار کیا جس نے حق و باطل کو ۔ تمیز دونوں کے مابین جس نے فرمائی
وہ جس نے دینِ الٰہی جہاں میں پھیلایا ۔ وہ جس نے شمعِ ہدیٰ گمرہوں کو دکھلائی

وہ جس نے کعبے کو بت ستاں سے پاک کیا
کھڑی ہوئی تھی جو دیوار شرک کی ڈھائی

وہ جس سے دہر میں توحید کی صدا گونجی
ضیائے نیرِ اسلام جس نے چمکائی

وہ ذاتِ پاک ہے ذاتِ محمدِ عربی
کہ جس کے دم سے ہے ساری یہ محفل آرائی

جو پانچ وقت مؤذن اذاں دیتے ہیں
اُسی کے نام کی بجتی ہے روز شہنائی

بتانِ سنگ ہوئے آشنائے نامِ خدا
زبانِ گنگ ہوئی ذوق یابِ گویائی

ہوا ہے کوئی نہ ایسا نہ ہو کوئی ایسا
کسی کو اس سے نہیں ادعائے ہمتائی

کسی کو بھی نہ ملی وہ شرافت و عزت
جو مصطفےٰ علیہ السلام نے پائی

وہ خُلق تھا وہ کرم تھا وہ لطف و جود اُسکا
خدا نے آپ ہی توصیف جس کی فرمائی

کیا وہ عدل وہ انصاف اُس نے دنیا میں
مثال جسکی کسی نے کہیں نہیں پائی

دیا جہاں کو پیغام امن و آزادی
بدل گئی روشِ بندگی و آقائی

خزانِ شور و شر و ظلم و افتراق گئی
بہارِ عدل و مساوات و اتحاد آئی

سلوک سب سے کیا رفق و مہربانی کا
ذرا بھی شدت بیجا کہیں نہ فرمائی

بلند کر دیئے اخلاق اہلِ ملت کے
ادب کے درس میں تہذیب انکو سکھلائی

معاشرہ سے دیا یوں خرابیوں کو مٹا
کہ سطح آب سے جسطرح صاف ہو کائی

دعائے بد بھی نہ کی حق میں قوم ظالم کے
اگرچہ قوم نے ایذا مدام پہنچائی

کیا ہے صبر مصیبت میں شکر نعمت پر
ہوا نہیں کبھی اظہار ناشکیبائی

مطیع حق ہوئے جس وقت دشمنانِ شدید — بنا لیا اُنہیں اپنا عزیز تر بھائی
کیے معاف ہیں اُن کے ظلم و جور تمام — جو فتح اپنے حریفوں پہ آپ نے پائی
نہ انتقامِ مظالم لیا، نہ طعن کیے — نہ قید و بند کسی کی پسند فرمائی
بجائے اس کے کیا سب کو شاد اور آزاد — نظیر ایسی کسی کو کہیں نظر آئی
طیور آپ سے مانوس ہو گئے نہ اُڑے — ہوئے مطیع و شناسا وحوشِ صحرائی
شجر حجر ہوئے پیشِ حضور سر بسجود — بتوں نے پائے مبارک پہ کی جبیں سائی
شہادت اُنکی نبوت کی سنگریزے دیں — قمر ہوا اُنکے اشارہ سے شق بزیبائی
خدا نے ہمکو دکھانی تھی شانِ رحمت کی — سو اُن کو رحمتِ عالم بنا کے دکھلائی
خدا کے بعد وہ سب سے بزرگ و برتر ہیں — ہے ان کی شان میں حیران عقل و دانائی
بیاں ہو مدح حقیقی حضور کی کیونکہ — نہیں ہے اُنکی حقیقت سے جب شناسائی
بذوقِ نام محمد ہوا ہوں مہر بلب — مری زباں کو نہیں اب مجالِ گویائی

اُفق ہو بعد درود و سلام ختمِ کلام
کہ نعت میں نہیں آسان خامہ فرمائی

# طلوعِ ماہِ رسالت

کیا بزمِ جہاں میں روشنی ہے
ظلمت کافور ہو گئی ہے

ساری دنیا ہے بقعۂ نور
محفل ہے کہ جگمگا رہی ہے

ہر سمت بہار کا ہے منظر
گوشے گوشے میں تازگی ہے

ہر بات کی ہے ادا نرالی
ہر چیز میں ایک دلکشی ہے

چھایا ہے فلک پہ ابرِ رحمت
کعبہ کیطرف گھٹا اٹھی ہے

ہر سمت چمن کھلے ہوئے ہیں
تازہ ہر پھول ہر کلی ہے

اشجار خوشی سے جھومتے ہیں
ہر شاخ کو وجد بیخودی ہے

کیا ہے یہ شور بلبلوں کا
کیوں فاختہ اُتنی کو کہتی ہے

اک پاؤں سے سرو کیوں کھڑا ہے
تعظیم یہ کس کی ہو رہی ہے

کس نور سے ہے فضا منوّر
عالم میں یہ کیسی روشنی ہے

کیوں جوشِ نشاط ہے بہر سو
کس بات کی اسقدر خوشی ہے

کیوں بھیڑ ہے یہ ملائکہ کی
کیوں عرش زمین بن رہی ہے

استادہ ہیں کیوں حور و غلماں
کیوں بزمِ جہاں سجی ہوئی ہے

شیطانِ رجیم کیوں ہے گریاں
کیوں شاد ہر ایک آدمی ہے

کیوں زلزلہ ہے عجم میں برپا
کسریٰ کے محل میں کھلبلی ہے

ہر سمت درود کا ہے چرچا
اک دھوم سلام کی مچی ہے

یوں ہاتفِ غیب ہے منادی
آواز مجھے یہ آ رہی ہے

وہ ساعت باسعادت آئی
جو حاملِ یُمن و فرخی ہے

وہ دن ہے یہ جسمیں مؤمنیں پر
احسان عظیم ایزدی ہے

چمکا ہے وہ نور آج جس سے
خورشید و قمر میں روشنی ہے

وہ نور کہ جس سے ظلمتِ کفر
اک آن کی آن میں مٹی ہے

دنیا میں ہے آج اس کی آمد
دنیا جس کے لئے بنی ہے

آیا وہ جہاں میں ذات جسکی
بُرہانِ وجودِ ایزدی ہے

تخلیق ہے جس کی سب سے اوّل
حق کا جو رسول آخری ہے

ہاں وہ ہے کلیدِ کنزِ مخفی
مفتاحِ کن فکاں وہی ہے

وہ روحِ جہاں وہ جانِ عالم
جس سے ہستی عیاں ہوئی ہے

وہ آئینۂ کمالِ قدرت!
وہ عکسِ جمالِ ایزدی ہے

وہ سیّدِ وُلدِ آدمؑ پاک،
مسجودِ ملائکہ وہی ہے

وہ آدمؑ و نوحؑ کا سہارا
وہ جس سے نجات انہیں ملی ہے

مشتاق رہے کلیم جس کے
توریت میں جن کی مدح کی ہے

وہ کون ہے مژدۂ مسیحاؑ!
وہ کیا ہے دُعا خلیل کی ہے

وہ جس کی بشارتِ مسلسل — ہر ایک رسولِ حق نے دی ہے
وہ کون ہے شاہِ ہر دو عالم — وہ سرورِ نوعِ آدمی ہے
وہ ہادی و رہنمائے عالم — وہ ماحیِ جہل و گمراہی ہے
وہ جس سے ہیں کفر و شرک کافور — توحید کی جس سے روشنی ہے
وہ جس سے خزانِ ظلم پامال — وہ جس سے بہار عدل کی ہے
وہ ماحیِ جنگ و فتنہ و شر — وہ حامیِ صلح و آشتی ہے
وہ جانِ اخوت و مساوات — دنیا جس کی برادری ہے
وہ خُلقِ حسن کا ماہِ کامل — دشمن پہ بھی جس نے مہر کی ہے
وہ بدرِ علوم و فضل و اخلاق — تہذیب و ادب کا مشتری ہے
وہ قاطعِ حلقۂ غلامی — آزادیِ عام جس نے دی ہے
وہ امنِ زمانہ کا محافظ — وہ راعیِ حقِ باہمی ہے
بےمثل ہے عفو و درگزر میں — خو اُس میں نہ انتقام کی ہے
وہ جود و نوال کا شہنشاہ — وہ معطی و قاسم و سخی ہے
بندوں کو خدا سے جو ملائے — ہاں ایسا وسیلہ اک وہی ہے
مانے جو اُسے نبیِ برحق — ناجی ہے وہ اور جنتی ہے
عامل ہو جو اس کی سنتوں پہ — وہ عارفِ کامل و ولی ہے
جو اُس کا ہے منکر و معاند — بدبخت ہے وہ جہنمی ہے

وہ ختم رسل ہے دو جہاں میں / لاریب وہ آخری نبی ہے
قرآن مجید اُس کا دستور / جو ہادیٔ نوعِ آدمی ہے
دین اس کا ہے اکمل و مکمّل / اسلام میں کب کوئی کمی ہے
پیارے ہیں سب اُس کے آل و اصحاب / حُبّ اُن کی اُسی کی دوستی ہے
معراج اسے ہوئی ہے تا عرش / رفعت اسکو خدا نے دی ہے
پایا وہ خدا کا قرب اس نے / جس تک نہ رسائی عقل کی ہے
عرش اسکی ہے سیر گاہِ اعلےٰ / جنت اک اسکی باغچی ہے
سقفِ فلک اس کا شامیانہ / فرشِ زمیں اسکی چاندنی ہے
کوثر ہے خم شراب اس کا / خورشید اک ساغرِ زری ہے
مہتاب ہے اُسکی قاب سیمیں / تسنیم سبو ہے نقرئی ہے
خدام ہیں اس کے سب ملائک / لونڈی ہر حور ہر پری ہے
بالا ہے وہ نوع آدمی سے / ہرچند بشکلِ آدمی ہے
نام اس کا محمدؐ اور احمدؐ / محبوب و حبیب ایزدی ہے
اعلےٰ ہے حسب نسب میں سب سے / مکی مدنی ہے ہاشمی ہے
دشوار ہے نعت و مدح اُسکی / حاصل اسے ایسی برتری ہے
ہوں لاکھوں سلام اس پہ یارب / اور اُسپہ جو آل و صحبہ ہے
صد شکر اُفق کہ تو جہاں میں / اُس تاجِ رسل کا امّتی ہے

# سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

ارادہ خود نمائی کا کیا اللہ نے جس دم / بنایا سب سے پہلے نورِ پاک سیدِ عالم

محمد مصطفیٰ اللہ کے پیغمبرِ اکرم / شہِ لولاک فخرِ دہر سرتاجِ بنی آدم

مجسم حسن، مرآتِ جمالِ صانعِ بیچوں / سراپا مظہرِ نورِ خدائے اکبر و اعظم

امامِ انبیا و اصفیا و شافعِ محشر / مطاعِ خلق آقائے جہاں شاہنشہِ عالم

وہ جن کی ذاتِ اقدس کل عوالم کیلئے ہادی / رسولِ آخری پیغمبروں کے خاتم و خاتم

ہوا جلوہ فگن جب نورِ احمد بزمِ ہستی میں / مہ و خورشید و انجم کی شعاعیں پڑ گئیں مدھم

مرے آقا مرے مولیٰ مرے ہادی مرے ملجا / محمد احمد و محمود و حامد امجد و اکرم

رسالت ہیں نبوت ہیں ہدایت ہیں کرامت ہیں / تمہیں افضل تمہیں اشرف تمہیں اول تمہیں اقدم

مبلغ بھی معلم بھی کتاب اللہ و حکمت کے / ضلالت گاہِ دنیا میں مزکیِ بنی آدم

خداوندانِ باطل کی خدائی ہو گئی باطل / اڑایا تم نے جب اس دہر میں توحید کا پرچم

تمہاری اک صدائے لا الٰہ کے ترنم پر / اٹھا ہر سینے کے بربط سے الا اللہ کا سرگم

مساوات و اخوت کے علمبردار لاثانی / رؤف و صاحبِ خلقِ عظیم و اجود و اکرم

ترقی دینے والے دہر میں پسماندہ قوموں کے / غریبوں مفلسوں، لاوارثوں کے محسنِ اعظم

تمہاری اک نگاہِ لطف دنیا کیلئے رحمت / تمہاری اک ادائے خاص تھی راحتِ عالم

بداخلاقی و جہل و کفر و شرک و بت پرستی کو / مٹا کر بزمِ عالم سے دکھایا اور ہی عالم

بنی نوعِ بشر کے رہنما و ہادیٔ کامل،
یقیناً بہترِ عالم، بلاشک مہترِ آدم

غلامی، ظلم، استبداد، سرمایہ پرستی کو
کیا تعلیمِ آزادی سے تم نے درہم و برہم

مٹا کر امتیازِ نسل و رنگ و اشرف و ادنیٰ
نظامِ وحدتِ انساں کو تم نے کر دیا محکم

محبت کی بنا ڈالی وہ تم نے بزمِ ہستی میں
جو دشمن تھے پرانے دوست بن کر مل گئے باہم

جدائی و عداوت نے کیا تھا منتشر جن کو
ہوئے وہ مجتمع ایسے کہ باہم ہو گئے مدغم

بنا اک دوسرے کا خیر خواہ و یاور و مخلص،
شریکِ رنج و راحت ہمنوا و مونس و ہمدم

ہوئیں انسانیت سے آشنا اقوامِ انسانی
حقیقی زندگی کی نعمتوں سے سب خوش و خرم

جو بندے سرکش و بیگانہ تھے معبودِ برحق سے
بنایا ان کو فیضِ باطنی سے بندۂ محرم

بشیرِ جنت و رحمت، نذیرِ دوزخ و زحمت
شفیع و حامیٔ امت بہ پیشِ داورِ احکم

شگفتہ ہے جہاں یوں فیضِ اقدس کے ترشح سے
گلوں کو صبحدم کرتی ہے تازہ جس طرح شبنم

توجہ آپ کی روئے جہاں پر جلوۂ رحمت
عنایت آپ کی زخمی دلوں کے واسطے مرہم

ہوئے مشتاق داؤد و سلیماں جلوۂ رخ کے
تمنائی رہے موسائے عمراں عیسیٔ مریم

تمہارے خادموں کے گردِ پا اسکندر و دارا
تمہارے چاکروں کے پیشِ خدمت کیقباد و جم

تمہارا فیضیاب افضل فلاطون و ارسطو سے
تمہارا ہر مقلد فیلسوفِ دہر سے افہم

گدائے آستانِ پاک رشکِ قیصر و کسریٰ
سگِ کوئے مدینہ شوکت و صولت میں اک ضیغم

ہزار اسفندیار اک یارِ خوش کردار سے کمتر
تمہارے اک مجاہد کے مقابل ہیچ سو رستم

تمہیں اذنِ تکلم حشر میں اللہ سے ہوگا
تمہیں ہو گے تمامی انبیا کے قائدِ اعظم

تمہارے چند غازی فاتح و غالب ہر اک ہم    مقابل ایک دو، دس بیس کے لئے اسے دم خم
تمہارے آل و اصحاب گرامی افضل و اعلیٰ    کمالات و مراتب میں جہاں سے اشرف و اکرم
وسیلہ آپکا آسان کر دیتا ہے ہر مشکل    ذریعہ آپکا معدوم کر دیتا ہے ہر جو کھم
رسائی بارگاہِ کبریا تک ہو نہیں سکتی    اگر حاصل نہ ہو ہم کو تمہارے فیض کی شبنم
منظم ہو توجہ سے تمہاری پھر بمضبوطی    نظامِ ملتِ بیضا ہوا ہے درہم و برہم
سلیم العقل از علم و سلیم القلب از ایمان    شویم اتقیٰ کہ باشیم اندریں بزمِ جہاں اکرم
بنور و حسنِ ایمان و عمل کن سرخرو مارا    خداوند ابجاہ و عز و شانِ سرورِ عالم

اُڑے اقصائے عالم میں پھریرے آفاقِ عالم پہ
اُفقِ اوجِ فلک پہ ہو بلند اسلام کا پرچم

## تخلیق نور از نور

ازل میں ذاتِ یکتائے خدا مخفی خزانہ تھا    نہیں تھی کوئی شے بس ایک وہ ہی فرد یگانہ تھا
بجز اُس کے کسی نے اُسکو پہچانا نہ جانا تھا    کمالات و صفاتِ ذات کا خود ہی وہ دانا تھا
ہوئی تحریک اُسمیں خود بخود ذوقِ تعارف کی    اور اپنے نور سے اک نور کی تخلیق فرمائی
رکھا اُس نور کو لاکھوں برس پیشِ نظر اُس نے    بنا دی پھر بشکلِ اخترِ تابندہ تر اُس نے
شعاعیں سینکڑوں اُس اخترِ تابندہ سے نکلیں    جو اٹھارہ ہزار اصنافِ عالم میں چمک اٹھیں
کئے اُس نور سے اللہ نے عرش و فلک پیدا    ہزاروں قسم کی مخلوق اور حور و ملک پیدا

زمیں کا فرش سطحِ آب قدرت سے پھیلایا / پہاڑوں کو پھر اس کے چار جانب نصب فرمایا
کیا پھر اس پہ آبادی ملکِ زمیں اس نے / اُسی کی خاک سے پیدا خلافت کا امیں اس نے
خلیفہ اس زمیں میں اس نے جب آدم کو فرمایا / امانت اُسکی پیشانی میں وہ نورِ ازل رکھا
مسلسل نوعِ انساں نسلِ آدم سے ہوئی پیدا / کہ جس سے اس زمیں پر ہو گئی آباد یہ دنیا
رہا وہ نورِ پاک اصلاب میں یوں منتقل ہوتا / کہ تا آخر ازل سلسلہ قائم رہا اُس کا
جہاں میں جسقدر بھی مرسلین و انبیا آئے / اُسی نورِ ازل کی تاب سے لیکر ضیا آئے
ہوا اول ہوا آخر کا یکتا مظہرِ کامل / بنا جو سب سے اول اور آخر میں ہوا نازل
وہ اک پیغامِ خالق لیکے آیا بزمِ ہستی میں / ہوئی بیدار وہ دنیا جو تھی خوابیدہ مستی میں
کیا مخلوق کو اُس نے شناسا ذاتِ خالق سے / کھلے در ہائے عرفاں پھر تو اُس مخفی خزانے کے
غرض مخلوق نے اُس نور سے خالق کو پہچانا / خدا کا مقصدِ تخلیقِ عالم ہو گیا پورا
وہ نورِ برگزیدہ پرتوِ نورِ محمدؐ تھا / برنگِ عقلِ اول جوہرِ ذاتِ محمدؐ تھا
جہاں میں جس نے پہچانا نہیں شانِ محمدؐ کو / وہ اُفق پہچان سکتا ہے وہ کیا نورِ مجرد کو

---

سلام اے نورِ حق اے شمعِ بزمِ دو جہاں تم پر / سلام اے شاہِ دیں اے سرورِ کون و مکاں تم پر
سلام اے سیدِ عالم محمد مصطفےٰ تم پر / سلام اے قائدِ اعظم رسولِ مجتبےٰ تم پر
سلام اے مقتدائے مرسلین و انبیاء تم پر / سلام اے پیشوائے اصفیاء و اولیاء تم پر
سلام اے روحِ اعظم شاہِ ختم المرسلیں تم پر / سلام اے جانِ عالم رحمتہ للعلمیں تم پر
ہے ربّ العلمیں حق رحمتہ اللعالمیں تم ہو / شہِ کونین فخرِ اولین و آخریں تم ہو

# نیرنگیٔ قدرت

(۱)

نرالی شان دیکھی گلشنوں میں سبزہ زاروں میں ۔ نظر آئی عجب نیرنگیٔ قدرت بہاروں میں
گلوں میں تیری خوشبو رنگ تیرا گلعذاروں میں ۔ چمک تیری ہے ذرّوں میں جھلک تیری ستاروں میں
تری شانِ وقار و حلم مضمر کوہساروں میں ۔ ترے فیضِ رواں کی ہے روانی آبشاروں میں
جہاں میں گونجتی ہے ایک صوتِ سرمدی تیری ۔ ترے نغمے نہاں ہیں بربطِ ہستی کے تاروں میں
اگر چشمِ بصیرت ہو تو دیکھیں دیکھنے والے ۔ تری شانیں ہیں پھولوں میں تری آنیں ہیں خاروں میں
مہ و خورشید و انجم قطرہ و گل ذرّہ و گوہر ۔ تری بزمِ صناعت کے ہیں ادنیٰ آبداروں میں
چمکتی ہے ادھر بجلی برستی ہے اُدھر بدلی ۔ یہ تیرے جاں نثاروں میں وہ تیرے بیقراروں میں
فضا گونجی ہوئی نغمہ لئے روح پرور ہے ۔ تری آواز تیری روشنی بجلی کے تاروں میں
فلک پر میری آنکھوں کی طرح حیران ہیں انجم ۔ مگر یہ بھی ہیں تیری دید کے امیدواروں میں
کہیں زائد بزرگ و روشن ان سے بھی ہیں سیارے ۔ نہیں شمس و قمر ہی تیرے اعلیٰ شاہکاروں میں
کوئی ذرہ بغیر اذن جنبش کر نہیں سکتا ۔ نظامِ کائنات دہر ہے تیرے اشاروں میں
تری قدرت تری حکمت تری رحمت تری رأفت ۔ نویدِ شادمانی بھیجتی ہے سوگواروں میں
خزاں دیدہ چمن پر جب ترا ابرِ کرم برسے ۔ تو گلزاروں کا منظر جلوہ گر ہو خارزاروں میں
ہوئے آوارہ دشتِ ضلالت جب ترے بندے ۔ تری رحمت ہوئی ظاہر انہی غفلت شعاروں میں

(۲)

# ظہورِ رحمۃٌ للعالمین

جہاں اُلجھا تھا ناشائستگی کے خارزاروں میں
گری تھی عزتِ نوعِ بشر ذلت کے غاروں میں

رسومِ جاہلیت کی پرستاری کے غلبے سے
امانت دارِ تشریفِ خلافت تھے گنواروں میں

گرفتارِ بد اخلاقی و کفر و شرک تھی دُنیا
نظر آتی نہ تھی اِک قوم بھی پرہیزگاروں میں

رُخِ زیبائے عالم پر پڑا تھا پردۂ ظلمت
مکدر روشنی تھی چاند میں سورج میں تاروں میں

نہ تھا کچھ مذہب و تہذیب و علم و عقل سے مطلب
نہ تھا احساسِ شانِ زندگی غفلت شعاروں میں

ہوئی تھی خالقِ عالم سے مخلوقات بیگانہ
عیال اللہ تھی دیو لعیں کے رشتہ داروں میں

چمن زارِ عبودیت پہ تھی طاغوتیت خنداں
گلِ دیں چاک پیراہن تھا بیدینی کے خاروں میں

فلک، نجم، آتش، انساں، جن، شجر، حیواں، حجر، دریا
یہ مخلوقات پوجی جا رہی تھی خامکاروں میں

فساد و قتل و غارت شور و شر فحش و عداوت سے
بپا تھی اِک قیامت جاہلوں میں بدکاروں میں

غریب و مفلس و مزدور حیوانوں سے کمتر تھے
غرور و کبر تھا یوں موجزن سرمایہ داروں میں

تباہی کے کنارے آ لگی تھی کشتیٔ عالم
تلاطم تھا بحیروں میں تزلزل کوہساروں میں

یکایک غیرتِ خلاقِ عالم جوش میں آئی
خس و خاشاکِ باطل بہہ گیا سب حق کی دھاروں میں

زمانہ گونج اٹھا خوابیدہ دنیا خواب سے چونکی
یکایک صورِ بیداری پھنکا غفلت شعاروں میں

خزاں دیدہ گلستانِ جہاں میں اک بہار آئی
کھلے گُل سبزۂ نو لہلہایا سبزہ زاروں میں

مہِ حق ہو گیا روشن ہٹی تاریکیٔ باطل
چمک ذروں میں پیدا ہو گئی تابش ستاروں میں

سراجِ نور بن کر آ گیا وہ ہادیِ عالم — ہوئی بزمِ جہاں آراستہ جس کے اشاروں میں

محمد مصطفیٰ یوں ضو فگن تھے اپنے یاروں میں
کہ جیسے آسماں پہ جلوہ گر ہو چاند تاروں میں

سنایا آپ نے توحید کا پیغام دنیا کو — بنایا بُت پرستوں کو خدا کے حق گذاروں میں
صفایا کر کے بد اخلاقی و کفر و ضلالت کا — کیا تبدیل شر کاروں کو آخر خیر کاروں میں
اٹھا دی چہرہ ہستی سے ظلم و جہل کی چادر — نمایاں کر دیا پامال ذروں کو ستاروں میں
سکھا کر مذہب و تہذیب و علم و حکمت و دانش — کیا ممتاز دین و عقل کے روشن مناروں میں
شناسا کر دیا مخلوق کو پھر اپنے خالق سے — جو تھے محروم راز اب ہو گئے وہ رازداروں میں
زمانے بھر کو تعلیمِ مساوات و اخوت دی — غلاموں کو کیا ہمسلک اپنے رشتہ داروں میں
پیا اک جرعہ جس نے جامِ تعلیم محمدؐ سے — ہوا سیرابِ عرفاں مل گیا پرہیزگاروں میں
نمونے بن گئے اخلاق و تہذیب و شرافت کے — وہی اہلِ عرب گنتے تھے سب جنکو گنواروں میں
اٹھے خاکِ عرب سے کر دیا بیدار دنیا کو — وہ پھونکی روح ہشیاری ہوئے غفلت کے ماروں میں
ہوا یوں امتیازِ حق و باطل روئے ہستی پر — اٹھے دیندار غاروں سے گرے بیدین غاروں میں
رسولِ ہاشمی کے حسنِ اخلاق و شرافت نے — کبھی جو دشمن جاں تھے ہوئے وہ جاں نثاروں میں
مسِ قلبِ جہاں کو ایک دم میں کر دیا کندن — وہ اکسیرِ ہدایت لائے وہ قرآں کے پاروں میں
وہ سینہ تھا کہ اک گنجینۂ اسرارِ قدرت تھا — نہیں اک راز داں ایسا خدا کے رازداروں میں
رسولِ آخری، آقائے کُل، ہادی زمانے کے — محمدؐ ہیں جہاں میں آپ کے خدمتگزاروں میں

توسل سے تمہارے مشکلیں آسان ہوتی ہیں
سفارش سے تمہاری کام بنتے ہیں اشاروں میں

نبوت ختم ہے تم پر رسولِ آخری تم ہو
جسے کچھ شک ہو اس میں ہے وہ کافر مکاروں میں

خدارا اک توجہ امتِ مرحوم کی جانب
تمہارے نام لیوا جس سے ہوں پاکیزہ کاروں میں

جہادِ اتباعِ سنت و قرآں سے ہو جائیں
خدا کے خاص بندوں میں تمہارے جاں نثاروں میں

فروغِ دین و علم و حسنِ اعمال و شرافت سے
مسلماں ہوں جہاں کے سب سے اعلیٰ تاجداروں میں

افق پر اک نگاہِ خاص فیضِ عام کا صدقہ
یہ مسکیں ہے تمہارے لطف کے امیدواروں میں

## جہاں ہوا سرفراز جن سے جہاں میں وہ سرفراز آئے

ہزار شکر خدائے واحد کہ شاہِ وحدت نواز آئے
نبیِ سجدہ ہزار عالم بسرزمینِ حجاز آئے

وہ نازنینِ حریمِ فطرت بخاص انداز و ناز آئے
مرادِ خلق و حبیبِ محبوبِ خالقِ بے نیاز آئے

جہازِ عالم کے ناخدا امیرِ کاروانِ حجاز آئے
وہ پیکرِ نورِ حقیقت با ایں لباسِ مجاز آئے

رموز و اسرارِ حق کے محرم جہاں کے دمساز آئے
طمانیت بخشِ قلبِ مشتاق اہلِ سوز و گداز آئے

جہاں میں وہ عرصۂ حقیقت کے انکے نادرِ نکتہ ساز آئے
جو دیکھ کر سیرِ لامکاں میں ہر اک نشیب و فراز آئے

نہ دے سکے ساتھ جن کا تا دیر جبرئیل و براق و رفرف
فضائے لاہوت کے وہ سیار و برق پر شہسوار آئے

وہ جن کی خاطر لیا ازل میں خدا نے میثاق انبیاء سے
جو بیتِ مقدس میں سب رسل کے بنے امامِ نماز آئے

وہ اول الخلق اقرب الحق مبشر مرسلین مصدق
باٰخر آئے بدیر آئے ز راہِ دور و دراز آئے

وہ نورِ شمعِ جبینِ آدمؑ نویدِ عیسائے ابنِ مریمؑ
دعائے خاصِ خلیلِ اکرم محمدؐ سرفراز آئے

رسولِ اعظم نبیِ اکرم حبیبِ پروردگارِ عالم
کہ جن سے دینِ خدا ہے محکم وہ ہو کے پاکباز آئے

وہ جن سے اک نکتۂ رموزِ فطرت نہیں ہے مخفی بفیضِ قدرت
وہ علم بخشِ کتاب و حکمت وہ حق کے دانائے راز آئے

وہ ماحیِ کفر و شرک و بدعت وہ قامعِ بیخِ ہر ضلالت
چراغِ نورانیِ ہدایت باشعۂ امتیاز آئے

مکملِ حلقۂ رسالت ہوئی ہے جن پر تمام نعمت
نگینۂ خاتمِ نبوت کے خاتمیت طراز آئے

زوالِ شیطانیت ہے جن سے کمالِ انسانیت ہے جن سے
وہ حسنِ اخلاق و علم و تہذیب کے خدائے مجاز آئے

طبیبِ روحانیِ زمانہ حکیمِ ربانی و یگانہ
وہ صاحبِ طرزِ مصلحانہ مربیِ دلنواز آئے

غریب، مسکین، یتیم، بیوہ، ضعیف، معذور کے معاون
تمام بیچارگانِ عالم کے مونس و چارہ ساز آئے

وہ خلق رہبر جہاں کے رہبر شفیعِ امت بروزِ محشر
ہزار شکرِ خدائے برتر کہ شاہِ امت نواز آئے

وہ جانِ رحمت وہ شانِ رحمت وہ کانِ رحمت نشانِ رحمت
جو کل عوالم کے واسطے بن کے رحمت کا ساز آئے

اُفُقیؔ رہِ نعت میں سنبھل کر قدم اٹھاؤ قلم چلاؤ
کہ پیش اس میں بڑے بڑوں کو بہت نشیب و فراز آئے

## آمدِ سلطانِ جہاں صلی اللہ علیہ وسلم

جہانِ انسانیت کو مژدہ ہو کاملِ انساں جہاں میں آئے
ادب سے تعظیم کو سب اٹھیں جہاں کے سلطاں جہاں میں آئے

ہے شورِ صلِّ علیٰ جہاں میں حبیبِ رحماں جہاں میں آئے
نبیِ عالم برائے تکمیلِ دین و ایماں جہاں میں آئے

امین باری و مہبط جبرئیل و قرآں جہاں میں آئے ۔ نبی عالم برائے تکمیل دین و ایماں جہاں میں آئے

وہ نور خالق وہ افضل الخلق اعظم الشاں جہاں میں آئے ۔ نہیں ہے جنکی مثال وہ بے مثال انساں جہاں میں آئے

وہ نور پاک جبین آدم بنے جو اصل وجود عالم ۔ وہ سرور دین نبی اکرم رسول یزداں جہاں میں آئے

دعائے خاص خلیل اکرم نوید عیسائے ابن مریم ۔ تمام پیغمبروں کے خاتم شہ رسولاں جہاں میں آئے

زبور توریت و وید انجیل بھی نوشتے صحف رسل کے ۔ ہیں جن کے وصفوں سے پر وہ ہادی نوع انساں جہاں میں آئے

ھو الذی ارسل رسولہ سے خاص اعلان ہو رہا ہے ۔ محمد مصطفیٰ وجود خدا کی برہاں جہاں میں آئے

نہ پا سکے گا کبھی حقیقت کو جنکی یہ عالم مجازی ۔ وہ پرتو نور ذات مطلق بشکل انساں جہاں میں آئے

بہار نو کیوں نہ گوشے گوشے میں گلستان جہاں کے آتی ۔ خدا کے فضل و کرم سے مختار باغ رضواں جہاں میں آئے

جہاں کا ظلمت کدہ بنا مثل بقعہ نور جن کی ضو سے ۔ وہی سراج منیر مجلس فروز امکاں جہاں میں آئے

نصیب معراج میں ہوا انکو خاص قرب جناب باری ۔ ورائے عرش بریں جو پہنچے وہ صنف رحماں جہاں میں آئے

غریب مسکین یتیم بیوہ فقیر مظلوم کے معاون ۔ وہ عزت و حریت دہ طبقہ غلاماں جہاں میں آئے

کریگا سیراب تشنگان علوم و عرفاں کو فیض جن کا ۔ وہ بحر فیاض و بیکران علوم و عرفاں جہاں میں آئے

غمیں نہ ہو امتی کوئی اب بن کے دنیا میں رحمت رب ۔ ہر ایک آزار و درد اہل جہاں کے درماں جہاں میں آئے

گناہگاروں کو مژدہ جانفزا ہے امید مغفرت ہو ۔ شفیع امت بہ بارگاہ خدائے رحماں جہاں میں آئے

اٹھو بہ تعظیم ذوق و شوق و ادب صلوٰۃ و سلام پڑھیے
بصد دل و جاں کہ موجب راحت دل و جاں جہاں میں آئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

# نقاشِ ازل کا نقشِ اولیںؐ

مبارکباد اس دنیا میں وہ عالیمقام آیا
کہ طغرا ہے سرِ عرشِ معلیٰ جس کا نام آیا

وجودِ پاک جس کا اصل موجوداتِ عالم ہے
وہ نقشِ اولیں کلکِ نقاشِ انام آیا

کوئی ثانی نہیں ہے جس کا مخلوقاتِ عالم میں
وہ اعلیٰ شاہکارِ دستِ قدوس السلام آیا

خلیل اللہ نے حق سے دعا کی جسکی بعثت کی
بشارت جس کی دی عیسیٰ نے وہ ذی احتشام آیا

خدا جس کے لئے میثاق کے سارے رسولوں سے
وہ شاہِ انبیا آیا وہ سردارِ انام آیا

نبی سب مسجدِ اقصیٰ میں جس کے مقتدی ٹھہرے
ہدایت کو ہماری وہ رسولوں کا امام آیا

کیا رجسِ بتاں سے پاک یکسر جس نے کعبے کو
بحمد اللہ وہ مطہرِ بیت الحرام آیا

مٹایا جس نے کفر و شرک و معبودانِ باطل کو
لئے دنیا میں وہ توحیدِ باری کا پیام آیا

لقب مزمل و یٰسین و طٰہٰ جس کے قرآں میں
زمانے میں وہ پاکیزہ خطاب و نیکنام آیا

سراپا حکمت و علم و ادب ہر لفظ ہے جس کا
وہ لاثانی خطیب آیا، وہ پاکیزہ کلام آیا

ہوئی غیرت دہِ مہرِ فلک روشن جبیں جسکی
رخِ پرنور جس کا رشکِ صد ماہِ تمام آیا

بذوق و شوق آپس میں سبھی نے لے لئے بوسے
محمد مصطفیٰ کا جب زباں پر میری نام آیا

افقؔ پہنچے مدینے میں تو سب زائر پکار اٹھیں
کہ وہ مداحِ شاہِ دو جہاں بہرِ سلام آیا

# اُمّی اُمّ القریٰ

نبی اُمّی اُمّ القریٰ لیکر کتاب آیا / جہانِ جہل میں اک علم پرور انقلاب آیا

پڑھایا حق پرستی کا سبق باطل پرستوں کو / غلط رو عالمِ انساں سوئے راہِ صواب آیا

گرائے خیمہائے شر اڑائے خیر کے پرچم / ہوا ناکام باطل دہر میں حق کامیاب آیا

مٹا ظلم و ستم آخر ہوا عدل و کرم ظاہر / شہِ طیبہ کے آنے سے مبارک انقلاب آیا

زمین و آسمان و جن و انساں ہو گئے تابع / مطیعِ حکمِ سرور آفتاب و ماہتاب آیا

ہوئی کافور ظلمت جلوۂ نورِ محمد سے / زمانہ دیکھ کر انکو پکارا آفتاب آیا

زمانے کے لئے جو دائمی دستور کامل ہو / جز آنحضرت نہ لیکر اک نبی ایسی کتاب آیا

وجودِ مصطفٰے اصلِ وجودِ ہر دو عالم ہے / جو آیا بزمِ ہستی میں بفیضِ آنجناب آیا

یہ عرش و کرسی و افلاک یہ مہر و مہ و انجم / شہِ کونین سے ہر ایک عالم فیضیاب آیا

مقدس ہو گیا وہ صحبتِ اقدس ملی جسکو / ملا جو ذاتِ اطہر سے طہارت انتساب آیا

اُفقِ دنیا ہوئی سیراب فیضِ سیّدِ عالم
وجودِ پاک ان کا بن کے رحمت کا سحاب آیا

# ہادیٔ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

مبارک ہو جہاں میں وہ شہِ ذی عز و شاں آیا / وجودِ پاک جس کا اصلِ تخلیقِ جہاں آیا

بہارِ گلشنِ دوراں چراغِ محفلِ امکاں / شہِ کون و مکاں محبوبِ داور سرورِ ذیشاں

محمد مصطفیٰ، ختمِ رسالت، سیّدِ عالم
مجسم رحمۃ اللعٰلمین و ہادیٔ اعظم

کیا خلاقِ عالم نے جو عزمِ عالم آرائی
تو سب سے پہلے اُس کے نور کی تخلیق فرمائی

مگر آیا وہ اس دنیا میں ختم المرسلیں بنکر
حبیبِ کبریا محبوب رب العالمیں بنکر

بجایا جس نے شرکستاں میں توحید کا ڈنکا
اٹھایا جس نے کفرستان میں اسلام کا جھنڈا

وہ دستورِ الٰہی لیکے آیا بزمِ امکاں میں
پڑی آئین کی بنیاد جس سے نوعِ انساں میں

کتاب اللہ کی تفسیر جس کی سنت و سیرت
ہر آئینِ شریعت جس کے عین آئینۂ حکمت

سبق جس نے دیا ہر علم کی تحصیل کا ہم کو
دکھایا راستہ اخلاق کی تکمیل کا ہم کو

بتلائے معنیٔ انسانیت انسان کو جسنے
عطا کی روحِ دانائی ہر اک نادان کو جسنے

دکھائی راہ جس نے خلق کو خالق سے ملنے کی
کہ جس کی جستجو میں عقل سرگرداں و حیراں تھی

بتایا اس نے ہم کو مقصدِ تخلیقِ انسانی
کہ تشریفِ خلافت سے کریں صالح جہانبانی

شناسا کر دیا انسان کو اُس نے خودشناسی سے
کیا مومن کو واقف رمزِ دینی و سیاسی سے

وہ جس نے ہم کو بخشی کیمیا اُنس و محبت کی
وہ جس نے کی عطا نعمت مساوات و اخوت کی

دکھایا حسنِ فطرت جس نے تہذیبِ حجازی میں
نہ چھوڑی کچھ کمی انسانیت کی سرفرازی میں

وہ جس نے دہر سے تفریقِ طبقاتی مٹا ڈالی
وہ جس نے وحدتِ ملی کی دنیا میں بنا ڈالی

وہ جس نے امتیازِ اسود و احمر اٹھا ڈالا
وہ جس نے فرقِ نسل و رنگ ملت سے مٹا ڈالا

وہ جس نے محو کر دی جور و استبداد کی ظلمت
وہ جس نے کر دیا حل عقدۂ سرمایہ و محنت

وہ قائم کی اخوت جس نے انصار و مہاجر میں
کہ نسبت ہوگئی یکساں اصاغر میں اکابر میں

بنے اک قوم سب ایرانی و افغانی و ہندی
حجازی زنگ تھے بنگالی و پنجابی و سندھی

اک ایسی اُس نے جمہوری حکومت کی بنا ڈالی
کہ استبداد و لادینی کی ہر ظلمت مٹا ڈالی

جمایا وحدتِ ملی سے وہ سکہ عدالت کا
اُڑا اقطاعِ اسلامی پر اک پرچم خلافت کا

سرِ آفاق پر یوں پرچم اسلام لہرایا
مزہ انسانیت کا دہر میں انسان کو آیا

ہوئی یوں کامیابِ دولتِ دنیا و دیں امت
ترقی دم بدم پائی بزیر سایۂ رحمت

فلاحِ دو جہاں ہے اسوۂ شاہِ رسالت میں
یہ جذبہ کاش پھر پیدا ہو ہر فردِ ملت میں

موافق دورِ گردوں ہو زمانہ یار ہو جائے
سفینہ آج اپنا بحرِ غم سے پار ہو جائے

مٹے یہ ظلمتِ لادینیت وہ روشنی پھیلے
ستارہ آسماں پر اپنی قسمت کا چمک اٹھے

اُٹھیں ہم پیروِ پیغمبرِ اسلام ہو جائیں
تو پورے حسب منشائے ولی سب کام ہو جائیں

خدارا اک توجہ سوئے امت یا رسول اللہ
دکھا دو ہم کو اپنی شانِ رحمت یا رسول اللہ

سلام اے سرورِ کونین ختم المرسلیں تم پر
سلام اے مصطفےٰ اے رحمت للعلمیں تم پر

(۱۲ ربیع الاول ۸ بجے شب)

# مناظرِ شانِ معراجِ محمدی

۱۹۵۸ء

یہ ہشت بہشت و عرش و فلک کیوں آج سجائے جاتے ہیں
کیا عالمِ بالا میں ہے خوشی کیوں جشن منائے جاتے ہیں

خورشید و قمر، انجم و اختر، کانِ افلاک کے سب جوہر
از بہرِ چراغاں راہوں پر نمبر سے لگائے جاتے ہیں

از فرشِ زمیں تا عرشِ بریں ہے بارشِ انوارِ سیمیں
رنگین خوشبو گل کھلے حسیں ہر سو سجائے جاتے ہیں

پیراستہ ہے باغِ رضواں آراستہ ہیں حور و غلماں
ہر سمت ملک شاداں فرحاں صف اپنی جمائے جاتے ہیں

ہیں جملہ طیورِ باغِ جناں با شوقِ فراواں زمزمہ خواں
از فرطِ مسرت وجد کناں اندازیں گائے جاتے ہیں

کھل کھلا کر پھول مہکتے ہیں غنچے ہنس ہنس کے چٹکتے ہیں
طائر شاخوں پہ چہکتے ہیں پتے لہرائے جاتے ہیں

اشجار خوشی سے جھومتے ہیں اثمار بہم منہ چومتے ہیں
یوں رقص میں پودے گھومتے ہیں گویا چکرائے جاتے ہیں

لہراتی ہیں تسنیم و کوثر ملتی ہیں بہم موجیں اٹھ کر
حور و غلماں و ملک بھر بھر کیا جام اڑائے جاتے ہیں

ہمرنگِ زمرد سبزہ ہے، صاف و ہموار و زیب افزا
کیا صحنِ جناں میں مخمل کے یہ فرش بچھائے جاتے ہیں

ہنگامۂ شادی برپا ہے ہر جانب عالمِ بالا میں
جتنے طبقات خلائق ہیں پیہم آئے جاتے ہیں

تقریبِ مسرت ہے کوئی اک کیسے ہیں یہ سامانِ شادی
اک عید مناتے ہیں قدسی اک دھوم مچائے جاتے ہیں

استادہ ہیں سب تسبیح کناں ہے جلوہ نما ذاتِ سبحاں
آدابِ تعظیمِ مہماں اک اک کو سکھائے جاتے ہیں

کیوں غلغلہ ہائے فرحت ہیں ہر جانب عالمِ علوی میں
کیوں صلِّ و سلّم کے نغمے سب عرشی گائے جاتے ہیں

مکّے سے مسجدِ اقصیٰ تک اک نورِ محیطِ عالم ہے
کوہ و دریا شہر و صحرا سب جس میں سمائے جاتے ہیں

ہے بست و ہفتم ماہِ رجب رشکِ روزِ روشن ہے یہ شب
جبریلِ امیں ہوتے ہیں طلب حکم انکو سنائے جاتے ہیں

ہیں شوقِ کشفِ حقیقت سے نگراں تھا ہر سو حیرت سے
دربارِ خاص خدائی میں محبوبِ خدا کی دعوت سے
اس راز کو سن ہی نے معاً دیکھا تو وہ پیش از چشم زدن
مکے آکر جبریلِ امیں پہنچے بحرمِ سرورِ دیں
یعنی نہ بڑھے سوئے بالیں بیٹھے باادب زیرِ پا میں
بیدار ہوئے شاہنشۂ دیں پھر سن کے پیامِ ربِ متیں
حاضر ہے براق سواری کو جبریل امیں خدمتگاری کو
بیت المقدس میں آ کے بنے سرکار امامِ سو حسن کے
میثاقِ ازل کی ہوتی ہے تصدیق باب دارِ دنیا
تا سدرہ ہے جبریلِ امیں ہمراہ رکابِ سرورِ دیں
ہوتا ہے براق بھی اب رخصت آگے جانے کی نہیں طاقت
پیش آتا ہے رف رف فر فر ہوتے ہیں سوار اس پر سرور
رف رف بھی قریبِ عرش ہوا اس جا شبِ اسریٰ ہے جدا
لے جاتا ہے ربِ سبحان تا مسجدِ اقصیٰ خود اُن کو
بعد از سیرِ طبقاتِ فلک جملہ درجات حور و ملک
کرتے ہیں مشاہدہ سیرِ آیاتِ الٰہی کا سرور
پردہ سے پھر آتی ہے یہ صدا اے مہرِ محبوب قریب آجا

بولے جبریل مسرت سے ہم راز بنائے جاتے ہیں
معراج کی شب ہے عرش پہ وہ کعبے سے بلائے جاتے ہیں
ہمراہ براق لئے فوراً جوں برق اڑے جاتے ہیں
پایا جو بحالِ خوابِ حسیں اس طرح جگائے جاتے ہیں
آہستہ بدو چشمِ نور بیں تلوے سہلائے جاتے ہیں
صدق شوق بدل یہ فیض امیں بیرون حرم آئے جاتے ہیں
دیکھو تو نظامِ باری کو کس طرح بلائے جاتے ہیں
اک اک سے تعارف ہوتا ہے اک اک سے ملائے جاتے ہیں
محبوبِ مکرم کہتے ہیں اس طرح بڑھائے جاتے ہیں
آگے بڑھنے کی تاب نہیں دل میں شرمائے جاتے ہیں
مولائے حکیم اپنی حکمت کس طرح دکھائے جاتے ہیں
بالائے فلک مانند نظر آپ اس کو اڑے جاتے ہیں
رہ جاتے ہیں جب آقا تنہا نزدیک بلائے جاتے ہیں
مذکورۂ بالا سامان تو حکمت سے دکھائے جاتے ہیں
دوزخ جنت سے عرش تلک یکسر دکھلائے جاتے ہیں
اک اک عالم کے عجب منظر آنکھوں میں سمائے جاتے ہیں
سنتے ہی اسے میرے آقا سر اپنا جھکائے جاتے ہیں

وہ جاتا ہے جب فاصلہ قاب قوسین او ادنیٰ ۔۔۔ تو ثم دنیٰ فتدلیٰ کے محرم فرمائے جاتے ہیں

مازاغ کا سُرمہ لگتے ہی آتی ہے بصر میں وہ تیزی ۔۔۔ جتنے بھی مناظر تھے مخفی سب نظر آئے جاتے ہیں

اک خاص ادا سے ہوتا ہے اظہار رموزِ ما بینی ۔۔۔ پھر بہرِ مشاہدۂ عینی خلوت میں بلائے جاتے ہیں

ادنِ منّی کی جب کے صدا اٹھتا ہے حجاب قربِ خدا ۔۔۔ مانندِ شعاعِ نور بہ بحرِ نور سمائے جاتے ہیں

کرتے ہیں بشوقِ شہِ والا ان آنکھوں سے دیدارِ خدا ۔۔۔ جلوئے انوارِ تجلّی کے سینے میں بسائے جاتے ہیں۔

محبوب و محب کے راز و نیاز اس طرز سے ہوتے ہیں باہم ۔۔۔ دونوں جانب اپنے اپنے انداز دکھائے جاتے ہیں

ہوتے ہیں مشرف آنحضرتؐ جب کاملِ فیض تقرب سے ۔۔۔ تو فرطِ مسرت سے نغمے تحمید کے گائے جاتے ہیں

لیکر اسرارِ حکمت کو پا کر ہر شے کی حقیقت کو ۔۔۔ علمِ کونین کی نعمت کے آقا اہلئے جاتے ہیں

اسرارِ فاوحیٰ ما اوحیٰ با جملہ عطاہائے مولیٰ ۔۔۔ گنجینۂ سینۂ انور میں حضرت کے سمائے جاتے ہیں

نعمائے الٰہی کو لیکر جب راضی ہوتے ہیں سرورؐ ۔۔۔ تو بخشش امت کے وعدے خالق سے کرائے جاتے ہیں

کرتا ہے خدا اس کا وعدہ دیتا ہے تشفع کا تحفہ ۔۔۔ آقا امت کی بخشش کے مختار بنائے جاتے ہیں

اللہ غنی اللہ غنی کیا شان ہے جانِ رحمت کی ۔۔۔ پہلے ہی سے اپنی امت کی بگڑی کو بنائے جاتے ہیں

سبحان اللہ سبحان اللہ ماشاء اللہ ماشاء اللہ ۔۔۔ معراج میں کیا کیا لطف و کرم ان پر فرمائے جاتے ہیں

زنجیرِ در ہلتی ہے ابھی بستر میں باقی ہے گرمی ۔۔۔ اک آن میں آقا عرش سے پھر اس فرش پہ لائے جاتے ہیں

سن کر یہ خبر لوگ آتے ہیں دیکھے ہیں جو بیت المقدس کے ۔۔۔ جو کچھ وہ پوچھے جاتے ہیں سرکار بتائے جاتے ہیں۔

یہ معراجِ جسمانی ہے از قدرتِ حق ایقانی ہے ۔۔۔ جو کہتے ہیں روحانی ہے، وہ حق کو چھپائے جاتے ہیں

اسرارِ معراج، سرور ادراکِ فہم سے ہیں باہر ۔۔۔ کچھ فیضِ روحِ قدس سے کلمے تحریر میں لائے جاتے ہیں

# سرکارِ شبِ اسریٰ

## (مطلعِ اوّل)

کرے کیا طبعِ موزوں فکرِ اشعارِ شبِ اسریٰ — سما سکتے ہیں کب شعروں میں اسرارِ شبِ اسریٰ

مگر امید ہے روح القدس تائید فرمائیں — کہ ہیں وہ صاحبِ معراج کے یارِ شبِ اسریٰ

بحمد اللہ کہ حاصل ہو رہا ہے فیضِ روحانی — دماغ افروز ہے تخییلِ انوارِ شبِ اسریٰ

ہوئی معراج میری فکر کو عرشِ معانی تک — زباں کو مل رہا ہے ذوقِ اذکارِ شبِ اسریٰ

شعورِ باطنی سے تازہ ہے ذوقِ سخن دل میں — لبِ پُر شوق پہ رقصاں ہیں اشعارِ شبِ اسریٰ

## (مطلعِ ثانی)

ہوا ہے کون رشکِ ضیا بارِ شبِ اسریٰ — کہ ہیں کون و مکاں روشن بانوارِ شبِ اسریٰ

رخِ پُر نور ہے کس کا نمودارِ شبِ اسریٰ — شعاعِ مہر ہے ہر تارِ دستارِ شبِ اسریٰ

نہ ہے شانِ عروجِ نجمِ سیارِ شبِ اسریٰ — بروجِ چرخ ہیں شادی سے دوّارِ شبِ اسریٰ

رجب کی بست ہفتم شش جہت سے کیوں نہ ہو روشن — یہ تاریخ بنی ہے آئینہ زارِ شبِ اسریٰ

فرازِ عرش سے تا فرش جبریلِ امیں آئے — پیامِ خاص لائے بہرِ سرکارِ شبِ اسریٰ

چلے بیت الحرم کو اُٹھ کے بیتِ اُمِّ ہانی سے — محمد مصطفیٰ مدعوئے دربارِ شبِ اسریٰ

کھڑا ہے ایک نوری دابہ بہرِ سواری بھی — پئے مہمانِ باری ہے یہ رہوارِ شبِ اسریٰ

خدا نے عرش پر محبوب کو اپنے بلایا ہے
جما ہے عالمِ بالا میں دربارِ شبِ اسریٰ

قدم ایک ایک تا حدِ نظر اس کا پہنچتا ہے
زہے شانِ براقِ برق رفتارِ شبِ اسریٰ

پہنچتے ہیں بیکدم از حرم تا مسجدِ اقصیٰ
امامِ انبیا بنتے ہیں سردارِ شبِ اسریٰ

رُکے جبریل سدرہ پر تو فرمانے لگے سرور
کہ اے جبریل اے یارِ وفادارِ شبِ اسریٰ

یہ سدرہ ہو رہا ہے کس لئے سدرہ منزل
یہاں تم کیوں رُکے جاتے ہو اے یارِ شبِ اسریٰ

کہا جبریل نے اک بال بھر آگے جو میں جاؤں
جلا دے پر تجلی زارِ استارِ شبِ اسریٰ

براق و رفرف و جبریل ٹھہرے الغرض حد پر
گئے تنہا فرازِ عرش سرکارِ شبِ اسریٰ

فضا لامکاں نے لیلیا آغوشِ نوری میں
محب سے جا ملے محبوبِ مختارِ شبِ اسریٰ

محب محبوب میں باہم ہوئیں پھر راز کی باتیں
در آئے سینۂ انور میں اسرارِ شبِ اسریٰ

لگا جب سرمۂ مازاغ چشمِ شاہِ والا میں
ہوا پیشِ نظر مرآتِ انوارِ شبِ اسریٰ

کیا نظارۂ آیاتِ قدرت میرے آقا نے
تھے چشم افروز منظر ہائے دربارِ شبِ اسریٰ

باذنِ اُدْنُ مِنّی تھام کر قوسین کے چلے
ہیں صدرِ بزمِ او ادنیٰ کماندارِ شبِ اسریٰ

ہوئے ممتاز قربِ خاص و دیدارِ الٰہی سے
ہوئیں حاصل یہ نعمائے سزاوارِ شبِ اسریٰ

مشرف ہو کے انعاماتِ بے غایاتِ باری سے
حرم میں آئے پھر واپس خبردارِ شبِ اسریٰ

جو عقلِ فلسفی میں تا قیامت آ نہیں سکتے
کچھ ایسے راز ہیں پنہاں باسرارِ شبِ اسریٰ

افق ہے افسوس گنجائش نہیں کچھ ان قوافی میں
کروں کس طرح شرحِ سیرِ سیارِ شبِ اسریٰ

# معراج الکلام فی نعت سید الانام

مجھ سا کج مج زباں کیا بیاں کرسکے وصف اے شاہ خیر الانام آپکا
فکر ناقص مری عقل ہے نارسا اور اعلےٰ و ارفع مقام آپکا

سب پیاموں سے خوشتر پیام آپ کا سب نظاموں سے برتر نظام آپ کا
سب کتابوں کی مہتر کتاب آپ کی سب کلاموں سے بہتر کلام آپ کا

کلکِ قدرت نے عرشِ بریں پر لکھا بہرِ تعظیم و تکریم نام آپ کا
اللہ اللہ یہ اختصاص آپ کا، اللہ اللہ یہ احترام آپ کا

میری آنکھیں تصوّر سے معمور ہیں، میرے سینے پہ منقوش نام آپ کا
میری رگ رگ میں ہے آرزو آپکی میرے دل میں ہے شوقِ تمام آپکا

خلق میں سب سے اوّل ہے ذات آپکی اور ہیں سب سے افضل صفات آپکی
ساری باتوں سے اجمل ہے بات آپکی سارے کاموں سے اکمل ہے کام آپ کا

سب حسینوں سے احسن حسیں آپ ہیں سب جمیلوں سے اجمل ترین آپ ہیں
مہ جبیں آپ ہیں نازنیں آپ ہیں سرمدی نور سے ہے قوام آپ کا

آپ تخلیقِ عالم کی بنیاد ہیں، آپ کونین کی وجہِ ایجاد ہیں،
آپ اک پیکرِ رشد و ارشاد ہیں اصل توحیدِ رب ہے پیام آپکا

آپ ہیں مظہرِ کاملِ ذاتِ حق آپ ہیں منظرِ حسن آیاتِ حق،
آپ ہیں مصدرِ کل ہدایاتِ حق ہے لقب رہنمائے انام آپ کا

آپ کی ذات ہے رحمت عالمین آپ ہیں بیدؤ خاتم المرسلین
آپ کی مثل دنیا میں کوئی نہیں یعنی فوق الوریٰ ہے مقام آپکا

سید الانبیا سرورِ اصفیا قبلۂ اولیا کعبۂ صوفیا
مرتبہ کوئی پہچان سکتا ہے کیا، اے گروہ رسل کے امام آپکا

پاک کعبہ کو رجس بتاں سے کیا کفر کا فور بزم جہاں سے کیا
محفل دہر کو دے رہا ہے ضیا، نور اے شمع بیت الحرام آپکا

رفعت شانِ والا کا ہو کیا بیاں اس کے ادراک سے قاصرِ اہلِ جہاں
سیر فرما مکاں ہے بین تا لامکاں فرش سے عرش تک ہے خرام آپکا

ہوتا ہے وما ینطق سے عیاں ہے زباں آپ کی وحی حق ترجماں
اے شہ افصح و ابلغ دو جہاں ہے کلام خدا سب کلام آپکا

شاق ہے آستانے سے دوری مجھے کیجئے بار یاب حضوری مجھے
کاش آئے نظر قصر نوری مجھے دیکھ لوں حسنِ دار السلام آپکا

روضہ عرش منظر ہو پیش نظر فلک تا رہے روشن ہو مثلِ قمر
روز و شب آپکی یاد میں ہو بسر ذکر کرتا رہوں صبح و شام آپکا

میرے آقا و مولیٰ برائے خدا، کیجئے جلد پورا مرا مدعا!
روئے انور سے اٹھ جائے پردہ ذرا تا کہ دیکھوں میں حسنِ تمام آپکا

جان قرباں کروں آپکے نام پر بھیجوں ہر دم صلوٰۃ و سلام آپ پر
میرے دل میں ہمیشہ ہو یاد آپکی ذکر ہو میری زباں پہ مدام آپکا

میں بھی اک تشنۂ شربتِ دید ہوں طالبِ مضطرِ فرحتِ عید ہوں
کاش اک روز سیراب امید ہوں پی کے اک ساغرِ فیضِ عام آپ کا

حجِ مبرور کعبہ سے پاؤں شرف دیکھ لوں مقدس و کربلا و نجف
رُخ کروں روضۂ طیبہ کیطرف مجھکو حاصل ہو قربِ دوام آپکا

بوسے لیتے ہیں باہم بڑے شوق سے کیا بتاؤں کہ ملتے ہیں کیسے مزے
نام آتا ہے جس دم لبوں پر مرے یا محمد علیک السلام آپکا

مجھکو ہے آپ کی ذات سے واسطہ آپکے آل و اصحاب سے رابطہ
ہر محبِ صدیق انکا باضابطہ ہے صدیق و محبِ کلام آپکا

خادمِ بارگاہِ معلیٰ ہے جو مومنینِ جہاں کا ہے مخدوم وہ
اور سرتاجِ شاہانِ عالم ہے یا سیدِ انس و جاں ہر غلام آپکا

گو نہایت گنہگار و عاصی ہوں میں اک سراپا سیہ کار و خاطی ہوں میں
ذاتِ والا سے رحمت کا داعی ہوں میں کیونکہ ہوں امتی و غلام آپکا

ہوں ہزاروں درود و سلام آپ پر رحمتیں ہوں خدا کی تمام آپ پر
میں ہوں عاصی مگر داورِ حشر سے عاصیوں کی شفاعت ہے کام آپکا

حال زارِ افق پر کرم کیجئے بادۂ فیض سے جام بھر دیجئے
در پہ حاضر ہوا ہے امیدیں لئے یہ خطاکار و عاصی غلام آپکا

# جلوۂ نور

(۱)

نور مطلق ہے احد احمد ہے نقشا نور کا
چشم دل اس آئینے میں دیکھ جلوا نور کا

مصطفےٰ کا جسم اطہر ہے سراپا نور کا
اور یہ روشن کہ ناپیدا ہے سایا کا

کیوں نہ ہو نورٌ علیٰ نورٍ وجود مصطفےٰ
نور کے سانچے میں ڈھالا ہے یہ پتلا نور کا

نور و ظلمت میں نہ ہوتا کچھ کسی کو امتیاز
آپ اگر ہوتے نہ دنیا میں نمونا نور کا

اس سے پڑھ لیتے ہیں درس معرفت اہل نظر
ہے بیاض روئے آنحضرت صحیفا نور کا

رشک مہر و ماہ رخ ہائے درخشان حضور
اور ہے پیشانی انور ستارا نور کا!

محو حیرت ہے جہاں نور جمال پاک سے
اس سے پہلے کس نے دیکھا تھا یہ نقشا نور کا

جیسے کوہ نور پہ جلوہ نما ہو ماہتاب
یوں درخشاں جسم انور پر ہے چہرا نور کا

جلوۂ نور خدا کا شوق جن آنکھوں کو ہے
دیکھ لیں روئے محمد میں وہ جلوا نور کا

سایۂ جسم منور کس طرح ہوتا عیاں
کہہ تو دے کوئی کہیں دیکھا ہے سایا نور کا

لا نہ سکتا تھا کوئی تاب جمال مصطفےٰ
تھا حجاب چہرۂ انساں میں جلوا، نور کا

جلوۂ روئے منور کا تصور دل میں ہے
کھنچ رہا ہے سامنے آنکھوں کے نقشا نور کا

دیکھ کر روشن نہ ہو کس طرح چشم زائرین
قبہ اطہر مدینے میں ہے خیما نور کا

ظلمتوں کی رو سے ہیں محفوظ اہل دل یہاں
چار دیواری ہے طیبہ کی احاطا نور کا

روز و شب ہے اے افقؔ یاد جمال مصطفےٰ
ورد رہتا ہے مجھے صبح و مسا یا نور کا!

(۲)

پرتو پڑا جو حسن رسالتمآب کا | چمکا جہاں میں نور مہ و آفتاب کا

باغ بہشت، کوثر و تسنیم و سلسبیل | صدقہ ہے سب جناب رسالتمآب کا

غیرت سے ہو گیا شب اسریٰ قمر ہلال | دیکھا جو حلقہ اشہب نوری رکاب کا

اے کاش ہو نصیب مری چشم شوق کو | سرمہ غبارِ کوئے رسالت مآب کا

شوق طواف روضۂ اقدس میں روز و شب | گردِ جہاں ہے دورہ مہ و آفتاب کا

ہو ایک جام میکدۂ فیض سے عطا | بس ہے یہی علاج مرے اضطراب کا

گو میں گناہ گار و خطا کار ہوں مگر | ہوں امتی حضورِ شفاعت مآب کا

بلطف شفیع حشر کی امید ہے قوی | ہر چند خوف ہے مجھے روز حساب کا

یارب ہو باب کعبہ و طیبہ پہ حاضری | حاصل ہو مدعا دلِ پر اضطراب کا

مست جمال ساقیٔ کوثر ہوں اے اُفق

کافی ہے ایک جام مجھے اس شراب کا

(۳)

مصطفےٰ کی ذات کا واصف خدائے مصطفا | کر سکے انسان کیا مدح و ثنائے مصطفا

دو جہاں میں کیوں نہ بالا ہو لوائے مصطفا | مصطفےٰ کا تخت ہے عرش خدائے مصطفا

اس کا سینہ نور باطن کا خزینہ بن گیا | جس کے دل میں جم گیا نقشِ ولائے مصطفا

ان سے جو بیگانہ ہے بیگانہ ہے اللہ سے | آشنا اللہ کا ہے آشنائے مصطفا

نور کا عالم نظر آتا ہے مجھکو چار سو | دشتِ طیبہ میں وہ پھیلی ہے ضیائے مصطفا

رد کشِ جنت ہوئی یکسر مدینہ کی زمیں | بن گیا یہ پاک خطہ جب سے جائے مصطفا

جو ہوا طیبہ میں حاضر جا ملا آقا سے وہ
یعنی روضے کی زیارت ہے لقائے مصطفا

اس کے دامن میں بھری ہے دولت ہر دو جہاں
پادشاہ دین و دنیا ہے گدائے مصطفا

اتباع سرورِ عالم خدا کی بندگی
اور ہے خوشنودیِ خالق رضائے مصطفا

ہو گیا ظاہر یہ ہم پر معنیِ لولاک سے
دو جہاں کی پادشاہی ہے برائے مصطفا

کاش ہو جاؤں رہِ عشقِ محمد میں فنا
کاش بن جاؤں افق میں خاکپائے مصطفا

(۴)

دل وہی دل ہے بسے جس میں ولائے مصطفا
سر وہی سر ہے بھرے جس میں ہوائے مصطفا

جاں وہی جاں ہے جو ہو نذرِ ادائے مصطفا
تن وہی تن ہے جو ہو وقفِ رضائے مصطفا

آنکھ ہے وہ آنکھ جو دیکھے لقائے مصطفا
کان ہے وہ کان جو سن لے صدائے مصطفا

ہاتھ ہیں وہ ہاتھ جو تھامیں لوائے مصطفا
پاؤں ہیں وہ پاؤں جو ہوں رہگرائے مصطفا

سینہ وہ سینہ ہو جس سینے میں جائے مصطفا
ہے وہ پہلو ہو جو پہلو متکائے مصطفا

ہے وہی انساں کہ جس کو ان سے اتنا انس ہو
اپنی ہستی بھی نہ ہو پیاری سوائے مصطفا

اپنی ہستی، مال و زر، فرزند و زن، مادر پدر
ہے وہ مومن جو کرے قرباں برائے مصطفا

روحِ ایماں ہے حقیقت میں محبت آپ کی
اور عینِ اسلام ہے حُبِّ ولائے مصطفا

کفر و شرک و جہل و بدعت کی مٹیں سب ظلمتیں
جلوہ گر جب ہو گیا نورِ صفائے مصطفا

یوں زبانِ حال سے کہتی ہے ساری کائنات
مصطفٰے میرے لئے میں ہوں برائے مصطفا

وہ شہنشاہِ دو عالم، اور ہم ان کے غلام
پھر افق ہم کیوں نہ ہوں مدحت سرائے مصطفا

(۵)

ہیں اور وصفِ پاک رسالت پناہ کا — جانے فقیر مرتبہ کیا بادشاہ کا

مطلوب جلوہ ہو جسے ظلِ الٰہ کا! — دیکھے جمالِ پاک رسالت پناہ کا

خادم ہو جان و دل سے جو اس بارگاہ کا — اس کی نظر میں ہیچ ہے دربار شاہ کا

نظر دکھا رہا ہے مجھے مہر و ماہ کا! — ایک ایک ذرہ منزلِ طیبہ کی راہ کا

خواہش نہیں ہے اور کسی چیز کی مجھے — ارماں ہے ان کے لطف و کرم کی نگاہ کا

ہو انبیا میں شان رسول کریم ہے — لشکر میں جیسے مرتبہ ہو بادشاہ کا

بخشا گیا میں بحرِ معاصی میں ڈوب کر — پایا صلہ یہ ماہِ رسالت کی چاہ کا

راہ مدینہ مجھکو ہوئی راہِ معرفت — سرمہ لگا جو آنکھ میں اس گرد راہ کا

کیوں چاکری کروں کسی شاہ و امیر کی — بندہ ہوں میں شہنشہِ عالم پناہ کا

خاکِ درِ نبی ہوں اُفقؔ آلِ بوتراب
مجھکو نہیں خیال کسی عزّ و جاہ کا!

(۶)

عیاں تھا عرش سے تا فرش جلوہ نورِ ایزد کا — ہوا جس دن عرب میں غلغلہ میلادِ احمد کا

پڑے سایہ زمیں پر کیا قدِ زیبائے احمد کا — نمایاں عکس دیکھا ہے کہیں نورِ مجرد کا!

مجسم ظلِ رحمت ہے وجودِ پاک احمد کا — نہیں اس واسطے دنیا میں سایہ آپکے قد کا

مٹی تاریکی کفر و ضلالت روشنی پھیلی — جہاں مطلع بنا جب آفتاب روئے احمد کا

زمین و آسمان دونوں ہیں قربان ذاتِ اقدس کے — زمیں ہے فرش مرقد آسماں گنبد ہے مرقد کا

عبث دن رات مہر و ماہ کب دورے میں رہتے ہیں — طواف دائمی کرتے ہیں ان کے سبز گنبد کا

کسی صایہ کا سایہ بھی کہیں دیکھا ہے دنیا میں — جو تم ظلِ خدا ٹھہرے تو پھر سایہ ہو کیا قد کا
لئے تھے شوق میں بوسے جو اس نے پائے اقدس کے — ہوا لازم ہر اک حاجی کو بوسہ سنگِ اسود کا
بنایا ہے خدا نے آپکو جب نورِ مطلق سے — تو ہو سکتا ہے پھر کس طرح سایہ آپکے قد کا
چمک جائے ستارہ میری قسمت کا زمانے میں — کوئی ذرہ اگر ہاتھ آئے خاکِ کوئے احمد کا
خدا کی رحمتوں کا مینہ برستا ہے مدینہ میں — یہ فیض عام ہے شاہنشہِ طیبہ کے مرقد کا
مری کشتِ تمنا اے خدا سرسبز ہو جائے — نظر آجائے منظر مصطفےٰ کے سبز گنبد کا

لبوں نے شوق میں اک دوسرے کا لے لیا بوسہ
اُفقؔ آیا زباں پر نام اقدس جب محمد کا!

(۷)

سوئی ہوئی تھی کائنات تم نے اسے جگا دیا — نعرۂ لا الٰہ سے قصرِ جہاں ہلا دیا
دور تھے بارگاہ سے بھٹکے ہوئے تھے راہ سے — سوئے صراطِ مستقیم آپ نے پھر چلا دیا
کھوتے ہوئے تھے وادیٔ غربت بے پناہ میں — بچھڑے ہوئے تھے رب سے ہم تم نے مگر ملا دیا
سب سے بڑا ہے یہ کرم آپ کا یا شہِ امم — جسکی تلاش میں تھے ہم اس کا پتہ بتا دیا
جہل کی ظلمتوں سے تھی تیرہ و تار بزمِ دہر — نورِ سراجِ علم سے آپ نے جگمگا دیا!
روحِ معظم و جلیل نورِ مجسم و جمیل — آئینہ اپنے حسن کا حق نے تمہیں بنا دیا
دیکھ لیا اس آنکھ سے ہم نے جہانِ نورِ حق — اپنا جمالِ باکمال آپ نے جب دکھا دیا
نام محمد آگیا شوق میں جب زبان پر — بوسۂ لب کے ذوق نے کیا کہوں کیا مزا دیا
نام حضورِ پاک پر جان و دل اُفقؔ نثار — اس کی حلاوتوں نے سب تلخیوں کو مٹا دیا

(۸)

## وجود با جود ساجد مقام محمود

نہ سایہ ہاں فلک ہی کھنچتا نہ فرش بچھتا کہیں زمیں کا — وجود با جود سایہ کرتا اگر نہ سرتاج مرسلین کا
وہی تو ہے شمع بزم امکاں وہ نور حق ہے بشکل انساں — جمال زیبا ہے اسکے تاباں کمال ہے حسن آفریں کا
وہ رحمت عالمیں ہے بیشک وہ راحت عاشقیں ہے بیشک — وہ کعبۂ مومنیں ہے بیشک وہ مقتدا جمع مرسلیں کا!
وہ رہبر نوع جن و انساں وہ شہ وہ سرور ان ذی شاں — وہ افسر ہادیان ادیاں سراج انور وہ بزم دیں کا!
جو دیکھے اسکو مہر تاباں تو شرم سے ابر میں ہو پنہاں — اگر ہو در پیش روئے رخشاں گہن میں آئے چاند چودھویں کا
شۂ حسیناں و مہ جبیناں وہ مایۂ فخر نازنیناں! — کہ سجدہ گہ جسکا باب ذیشاں حریم فطرت کے ہر جبیں کا
تبسم اسکا مسیح دوراں تکلم اسکا کلیم یزداں! — نظر جو اس کی ہے نور ایماں تو ہے جبیں قبلہ مومنیں کا
خدا نے چاہا فروغ امکاں تو یوں ہوا دہر میں نمایاں — بنا کے پرتو کو اپنے انساں لقب دیا شاہ مرسلیں کا

اُٹھی امیر و وزیر و سلطاں کی مدح سے مجھکو واسطہ کیا
کہ میں ہوں مداح شاہ کونین و آل و اصحاب طاہریں کا

(۹)

ہوا جو مشرق بہ ماہتاب رخ شہنشاہ مرسلین کا — چمک اٹھا ذرہ ذرہ مثل نجوم طیبہ کی سرزمیں کا
تری برابر نہ حسیناں نہ حور و غلماں نہ جن و انساں — جمال رخ سے ترے نمایاں کمال ہے صورت آفریں کا
خدا نے بخشی بصد کرامت امانت و صدق کی وہ دولت — کہ مل کے دیتی ہے قوم و ملت لقب تمہیں صادق و امیں کا
وہ حسن خلق عظیم پایا وہ جوش فیض عمیم تم نے! — کہ دین کی دوستی سے معمور دل ہوا دشمنان دیں کا
وہ میرا مرکز مرا ٹھکانا وہ میرا قبلہ وہ میرا کعبہ! — بہشت مجھکو تمہارا کوچہ پسند منظر مجھے یہیں کا
ہٹے مٹے دور دلستاں سے کیونکہ اٹھے ترے آستاں سے کیونکر — مری نظر کا یہ خاص منظر وہ اصل مرکز مری جبیں کا

مجھے تو ہے آپکی محبت مجھے تو ہے آپ ہی سے نسبت
نہ مجھکو پروا کسی پری کی نہ عشق مجھکو کسی حسیں کا

کبھی مری خواب میں بھی آؤ کبھی تو جلوہ مجھے دکھاؤ
کبھی تو پوری ہو میری حسرت بر آئے ارماں دلِ حزیں کا

کبھی نہ دیکھوں نظر اٹھا کر بجانبِ مہر و ماہ و اختر
ملے جو اک ذرہ منور تمہارے کوچے کی سرزمیں کا

نصیب ہو دولتِ حضوری مٹے کلیجے سے داغ دوری
یہی تمنائے چشم حیراں یہی ہے ارماں دل حزیں کا

تمہاری محفل تمہارا جلوہ نصیب ہو بس یہ ہے تمنا
اُفق کو جنت کی آرزو ہے نہ کوئی ارمان حور عیں کا

(۱۰)

جو کمال اُن کی ذات میں دیکھا
وہ نہ کل کائنات میں دیکھا

وہ نہ قند و نبات میں دیکھا
جو مزہ ان کی بات میں دیکھا

ہر جمال و کمال و فضل و شرف
شاہ طیبہ کی ذات میں دیکھا

خالق بزم کائنات کا نور
سرورِ کائنات میں دیکھا

جلوہ گر پرتو صفات خدا
مصطفےٰ کی صفات میں دیکھا

صدق و اخلاص و حق کو جلوہ نما
آپ کے واقعات میں دیکھا

عرش نے اوج ضیف صاحب عرش
خوب اسریٰ کی رات میں دیکھا

از ازل تا ابد، ندیدہ جہاں
آپ نے ایک رات میں دیکھا

رنگ نعتِ نبی اُفق ہم نے
قلب کی واردات میں دیکھا

(۱۱)

جو فرطِ شوق میں اٹھے سوئے طیبہ قدم میرا
تو دل ہو جائے روشن صورتِ شمع حرم میرا

کچھ ایسی بے خودی ہو اشتیاقِ سیرِ طیبہ میں
کہیں رکھوں پڑے لیکن کہیں جاکر قدم میرا

سما جائے جو آنکھوں میں بہارِ گلشنِ طیبہ
نہ جائے پھر تصور بھی سوئے باغ ارم میرا

مری مٹی نہ ہو برباد خاکِ ہند میں یارب
تمنا ہے کہ نکلے گلشنِ طیبہ میں دم میرا

اگر نیر اگزر ہو روضۂ شاہِ مدینہ میں
سلام شوق کہنا اے نسیم صبح دم میرا

شفاعت ہی تمہاری ہے وسیلہ میری بخشش کا
بھروسہ ہے اسی پر اے شہنشاہ امم میرا

اگرچہ ہوں سراپا معصیت لیکن تمہارا ہوں
سرِ محشر پکڑنا ہاتھ ازرہ کرم میرا

زباں گویا ہے جب تک افق بھیجوں درود ان پر
ثنائے مصطفےٰ لکھوں چلے جب تک قلم میرا

(۱۲)

قربِ سرکارِ مدینہ جس کو حاصل ہو گیا
وہ اسی عالم میں اپنے رب سے واصل ہو گیا

ختم ذاتِ شاہِ طیبہ پہ نبوت ہو گئی
دینِ فطرت آپ کی آمد سے کامل ہو گیا

جس نے کی ان کی اطاعت جو ہوا انکا محب
وہ خدا کے خاص محبوبوں میں شامل ہو گیا

بن گیا جو آپ کا پیرو وہ پہنچا خلد میں
پھر گیا جو آپ سے دوزخ میں داخل ہو گیا

روضۂ سرکار کی جس کو زیارت ہو گئی
اک شفاعت کا وثیقہ اس کو حاصل ہو گیا

اللہ اللہ روئے پر نورِ محمد مصطفا
جس کے پرتو سے منور ماہ کامل ہو گیا

بھر گیا فضلِ خدا سے اس کا دامانِ مراد
سرورِ کونین کے در کا جو سائل ہو گیا

منظر گلزار طیبہ آگیا مجھ کو نظر
لطف سیر گلشن فردوس حاصل ہوگیا

جب تصور اس رخ پر نور کا آیا مجھے
نور سے معمور میرا خانۂ دل ہوگیا

اس رخِ انور پہ بیجا کا نہ ڈالی تھی نظر
داغ دار شرم روئے ماہ کامل ہوگیا

دل کی آنکھیں کھل گئیں صحرائے طیبہ میں افق
سرمۂ عرفاں غبار راہ منزل ہوگیا

(۱۲۳)

نظر آجائے یارب حسن جاں پرور مدینہ کا
نگاہوں میں سماجائے ہر اک منظر مدینہ کا

مدینہ کیوں نہ پیارا ہو مجھے سارے زمانے سے
مہ دیں سے ضیا اندوز ہے ہر گھر مدینہ کا

طراوت بخش چشم اہل ایماں اس کی سبزی ہے
عجب فرحت فزا ہے گنبد اخضر مدینہ کا

یہ سرکار دو عالم کا بنا جس روز سے مرکز
سر عرش معلے ہے بلند اختر مدینہ کا

وہ خوش قسمت ہوا دم بھر میں سرشار وحدت
پیا بزم جہاں میں جس نے اک ساغر مدینہ کا

نگاہیں جس طرف جاتی ہیں پھر واپس نہیں آتیں
کہ ہر گوشہ ہے دل افروز و خوش منظر مدینہ کا

نظیر اس کی نظر آتی نہیں اقصائے عالم میں
نہیں ہے کوئی خطہ دہر میں ہمسر مدینہ کا

شہِ دیں شہر مکہ چھوڑ کر اس شہر میں آئے
جہاں میں فخر سے اونچا نہ ہو کیوں سر مدینہ کا

مری آنکھیں منور کیوں نہ ہوں اسکی زیارت سے
افق میرے لئے ہر ذرہ ہے گوہر مدینہ کا

(۱۴)

ہوا ہے نہ ہوگا ہوا ہے نہ ہوگا! کوئی مصطفا سا ہوا ہے نہ ہوگا
بحکم شریعت بشر ہیں وہ لیکن بشر کوئی ایسا ہوا ہے نہ ہوگا
جہاں جب سے پیدا ہوا۔ اس جہاں میں کوئی تم سا پیدا ہوا ہے نہ ہوگا
مثیل آپ کا سرورِ ہر دو عالم بدنیا و عقبا ہوا ہے نہ ہوگا
ہوئے انبیا اس جہاں میں ہزاروں مگر کوئی تم سا ہوا ہے نہ ہوگا
تم اسرار کونین پر مطلع ہو خبردار ایسا ہوا ہے نہ ہوگا
تمہیں رحمتِ عالمیں بن کے آئے یہ منصب کسی کا ہوا ہے نہ ہوگا
تمہیں ہو سراجِ منیرِ دو عالم ضیا بخش تم سا ہوا ہے نہ ہوگا
تمہیں ہو بشیر و نذیر و مبشر لقب یہ کسی کا ہوا ہے نہ ہوگا
تمہارے سوا کوئی حق کا مخاطب بہ لیٰسین و طٰہٰ ہوا ہے نہ ہوگا
تمہاری طرح کوئی ہر دو جہاں میں مقرب خدا کا ہوا ہے نہ ہوگا
جمیل المناقب جلیل المراتب! کہیں آپ جیسا ہوا ہے نہ ہوگا
وہ ہیں خاتم الانبیا بعد ان کے! نبی کوئی پیدا ہوا ہے نہ ہوگا
شہید امم شاہد انبیا تم! کسی کا یہ رتبا ہوا ہے نہ ہوگا

افق پھر کہو، ماہ طیبہ سا ہادی
ہوا ہے نہ ہوگا، ہوا ہے نہ ہوگا

(۱۵)

کروں وصف کیا میرے آقا تمہارا
کہ ہر وصف سے وصف بالا تمہارا

یہ فطری تعلق ہے میرا تمہارا
مرے تم ہو آقا میں بندا تمہارا

وہ انسان کی فہم وخرد سے ہے باہر
سمجھ پائے کیا کوئی رتبا تمہارا

وجود مقدس ہے نور مجسم
نمایاں ہو کس طرح سایا تمہارا

جہاں میں تمہیں خاتم الانبیا ہو
رواں تا قیامت ہے سکا تمہارا

تمہیں جس نے چشم بصیرت سے دیکھا
ہوا صدق دل سے وہ شیدا تمہارا

ہوئی عام دنیا میں دعوت تمہاری
ہوا ایک عالم شناسا تمہارا

نبیؐ امم ہو رسول جہاں ہو
باقصائے عالم ہے چرچا تمہارا

ہر آئین وقانون عالم سے برتر
شریعت تمہاری طریقہ تمہارا

ضرور ان کی ہوگی خدا تک رسائی
میسر ہے جنکو وسیلہ تمہارا

خدارا نگاہ کرم ہو افق پر
یہ عاصی بھی ہے ایک بندہ تمہارا

(۱۶)

وہ رتبہ ہے اے شاہ بطحا تمہارا
جہاں میں نہیں کوئی ہمتا تمہارا

مرا دل ہے دیوانہ زلف مشکیں
بھرا ہے مرے سر میں سودا تمہارا

حضوری تمہاری ہے معراج میری
مرا عرش ہے آستانا تمہارا

نہ ہو جز تمہارے کسی کا تصور
سما جائے آنکھوں میں جلوا تمہارا

تمہاری محبت بسے میرے دل میں
سمائے جو میرے سر میں سودا تمہارا

کروں ہر گھڑی وردِ نام مبارک
پڑھوں رات دن میں وظیفہ تمہارا

نہ تن کی خبر ہو نہ کچھ ہوش جاں ہو
مسلط ہو مجھ پر وہ جذبہ تمہارا

فنا ذات باری میں، قرباں تم پر
تقرب خدا کا ہو جلسا تمہارا

زیارت ہو سکے مدینے کی مجھ کو
نظر میں رہے گھر خدا کا تمہارا

نصیب اس جہاں میں ہی سیر جناں ہو
ان آنکھوں سے دیکھوں میں روضہ تمہارا

مرا کوئی حامی نہیں اس جہاں میں
مجھے ہے فقط اک سہارا تمہارا

گنہگار و عاصی و مجرم ہوں بیشک
مگر ہوں تو میں نام لیوا تمہارا

افق کی شفاعت بھی ہو روز محشر
کہ پکڑا ہے اس نے وسیلہ تمہارا

---

(۱۳)

دل میں ہے جوش محبت سر میں سودائے حبیب
مرحبا اے لمعۂ برق تجلائے حبیب

شوق ہے آنکھوں میں دل میں ہے تمنائے حبیب
کاش میں رویا میں دیکھوں روئے زیبائے حبیب

آرزو دل کی یہ ہے مجھ میں اتر آئے حبیب
آنکھ کی حسرت مرے اندر سما جائے حبیب

سر بسر نورِ محبت سے منور ہو گیا
دل میں جب روشن ہوئی شمع تولائے حبیب

بنگیا فرشِ زمیں آئینہ عرش بریں
اللہ اللہ پرتوِ حسن تجلائے حبیب

پرتوِ رخ ہے مرے آئینۂ دل کی جلا
سرمۂ نورِ نظر خاک کفِ پائے حبیب

ایک عالم ہو گیا قربان ان کو دیکھ کر
کس قدر محبوب و دلکش ہیں ادا ہائے حبیب

اک توجہ نے کہاں سے مجھکو پہنچایا کہاں
مرحبا اے التفاتِ روح افزائے حبیب

ضبط دل میں ہے نہ آنکھوں ہی میں ہے تابِ جمال
پھر بھی ہے مجھکو تمنائے تماشائے حبیب

آتے ہی پہچان جاؤنگا میں قبر و حشر میں
ہیں ازل ہی سے مری آنکھیں شناسائے حبیب

یہ مری تخلیقِ دل کے چار عنصر ہیں افقؔ
آرزو و حسرت و شوق و تمنائے حبیب

(۱۸)

اللہ کے محبوب کی کیا ذات ہے محبوب
ہر کام پسندیدہ ہر اک بات ہے محبوب

ہے آئینہ نورِ احد صورت احمد
عالم کی نگاہوں میں یہ مرآت ہے محبوب

وہ سرورِ عالم ہیں وہ سلطان مدینہ
ہر اک صفتِ سیدِ سادات ہے محبوب

احسان ہے اللہ کا سرکار کی بعثت
جنت سے سوا ہم کو یہ سوغات ہے محبوب

کونین کی محفل کے ہیں فانوس شہ دیں
کونین کی محفل کو یہ مشکات ہے محبوب

لاتا ہے سرِ عرش بریں فرش زمیں سے
اللہ کو کیا ان کی ملاقات ہے محبوب

ہوتے ہیں عطا جلوۂ آیات کے تحفے
معراج میں کیا ان کی مدارات ہے محبوب

جس رات دکھائیں وہ جھلک خواب میں اپنی
ہر دن سے زیادہ مجھے وہ رات ہے محبوب

لکھتا ہوں ردیفوں میں اُفقؔ نعت شہ دیں
مجھکو یہی رنگِ غزلیات ہے محبوب

(۱۹)

کب لگاتا ہے زمانے بھر کا چکر آفتاب
کر رہا ہے طوفِ درگاہِ پیمبر آفتاب

عرش اعلیٰ کرسی سرور، فلک فرش حضور
محفل اقدس کی قندیلِ منور آفتاب

کیا جبینِ پاک کی تشبیہ سے پایا فروغ
چڑھتے چڑھتے چڑھ گیا چوتھے فلک پر آفتاب

سایۂ گیسوئے اطہر کہکشانِ نور بیز
پرتوِ زیبائے رخسارِ منور آفتاب

شاہ خادر ہے گر بندہ تمہارے حکم کا
لوٹ آیا گوشۂ مغرب میں جا کر آفتاب

روضہ ہے زریں شعاعوں سے یہاں جاذبِ کشش
روضۂ اقدس کا اک ادنیٰ ہے چاکر آفتاب

آپ کو وہ حسن بخشا ہے خدائے پاک نے!
ہو نہیں سکتا کفِ پا کے برابر آفتاب

دامنِ رحمت کے سائے میں چھپا لیں حضورؐ
جب سوا نیزے پہ آئے روزِ محشر آفتاب

لیکے چلا ہوں اپنے دل میں داغِ عشقِ مصطفیٰؐ
جلوہ گر ہوگا مری تربت کے اندر آفتاب

عاشقانِ ماہِ طیبہ کی نگاہوں میں اُفق
ذرۂ خاکِ مدینہ سے ہے کمتر آفتاب

( پ ۲۰ )

برتر تمام خلق سے یا مصطفیٰ ہیں آپ
شکلِ بشر ہیں پر تو نورِ خدا ہیں آپ

محبوبِ کبریا و شہِ انبیا ہیں آپ
ختمِ رسل ہیں سرورِ ہر دوسرا ہیں آپ

انساں جہاں میں کوئی نہیں مثل آپکی
ہر چند ایک پیکرِ انساں نما ہیں آپ!

دنیا میں کون آپ کا رتبہ سمجھ سکے
بالاتر از مراتبِ خلقِ خدا ہیں آپ

ہے روشنی جہاں میں شب و روز آپ سے
شمس الضحیٰ کہیں، کہیں بدر الدجیٰ ہیں آپ

شرحِ رخ و جبیں کی ہیں والشمس والقمر،
بزمِ جہاں میں وجہِ فروغِ ضیا ہیں آپ

رحمت برائے جملہ عوالم ہے جس کی ذات
وہ ہادیِ اُمم وہ جہاں رہنما ہیں آپ

لاریب دو جہاں میں حکومت ہے آپکی
آقائے کل شہنشہِ ہر دوسرا ہیں آپ

بس ہے یہی بزرگیِ سرور کی انتہا
یعنی بزرگ از ہمہ بعدِ خدا ہیں آپ

رحمت کی اک نظر ہو مرے حالِ زار پر
میرے ہر ایک دردِ مرض کی دوا ہیں آپ

کیوں میں دعا کروں نہ وسیلے سے آپ کے
ایمان یہ مرا ہے کہ روحِ دعا ہیں آپ

قرآں میں ہے سراجِ منیر آپ کا خطاب
روشنگرِ محافلِ ہر دوسرا ہیں آپ

بے مثل عبدیت بھی رسالت بھی جسکی ہے
وہ بندۂ خدا وہ رسولِ خدا ہیں آپ

مجھ سے گناہگار کا حامی کوئی نہیں
دونوں جہاں میں ایک مرا آسرا ہیں آپ

فرمایئے اُفق کی شفاعت بھی حشر میں
فضلِ خدا سے شافعِ روزِ جزا ہیں آپ

## معراج کی رات ؐ

(۲۱)

عرش پر جاتے ہیں محبوبِ خدا آج کی رات
جشنِ معراجِ محمد ہے بپا آج کی رات

صورتِ صبحِ منور ہے فضا آج کی رات
عرش سے فرش پہ آتی ہے ضیا آج کی رات

لیکے جبریلِ امیں آئے ہیں دعوت نامہ
شاہِ کونین ہیں مہمانِ خدا آج کی رات

حور و غلمان و ملک فرطِ خوشی سے پیہم
باغِ فردوس میں ہیں نغمہ سرا آج کی رات

حاملِ عرش فرشتوں کی زباں پر ہے رواں
مرحبا صل علیٰ۔ صل علیٰ، آج کی رات

حرمِ کعبہ سے تا مسجدِ اقصےٰ پہنچے
ساتھ جبریل کا تا سدرہ رہا آج کی رات

سدرہ سے یکہ و تنہا بسوئے عرش گئے
جذبۂ شوق ہوا راہنما آج کی رات

اب نہ جبریلِ امیں ہیں نہ براق و رفرف
کھینچتی ہے کششِ قربِ خدا آج کی رات

منزلِ ثم دنیٰ و فتدلّٰی طے کی
آئے پیشِ درِ دربارِ خدا آج کی رات

جب رہا فاصلہ قوسین سے بھی ادنیٰ تر
کحل مازاغ بھرا آنکھوں میں لگا آج کی رات

پھر ان آنکھوں سے ہوئی رویت باری اُنکو
اُدنُ مِنّی سے ملا قرب خدا آج کی رات

آمنے سامنے محبوب و محب آہی گئے
یعنی حائل کوئی پردہ نہ رہا آج کی رات

باہمی دید کی لذت کا عجب عالم تھا
عرش بھی وجد کناں جھوم گیا آج کی رات

خوب آپس ہوئی گفتگوئے راز و نیاز
سربسر دفتر اسرار کھلا آج کی رات

کل عوالم کی انہیں سیر کرائی حق نے
سر وحدت کوئی مخفی نہ رہا آج کی رات

آئنہ ہوگئے قدرت کے عجائب اُن پر
جو نہ دیکھا تھا وہ سب دیکھ لیا آج کی رات

کامیاب ہمہ نعماء و علوم و اسرار
ہوگئے آپ بہ انعام خدا آج کی رات

لیلیا بخشش امت کا خدا سے وعدہ
آئے خوش ہو کے کوئی غم نہ رہا آج کی رات

ذکر معراج نے دی فکر کو معراج اُفقؔ!
چند لمحوں میں قصیدہ یہ کہا آج کی رات

(۶)

جہاں میں جس نے دیکھی احمد مختار کی صورت
جچی اُسکو نہ مہر و ماہ پر انوار کی صورت

جمال حق کو دیکھا جس نے حسن مصطفےٰ دیکھا
مجسم نور حق ہے سید ابرار کی صورت

کرم مخلوق پر اپنی جو تھا منظور خالق کو
کیا رحمت کو نازل احمد مختار کی صورت

امیر و مفلس و آقا و خادم سب ہیں اک صف میں
تعالی اللہ رسول اللہ کے دربار کی صورت

نگاہیں محو نظارہ بفرط شوق ہو جائیں
نظر آجائے طیبہ کے در و دیوار کی صورت

مگا کر اپنی آنکھیں روضۂ اقدس کی جالی سے کروں میں اشکباری ابرِ گوہر بار کی صورت
میسر ہو اُفق مجھکو ہوا صحرائے طیبہ کی
شگفتہ غنچۂ دل ہو مرا گلزار کی صورت

(۷)

ہے ایماں مرا مصطفا کی محبت محمد رسولِ خدا کی محبت
کلیدِ درِ نعمتِ دو سرا ہے شہنشاہِ ہر دو سرا کی محبت
اطاعت ہے انکی اطاعت خدا کی! محبت ہے ان کی خدا کی محبت
اگر بندۂ خاص بننا ہے رب کا کرو احمد مجتبا کی محبت
وہ بندے حبیب و محبِّ خدا ہیں جنہیں ہے حبیبِ خدا کی محبت
جہاں میں جسے خواہش سروری ہو کرے سرورِ انبیا کی محبت
دعا ہے مرے دل میں پیہم فزوں ہو خدا و حبیب خدا کی محبت
تولائے اصحاب و آل مطہر حقیقت میں ہے مصطفا کی محبت
رکھیں حبِّ صدیق و فاروق و عثماں کریں ہم علی مرتضا کی محبت
رسول خدا کی محبت ہے بیشک حسین و حسن فاطما کی محبت
تمنائے فیض ولایت اگر ہے!
کرو اے اُفق اولیا کی محبت!

## (ث)
۸

دیارِ پاک میں جب مصطفےٰ ہوئے مبعوث
جہاں میں غل تھا شہِ انبیا ہوئے مبعوث

تمام اہلِ جہاں جن کے انتظار میں تھے
جہان میں وہ جہاں رہنما ہوئے مبعوث!

دمِ ولادتِ سرورِ ندائے غیب آئی
مبارک آج حبیبِ خدا ہوئے مبعوث

محل شاہِ عجم زلزلہ کی نذر ہوا
عرب میں جب شہِ ہر دوسرا ہوئے مبعوث

جہاں میں صبحِ سعادت کا نور پھیل گیا
جو ارضِ پاک میں شمس الضحیٰ ہوئے مبعوث

فضائے دہر سے کافور ہو گئی ظلمت
جو بزمِ دہر میں بدر الدجیٰ ہوئے مبعوث

پئے ہدایت و تبلیغ دینِ پاک خدا
خدا کا شکر۔ رسولِ خدا ہوئے مبعوث

جو ہیں دعائے خلیلؑ و بشارتِ عیسیٰؑ
وہ خاتمِ رسل و انبیا ہوئے مبعوث

نہ کیوں امیدِ شفاعت ہو عاصیوں کو افقؔ
کہ لطفِ حق سے شفیع الوریٰ ہوئے مبعوث

## (ج)
۹

بسوئے حق ہوئی یوں آنحضورؐ کی معراج
کہ جیسے جانبِ مرکز ہو نور کی معراج

ہوئی تھی حضرتِ موسیٰؑ کو طور کی معراج
فرازِ عرش ہوئی آنحضورؐ کی معراج

رہا میانِ حبیب و کلیم فرق ایسا
کہ جیسے عرش کی اور کوہِ طور کی معراج

گئے بایں جسدِ پاک تا بعرش بریں
نہ تھی یہ خواب میں روحِ حضورؐ کی معراج

کیا مشاہدۂ حسنِ حق ان آنکھوں سے
بذاتہٖ نور ہوئی عکسِ نور کی معراج

رہی نہ ظاہر و باطن میں کوئی شے مخفی — ہوئی عوالمِ غیب و ظہور کی معراج
بحُسنِ رویتِ آیاتِ ربّ شہِ دیں نے — بہ ایں دو چشم و حواس و شعور کی معراج
ذرا نہ بڑھ سکے سدرہ سے جبرئیل امیں — مگر ہوئی مرے آقا کو دور کی معراج
نہیں ہے تا بمقامِ عروجِ آں سرور — کسی رسول و ملک اور حور کی معراج
بتائے کیا کوئی کیفیت عروج و نزول — فضائے نور میں تھی جسمِ نور کی معراج
سمجھ سکے گا کوئی فلسفی بھلا کیوں کر — کہ ہے ورائے خرد آنحضور کی معراج
بیاں ہو ہو نہیں سکتی جو تھی شبِ اسریٰ — دلِ حضور کے کیف و سرور کی معراج

عروجِ فکر نہ ہو کس طرح نصیبِ اُفقؔ
مجھے ہے دل سے مسلّم حضور کی معراج

(سچ)

۱۰

عیاں بعثتِ مصطفےٰ سے ہوا سچ — وگرنہ زمانے سے مفقود تھا سچ
رہا ہے ہر اک قول و فعل آپکا سچ — کیا جو بجا۔ آپ نے جو کہا سچ
صداقت کے پیکر ہیں سرکارِ عالم — نہ ہو کیوں ہر اک قول و فعل آپکا سچ
جو اسرارِ قدرت سے واقف نہ ہوتے — نہ ہوتا جہاں میں تمہارا کہا سچ
وہ تبلیغِ حق کی صداقت سے تم نے — کہ سارے زمانے میں پھیلا دیا سچ
جہاں آپکے صدق کا معترف ہے — مسلّم ہے اعدا کو بھی آپ کا سچ
کہا اطلاعِ خدا سے جو تم نے — بالآخر وہ دنیا میں ہو کر رہا سچ

جو حکم آپ کا ہے وہ حکم خدا ہے ! مسلّم کہ ہوتا ہے قول خدا سچ

جو سابق رسولوں نے دی تھی بشارت ہوئی وہ بذاتِ شہ انبیا سچ

وہ نورِ خدا ہیں سراپا ضیا ہیں مِنَ اللہِ نُورٌ ہے قول خدا سچ

افق سچ وہی ہے جو قول نبی ہے
نہیں نظریہ کوئی اس کے سوا سچ

(ح)

11

بیاں ثنائے محمد ہو کیا ثنا کی طرح ! کہ جانتا نہیں کوئی انہیں خدا کی طرح

نہ ہوگا کوئی اصحاب باصفا کی طرح تو ہو سکے گا بھلا کون مصطفا کی طرح

نہیں مجال کوئی جن و انس و حور و ملک کرے ثنائے رسول خدا، خدا کی طرح

ملے تو کیسے ملے دہر میں مثال ان کی کہ باکمال نہیں کوئی مصطفا کی طرح

سوائے ان کے محبت ہو کیا کسی سے ہمیں حبیب کون ہے محبوب کبریا کی طرح

سمجھ سکیں بشریت کو اُن کی ہم کیوں کر بشر جہاں میں نہیں کوئی مصطفا کی طرح !

ہوئے اگرچہ ہزاروں نبی زمانے میں نہ ہو سکا کوئی سرتاج انبیا کی طرح !

اگرچہ نور سے ہیں مہر و ماہ بھی معمور نہیں وہ آپ کے رخہائے پرضیا کی طرح !

اُفق عطا ہو اگر مجھ کو قوت پرواز
تو ایک دم سوئے طیبہ اڑوں صبا کی طرح

## (خ)

١٢

شہ کونین! کیا ہے آپ کا رخ ۔۔۔ خدا کا آئنا ہے آپ کا رخ
سراپائے ضیا ہے آپ کا رخ ۔۔۔ جمال حق نما ہے آپ کا رخ
ضیا سے اسکی روشن ہیں شب و روز ۔۔۔ کہ مہر و مہ نما ہے آپ کا رخ
ہے جس کی چاندنی دونوں جہاں میں ۔۔۔ وہ چاند اے مصطفا ہے آپ کا رخ
نہ آئینہ نہ مہر و ماہ ایسے! ۔۔۔ کہ جیسا باصفا ہے آپ کا رخ
ٹھہر سکتی نہیں اس پر نگاہیں ۔۔۔ کچھ ایسا پرضیا ہے آپ کا رخ
سراپائے جمال و پیکر نور ۔۔۔ عجب صنع خدا ہے آپ کا رخ
ادھر ہی جھک گئی ساری خدائی ۔۔۔ جدھر کو ہو گیا ہے آپ کا رخ
نہ ہو کیوں شہر طیبہ بقعۂ نور ۔۔۔ یہاں جلوہ نما ہے آپ کا رخ

اُفق کیا ہو ثنائے روئے سرور!
کہ بالائے ثنا ہے آپ کا رخ!

## ایضاً

١٣

نہیں دنیا میں ایسا باصفا رخ ۔۔۔ ہے جیسا مصطفا کا پرضیا رخ
پھرا جس کی طرف سے آپ کا رخ ۔۔۔ سیہ دارین میں اس کا ہوا رخ
چمک اٹھی سراسر بزم ہستی ۔۔۔ ہوا جب آپ کا جلوہ نما رخ
ادھر سے ہو گئی کافور ظلمت ۔۔۔ جدھر کو تم نے اپنا کر دیا رخ

نظر آئی خدا کی شان اسکو — جہاں میں جس نے دیکھا آپکا رخ

ادھر بھی اک نگاہ مہر ہو جائے — کہ ہم بھی دیکھ لیں وہ چاند سا رخ

مٹا دو میرے دل سے داغِ ظلمت — دکھا دو خواب میں وہ چاند سا رخ

مرا کعبہ ہے ان کا روضۂ پاک — ادھر سے پھر نہیں سکتا مرا رخ

نہ دیکھوں گا کسی جانب اُفق اب

کہ میں نے سوئے طیبہ کر لیا رخ

(۵)

۱۴

محبوب ہے کیا نام خدا نام محمدؐ — ہے وردِ مرا صبح و مسا نام محمدؐ

دل ہو گئے زندہ جو لیا نام محمدؐ — واللہ کہ ہے روح فزا نام محمدؐ

ہر ایک مرض کی ہے شفا نام محمدؐ — ہر درد کی اکسیر دوا نام محمدؐ

مرغوب دل ہر دوسرا نام محمدؐ — ممدوحِ خدائی و خدا نام محمدؐ

لب چاشنی میم محمدؐ سے ہیں شیریں — دیتا ہے زبانوں مزا نام محمدؐ

معمور ہوا نور الٰہی سے وہ بیشک — جس دل کے نگینے میں کھدا نام محمدؐ

واللہ یہ ہے قرب الٰہی کا وسیلہ — وہ رب سے ملا جس نے لیا نام محمدؐ

مقبولیتِ حق کا اثر اس میں نہاں ہے — حق یہ ہے کہ ہے روح دعا نام محمدؐ

کونین کی محفل ہے اسی نام سے روشن — ہے بزم دو عالم کی ضیا نام محمدؐ

اس نام مبارک کی یہ رفعت ہے کہ حق نے — خود عرش معلےٰ پہ لکھا نام محمدؐ

توریت میں انجیل و زبور اور صحف میں | مرقوم بصد مدح و ثنا نام محمدؐ
بیشک ہے یہ تسکین دہ جان و دلِ مضطر | ہے دافعِ ہر رنج و بلا نام محمدؐ

اس نامِ مبارک پہ اُفقؔ جاں ہو قرباں
اے صلِ علےٰ صلِ علےٰ نام محمدؐ!

(۱۵)

مرا دین و ایماں ولائے محمدؐ | مرا قبلہ کعبہ لقائے محمدؐ
اُڑا جا رہا ہوں سوئے باغ طیبہ | بھری میرے سر میں ہوائے محمدؐ
خدا کو ہے پیارا ہر انداز ان کا | پسندیدہ ہر اک ادائے محمدؐ
یہی میری حسرت یہی آرزو ہے | کہ ہو جاؤں میں خاکپائے محمدؐ
منور ہوئی یک بیک بزم عالم | جو نور خدا بن کے آئے محمدؐ
بشر سے تو ممکن نہیں مدح اُن کی | خدا کو ہے شایاں ثنائے محمدؐ
محب و حبیب اور محبوب باری | نہیں ہے کوئی بھی سوائے محمدؐ
الٰہی ترے لطف سے روز محشر | جگہ پاؤں زیر لوائے محمدؐ
کرے مغفرت روز محشر اُفقؔ کی | غفور الرحیم از برائے محمدؐ

(۱۶)

زمانہ ہے خریدار محمدؐ | رہے گا گرم بازار محمدؐ
بڑی سرکار سرکار محمدؐ | بڑا دربار دربار محمدؐ

خدا کا فعل کردار محمدؐ — خدا کا قول گفتار محمدؐ
محمدؐ ہیں خدا کے حکم بردار — خدا ہے نازبردار محمدؐ
ہوئے شمس و قمر روشن جہاں ہیں — بعکسِ حسنِ رخسار محمدؐ
رسل ہیں مقتدی خادم سلاطین — ملایک حکم بردار محمدؐ
مکرم جملہ اصحاب گرامی — معظم آل اطہار محمدؐ
سلیماں پایہ بوس تخت اقدس — سکندر آئنہ دار محمدؐ
تمنا ہے کہ رویا میں ہو یارب — میسر مجھ کو دیدار محمدؐ
زیارت روضۂ اقدس کی ہو جائے — رہوں حاضر بدربار محمدؐ

اُفقؔ میں ہوں جہاں کے غم سے آزاد
مرا دل ہے گرفتار محمدؐ!

(۱۷)

## تخمیس نفیس غزلِ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ

بندوں سے ہو کیا مدحت شایان محمدؐ — قرآں میں ہے اللہ ثنا خوان محمدؐ
کیا شان ہے اللہ غنی شانِ محمدؐ — عرش است کمیں پایۂ ایوان محمدؐ
جبریل امیں خادم دربان محمدؐ

کونین میں ذات ان کی ہے وہ ذاتِ معظم — لاریب نہیں جس سے کوئی افضل و اکرم
اسرار خفی کیوں نہ جلی ان پہ ہوں بیہم — آن ذات خداوند کہ مخفی است ز عالم
پیدا و عیان است بچشمان محمدؐ

جب محفل دنیا میں ہوئے آپ ہویدا ‏ ‏ ‏ ‏ اللہ کا دین آپ سے تکمیل کو پہنچا
آئین خدا صورت قرآن میں جب آیا ‏ ‏ ‏ ‏ توریت کہ بر موسیٰ و انجیل بعیسا
شد محو بیک نقطۂ فرقان محمد

ان کا کرم وجود تو ہے بحد و پایاں ‏ ‏ ‏ ‏ وصف اس کا بیاں کر نہیں سکتا کوئی انساں
ہے شان عطا اُن کے غلاموں کی نمایاں ‏ ‏ ‏ ‏ بخشند بموئے ز سخا ملک سلیماں
شاہان جہاں‌اند گدایان محمد

اللہ غنی مرتبۂ سیّد والا ‏ ‏ ‏ ‏ خدام ہیں سب ان کے وہ کونین کے آقا
کیا ذکر امیران و سلاطین جہاں کا ‏ ‏ ‏ ‏ آں یوسف صدیق، نبی، شاہد رعنا
بودست غلامے ز غلامان محمد

جب ہوگی بپا حشر کے میدان میں ہلچل ‏ ‏ ‏ ‏ مخلوق کی مشکل کو کرے گا نہ کوئی حل
اٹھیں گے سفارش کیلئے آپ ہی اول ‏ ‏ ‏ ‏ وز بہر شفاعت چہ اولوالعزم چہ مرسل
در روز جزا دست بدامان محمد

اللہ کے محبوب ہیں وہ شاہ رسولاں ‏ ‏ ‏ ‏ کیونکر نہ دل و جان افق اُن پہ ہو قرباں
کس شوق سے ہے بلبل شیراز ثنا خواں ‏ ‏ ‏ ‏ یک جاں چہ کند سعدی مسکیں کہ دو صد جاں
سازیم فدائے سگ دربان محمد

(ذ)

۱۸

ایسے نبات و قند نہ شہد و شکر لذیذ — جیسا ہے ذکر حضرتِ خیر البشر لذیذ

رکھتا ہے کیا ہی نامِ محمد اثر لذیذ! — ہوتا ہے نعت پاک کا ہر شعر تر لذیذ

بیخود تمام سامع و ذاکر ہیں ذوق سے — ذکرِ نبی لذیذ ہے اور کسقدر لذیذ

افعال ان کے ایک سے اک بہتر و نفیس — اقوال ان کے ایک سے اک بیشتر لذیذ

شیریں و دلنواز ہے ان کی ہر اک ادا — ان کا ہر اک اشارۂ دست و نظر لذیذ

اشیائے کائنات میں ذکرِ حضور پاک — پاکیزہ و لذیذ تریں ہے زہر لذیذ

بوسے لئے لبوں نے بہم ذوق و شوق سے
نامِ محمدی ہے احقؔ کس قدر لذیذ!

## ایضاً

۱۹

جیسا ہے نام سرورِ کون و مکاں لذیذ — اک شے نہیں ہے ایسی بہر دو جہاں لذیذ

جیسا ہے ذکر پاک شہِ انس و جاں لذیذ — شیرینیِ دو کون ہے ایسی کہاں لذیذ

جیسا ہے سیرتِ شہِ دیں کا بیان لذیذ — ایسی نہیں جہاں میں کوئی داستاں لذیذ

خرمائے نخل زارِ مدینہ میں ہے جو لطف — ایسا کہاں ہے میوۂ باغِ جناں لذیذ

بوسہ اس آستاں کا ہے جیسا لذیذ تر — ایسا نہیں ہے بوسۂ شیریں لباں لذیذ

اللہ رے نام پاک محمد کی چاشنی — سب ہو گئے مرے کلماتِ زباں لذیذ

نعت رسول پاک ہیں لذت ہے کیا احق
اشعار دلپذیر ہیں طرزِ بیاں لذیذ

## (۲۰)

فروزاں روئے انور غیرتِ ماہِ مبیں بن کر
نمایاں شانِ سرور شانِ صورت آفریں بنکر

تم اُبھرے قلزمِ فطرت کی موجِ اولیں بن کر
مگر بزمِ جہاں میں آئے ختم المرسلیں بن کر

تمہاری ذات ہے اصلِ وجودِ محفلِ امکاں
تمہیں عالم میں آئے رحمۃ للعالمین بن کر

میرا ایمان ہے میرا یقین میرا عقیدہ ہے
کوئی دنیا میں آسکتا نہیں تم سا حسیں بنکر

خدا کا دین کامل، آخری پیغام تم لائے
امینِ کبریا و مہبطِ روح الامیں بن کر

کیے سب انبیا کے وصف تم میں جمع خالق نے
تم آئے افتخارِ اولیں و آخریں بن کر

نبی ہرگز تمہارے بعد ہو سکتا نہیں کوئی
کہ آئے ہو تمہیں مہرِ نبوت کے نگیں بن کر

خدا نے تم کو بخشی ہے حکومت دین و دنیا کی
تم آئے بزمِ ہستی میں شہِ دنیا و دیں بن کر

صداقت اسکو کہتے ہیں امانت ایسی ہوتی ہے
کہ اعدا میں بھی تم مانے گئے صادق امیں بنکر

اُفق کو آسماں پر سرفرازی کا ملے موقع
اگر یہ خاک ہو کوئے محمد کی زمیں بن کر

## (۲۱)

شرف حاصل ہوا وہ سر جھکا کر بابِ سرور پر
نگاہِ رشک کرتا ہے فلک میرے مقدر پر

ملیں گے تشنگانِ دہر کو وہ حوضِ کوثر پہ
دل و جان دونوں قرباں اس نویدِ روح پرور پہ

جو خاکِ کوئے آنحضرت کے ذرے اسکو مل جائیں
چھڑکنے ان سے ملک افشاں جبینِ مہرِ انور پہ

جچے میری نگاہوں میں نہ مہر و ماہ کے جلوے
نظر جب کی ہلالِ گنبدِ خضرائے اطہر پہ

مہر تاباں کو حسن روئے آں سرور سے کیا نسبت
شرف ہے آپ کے نقش قدم کو مہر انور پر

ہر اک ذرہ ہے اک نجم ہدایت خاک طیبہ کا
نگاہیں وجد کرتی ہیں یہاں ہر ایک منظر پر

یہی تو کعبۂ مقصود ہے اہل محبت کا!
جھکا دے سر اُفق یہ آپنا شہ کونین کے در پر

## ۲۳

شرف ہے یوں شۂ طیبہ کو ہر پیمبر پر
کہ جیسے مہرِ درخشاں کو ماہ و اختر پر

جو دسترس ہو مجھے نعلِ پاک سرور پر
بنا کے تاج بصد فخر میں رکھوں سر پر

گدائے کوئے شہنشاہِ ہر دو عالم کو
شرف ہے قیصر و کسریٰ، جم و سکندر پر

جو دیکھ پائے وہ روئے وجبین و چشم حسیں
نظر نہ جائے کبھی مہر و ماہ و اختر پہ

جو سنگریزہ خاکِ درِ حضورؐ ملیں!
نگاہ میں کبھی ڈالوں نہ لعل و گوہر پہ

کرم تو دیکھئے محشر میں آپ جام بدست
ملیں گے امتِ تشنہ کو حوضِ کوثر پہ

یہ آرزو ہے یہ حسرت ہے یہ تمنا ہے
کہ ہو نصیب رسائی حضور کے در پہ

مصیبتوں میں پھنسا ہے فقیر میرا اُفقؔ
نگاہِ لطف و کرم اس غلامِ احقر پہ

درِ حضور پہ یوں لے اُفق جبیں فرسا!
فلک کو رشک نہ کیوں ہو مرے مقدر پہ

(۲۳)

دل ہے روشن روضۂ شاہ رسولاں دیکھکر
نور ہے آنکھوں میں طیبہ کا گلستاں دیکھ کر

وہ ہوئی فرحت مدینہ کا گلستاں دیکھ کر
جیسے آتا ہوں بہار باغ رضواں دیکھ کر

گنبد اطہر کو میں سمجھا کہ ہے عرش بریں
ہر طرف صد جلوہ ہائے حسن تاباں دیکھ کر

دل کو غش آیا نگاہ شوق حیراں ہو گئی
روضۂ اطہر کو یکسر طور ساماں دیکھ کر

ماند ہو کر رہ گیا نور نجوم و مہر و ماہ !
وہ ہلال گنبد انور درخشاں دیکھ کر

اللہ اللہ تابش نور جمال مصطفےٰ
ہو گیا شرمندہ اس کو ماہ تاباں دیکھ کر

طور سینا کی تجلی کا مزہ آنے لگا !
کیوں نہ ہوں قرباں نہیں موسائے عمراں دیکھ کر

سنگریزے دیں شہادت جنکی با نطق فصیح
معجزے کو ان کے ہیں عیسیٰ بھی حیراں دیکھ کر

بزم شرک و کفر کے سارے دئے گل ہو گئے
جلوۂ توحید کی شمع فروزاں دیکھ کر

از پئے تعظیم تھے سارے فرشتے سجدہ ریز
نور احمد جبۂ آدم میں رخشاں دیکھ کر

بھول بیٹھیں بلبلیں سب نغمہائے عشق گل
نعت سرور میں اُفق مجھکو غزل خواں دیکھکر

(ڈ)

۲۴

تو ہے جو بندۂ خدا بندگیٔ خدا نہ چھوڑ
قرب کا واسطہ ہے یہ قرب کا واسطا نہ چھوڑ

سیرت مصطفےٰ کو لے سنت مصطفانہ چھوڑ
دامن رہنما پکڑ دامن رہنما نہ چھوڑ

حکم کتاب و سنت مصطفوی پہ کر عمل
راہ نجات ہے یہی دیکھ یہ راستا نہ چھوڑ

صدق و صفا کے ساتھ ہو طالب رضیٔ حبیب — اُس کی رہِ رضا پہ چل اُس کی رہِ رضا نہ چھوڑ

امن و سلامتی اگر دہر میں چاہتا ہے تو — ملت و دیں کی راہ میں عزم جہاد کا نہ چھوڑ

صلِّ علیٰ نبیہٖ صلِّ علےٰ نبیہٖ ! — ہے یہ دوائے ہر مرض بھول کے یہ دوا نہ چھوڑ

ہو گی ضرور مستجاب بارگہِ مجیب میں — تو بوسیلۂ رسول سلسلۂ دعا نہ چھوڑ

مدحتِ سیدِ انام کر افقؔ حزیں مدام !
شانِ حبیب پاک کے ذکر کا سلسلہ نہ چھوڑ

(منہ)

## ٢٥

کیا ہی محبوب ہے محبوب خدا کا انداز — کسی مخلوق میں دیکھا نہیں ایسا انداز

یا نبی دیکھ لیا جس نے تمہارا انداز — نہ جچا اس کی نگاہوں میں کسی کا انداز

کیا ہی جاں بخش ہے سرکار مدینہ کی ادا — کیا ہی دلکش ہے رسول عربی کا انداز

اُن کے الطاف ہیں الطاف خدا کا پرتو — ان کے اخلاق ہیں اخلاق خدا کا انداز

کیوں نہ محبوب الٰہی کی ادا ہو محبوب — کیوں نہ اللہ کے پیارے کا ہو پیارا انداز

وہ حسینان و سلاطینِ زمانہ میں کہاں — شاہ طیبہ کا ہے عالم سے نرالا انداز

جذبۂ شوق سے کیا میری طبیعت نے اُفقؔ
نعت گوئی کا ردیفوں میں دکھایا انداز

(۲۶)

خواہش ہے قرب رب کی تو آ مصطفیٰ کے پاس
پہنچا جو ان کے پا وہ پہنچا خدا کے پاس!

جو یلئے کامیابئے دارین ہے اگر
حاصل کرے اِس کو آ کے شہ دوسرا کے پاس

حب خدا اگر ہے تو بن تابع رسول
پہنچائیگا تجھے یہ وسیلہ خدا کے پاس

حاصل ہوا وسیلہ قرب خدا اُسے
پہنچا نصیب سے جو حبیب خدا کے پاس

شاہان دہر کو نہیں لاتا نگاہ میں
وہ دولت غنا ہے تمہارے گدا کے پاس

ایسا تمہارے درد محبت میں ہے مزہ
جاتا نہیں مریض تمہارا دوا کے پاس

طیبہ کی خاک پاک ہی ہوگی مری دوا
میرا علاج ہے اسی دار الشفا کے پاس

فضل خدا سے منعم و معطی ہے اے افق
ہیں نعمتیں تمام شہ انبیا کے پاس

(۲۷)

مل گیا جس کو ٹھکانہ روضہ سرور کے پاس
جنت الماوا ہے اس خوش بخت و نیک اختر کے پاس

عارف کامل بنا دیتا ہے جس کا ایک جام
وہ شراب معرفت ہے ساقی کوثر کے پاس

بھر دیا تم نے عطا سے اس کا دامان مراد
جب کبھی آیا کوئی سائل تمہارے در کے پاس

آپ کے روضے مقدس میں ہے جو نورانیت
ہے کہاں ایسی ضیا مہر و مہ و اختر کے پاس

باب دربار الٰہی ہے شہ طیبہ کا در!
قرب اُس دربار کا چاہے تو آ اس در کے پاس

اے خدائے مہرباں اے کارساز بیکساں
مجھکو پہنچا دے مرے آقا مرے سرور کے پاس

میری حسرت ہے یہی میری تمنا ہے یہی
مسکن و مدفن ملے اس روضۂ اطہر کے پاس
روسیہ ہوں حشر میں میری شفاعت کیجئے
جاؤنگا کس منہ سے آقا داورِ محشر کے پاس

تشنگی کیا روزِ محشر کی ستائیگی اُفق!!
ہم خدا چاہے تو ہوں گے ساقیٔ کوثر کے پاس

## نمبر (۴۴)

گئے جب مصطفےٰ کعبے سے تا عرش
پکارا مرحبا صد مرحبا عرش
بسبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ!
بذوق و شوق تھا نغمہ سرا عرش
خوشی سے خیر مقدم کر رہا تھا!
لگا کر نعرۂ صل علیٰ عرش
شب معراج سرکار دو عالم!
محیط اک نور تھا از فرش تا عرش
بھلا کیونکر قدم بوسی نہ کرتا!
تمہارا فرش پا انداز تھا عرش
یہ کی تعظیم مہمان معظم!
کہ زیر پائے اقدس بچھ گیا عرش
اُٹھی ان کی نظر جب اسکی جانب
جھکا پیش حبیب کبریا عرش
قدم رکھے جب اُس پر شاہ دیں نے
تو فخر و ناز سے اِترا گیا عرش
عروج ایسا دیا ان کو خدا نے
بنا تختِ محمد مصطفےٰ عرش
پنے شکر قدوم سرور دیں
سر امت کا سایہ بن گیا عرش

اُفق وصفِ شب معراج سے آج
مری فکر رسا پہنچی ہے تا عرش

## (ص) ۴۵

ہے کہاں ایسا کوئی اللہ کا محبوب خاص / جیسے ہیں حضرت محمد مصطفیٰ محبوب خاص

انبیا و اولیا ہیں اور بھی محبوبِ حق / ذاتِ احمد ہے مگر نزدِ خدا محبوب خاص

جملہ محبوبوں سے تم کو چن لیا اللہ نے / بن گئے تم اے رسولِ مجتبیٰ محبوب خاص

کیوں نہ محبوبِ خلائق انکی ذاتِ پاک ہو / خالقِ عالم کے ہیں جب مصطفیٰ محبوب خاص

آپ نے فطرت سے پائی ہیں جو پیاری عادتیں / ہیں وہ نزدِ فاطرِ ارض و سما محبوب خاص

عام محبوبانِ حق ہیں اصفیا و اولیا / تم ہو لیکن اے حبیبِ کبریا محبوب خاص

تم ہو وہ محبوبِ حق تم سے محبت جسنے کی / وہ محبانِ خدا کا ہو گیا محبوب خاص

خلعتِ ختمِ نبوت کیوں نہ ملتا آپ کو / حق تعالے کے ہیں ختم الانبیا محبوب خاص

اے اُفقیؔ حبِ خصوصی ان سے ہے اللہ کو! / ہاں خدا کے ہیں شہِ ہر دوسرا محبوب خاص

## (ض) ۴۶

زمیں ہے آپ کا فیض آسماں ہے آپکا فیض / تمام سرورِ کون و مکاں ہے آپکا فیض

یہ کائنات ہے فرع حضور اصل ہیں آپ / وجودِ محفلِ ہر دو جہاں ہے آپکا فیض

جہانِ ظاہر و باطن ہے آپ سے روشن / فروغ بخش نہان و عیاں ہے آپکا فیض

یہ نورِ شمس و قمر آب و تابِ نجم و گہر / ہر ایک چیز میں پر توفشاں ہے آپکا فیض

اسی سے ہے تر و تازہ یہ کشت زارِ جہاں / چہار جانبِ عالم رواں ہے آپکا فیض

نہیں کچھ اس سے فقط محفلِ جہاں معمور — کہ زیب و زینتِ بزمِ جہاں ہے آپکا فیض
برنگ و بوئے گل و برگ و شاخ و نخل و ثمر — بہار بخش بہر گلستاں ہے آپکا فیض
نہیں یہ مختص و محدود تا زمانۂ خاص — محیط دائرۂ ہر زماں ہے آپکا فیض
کرم سے آپکے ہے پردہ پوشیِ عصیاں — معافیِ گنہِ عاصیاں ہے آپکا فیض
کسی سے ہو نہیں سکتا کچھ اس کا اندازہ — بروں ز حدِ قیاس گماں ہے آپکا فیض
بیان کسی سے ہو کیونکر ثنائے فیضِ حضور — کہ از عطائے خدا بیکراں ہے آپکا فیض
رواں ہے وسعتِ ہجدہ ہزار عالم میں — زہے کرم کہ جہاں در جہاں ہے آپکا فیض

بھلا اُفقؔ نہو کس طرح فیضیاب حضورؐ
کہ جب زمیں سے تا آسماں ہے آپکا فیض

(ط) ۷۴

یہاں وہاں ہو تمہاری کوئی مثال غلط — یہ اک گمان غلط ہے یہ اک خیال غلط
ہر اک کمال کو ہو لازمی زوال غلط — تمہارے حسن نے کر دی ہے یہ مثال غلط
تمہارے بعد ہو کوئی نبی زمانے میں — یہ ادعا ہے سراسر غلط کمال غلط
کلام حق میں نہیں کچھ مجال چون و چرا — جہاں کے فلسفیوں کی ہے قیل و قال غلط
کلام پاک میں تحریف ہو؟ معاذ اللہ — یہ شک و شبہ ہے باطل یہ احتمال غلط
جو پیروی ہو مکمل کتاب و سنت کی — تو قیل و قال غلط ہو نہ جذب و حال غلط
تم اپنے منہ میاں مٹھو بنو مگر اے اُفقؔ — سمجھ رہے تم کو مگر کوئی باکمال غلط

(۴۸)

کیونکر ہمارے دل کو نہو مصطفیٰ سے ربط
جس کو ہے ان سے ربط اسے ہے خدا سے ربط

جو چاہتا ہے با وکر کبریا سے ربط
رکھے بصدق دل وہ درِ مصطفیٰ سے ربط

حُبِّ حبیب پاک ہے ایمان کی دلیل
ایماں کہاں نہو جو حبیب خدا سے ربط

ان کا محب خدا ہے حبیب خدا ہیں وہ
انسے خدا کو اور ہے ان کو خدا سے ربط

جس کو نہو تعلق قلبی حضور سے
لاریب اسکو ہو نہیں سکتا خدا سے ربط

ربط ان سے چاہتے ہو تو رکھو بصد خلوص
اصحاب و آل پاک شہ انبیا سے ربط

اخلاص چار یار نبی سے اُفق مجھے
زہرا حسنؑ حسینؑ علیؑ مرتضیٰ سے ربط

(ظ) ۴۹

عصمت ذات رسل محو و فنا سے محفوظ
یا نبی آپ میں ہر سہو و خطا سے محفوظ

مانتے ہیں تمہیں دشمن بھی امین و صادق
تم ہر اک عیب سے ہر کذب و ریا سے محفوظ

کچھ ضرر آپ کو پہنچا نہیں سکتا کوئی
آپ ہر حال میں ہیں فضل خدا سے محفوظ

بد دعا دیں تو زمانہ ہو بلاؤں میں اسیر
ہو دعا ان کی تو دنیا ہو بلا سے محفوظ

جو پڑھے نام محمد پہ صلوٰۃ اور سلام
وہ رہے دہر میں ہر ایک بلا سے محفوظ

اس میں تحریف و تغیر کوئی ممکن ہی نہیں
ہے یہ قرآن خدا حفظ خدا سے محفوظ

سنت ہادی عالم کے احاطے میں اُفق
ہے اس دور ضلالت کی ہوا سے محفوظ

(ع) ۵۰

عاصیان مومنیں کے مصطفیٰ ہونگے شفیع
مژدہ اے اہلِ ورا خیرالورا ہونگے شفیع

جنکے دل میں جاگزیں ہوگی محبت آپکی
روزِ محشر اُن کے، محبوب خدا ہونگے شفیع

جو شفاعت کے ہیں منکر محفلِ دنیا میں آج
کل سرِ محشر کب ان کے مصطفیٰ ہونگے شفیع

عہدِ یسّل تُعطَی، کا آجائے گا منظر سامنے
حشر میں جب شافعِ روزِ جزا ہونگے شفیع

سجدۂ محمود سے جب سر اٹھائینگے حضور
امتِ عاصی کے از اذنِ خدا ہونگے شفیع

کافر و مشرک شفاعت سے نہ ہوگا بہرہ یاب
مومنِ عاصی کے فخرِ الانبیا ہونگے شفیع!

سب سے پہلے آپ اٹھیں گے شفاعت کیلئے
بعد میں اور انبیا و اولیا ہونگے شفیع

دے جزائے خیر ان کو مالکِ روزِ جزا
ہم گنہگاروں کے جو روزِ جزا ہونگے شفیع

بخششِ عصیاں کی امیدِ قوی ہے اے اُفقؔ
میرے آقا سرورِ ہر دوسرا ہوں گے شفیع

(غ) ۵۱

ماہِ رخسارِ شہِ طیبہ میں ہے جتنا فروغ!
مل نہیں سکتا کہیں اتنا فروغ ایسا فروغ

کس نبی کس شاہ کو حاصل ہوا ایسا فروغ
دو جہاں میں جو رسول اللہ نے پایا فروغ

بزمِ عالم روئے انور سے منور ہو گئی
اس سراجِ نور کو خالق نے وہ بخشا فروغ

والقمر والشمس تعبیریں رخِ انور کی ہیں
اللہ اللہ آپ کو حاصل ہوا کیا کیا فروغ

مسجدِ اقصیٰ و عرش ولامکاں پہنچے حضور
رویتِ رب سے کیا حاصل شبِ اسرا فروغ

عکس رخسار و جبیں پاک سے ہیں مستنیر
ورنہ پا سکتے نہ تھے شمس و قمر اتنا فروغ

شرم سے چھپتا تھا خورشید درخشاں ابر میں
روئے پر تنویر آنحضرت میں تھا ایسا فروغ

کوئی پائیگا نہ پایا ہے کسی نے آج تک
وہ جو ذات سرور کونین نے پایا فروغ

مشرق و مغرب میں پھیلی دین حق کی روشنی
اللہ اللہ شمع تعلیم محمد کا فروغ

گونج اٹھی اقصائے عالم میں صدا توحید کی
کفر کی ظلمت مٹی اسلام نے پایا فروغ

مرتبے کو آپکے ہرگز پہنچ سکتا نہیں
ماہ طیبہ کی طرح کوئی نہ پائیگا فروغ

نور آں سرور جو دنیا میں نہ ہوتا جلوہ گر
پا نہیں سکتی تھی اتنا محفل دنیا فروغ

اے اُفق اسلام ہو سکتا نہیں مغلوب کفر
پیش حق باطل کو ہرگز ہو نہیں سکتا فروغ

## (ف)۔ ۵۲

بوسہ انکے آستاں کا انکے کوچے کا طواف
اِستلام سنگِ اسود اور کعبے کا طواف

میرے دل سے خواہش سیر جناں جاتی رہی
کاش ہو مجھکو میسر انکے روضے کا طواف

آرزو یہ ہے مدینے میں پہنچکر کیجئے
گوشے گوشے چپے چپے ذرے ذرے کا طواف

جب تصور میں سما جاتا ہے حسن مصطفےٰ
کرتی ہیں میری نگاہیں اُسکے جلوے کا طواف

مضطرب ہوں رات دن حج و زیارت کیلئے
خواب میں کرتا ہوں میں مکے مدینے کا طواف

گرمہ دبھر کروں جان پہ ازماں کو نثار
رات دن کرتا رہوں میں ان کے کوچے کا طواف

جب ہوا معلوم یہ عرشِ خدا ہے اُفق
ہم کیا کرتے ہیں اپنے دل کے کعبے کا طواف

## (ف) ۵۳

بھول کر دیکھے نہ مہر و ماہ و اختر کیطرف ۔۔۔ اٹھ گئی جس کی نظر روئے پیمبر کی طرف

کیا نظر جائے کسی دلچسپ منظر کیطرف ۔۔۔ میری آنکھیں تو لگی ہیں کوئے سرور کیطرف

اللہ اللہ تابشِ ذراتِ کوئے مصطفٰے ۔۔۔ خندہ زن ہیں دیکھ کر مہر منور کی طرف

یہ سیہ خانہ کبھی ہو جائے معمورِ جمال ۔۔۔ دیکھ لو سرکار میرے قلب مضطر کیطرف

کر رہا ہوں احترام مسجد بیت الحرام ۔۔۔ ہے جبین شوق میرے آپکے در کیطرف

تشنۂ جام شراب دید ہوں میں حشر میں ۔۔۔ دیکھتا ہوں ساقی صہبائے کوثر کیطرف

کثرتِ عصیاں سے خائف ہوں بہت لیکن افق

ہے نظر میری شفیع روزِ محشر کیطرف

## (ق) ۵۴

جیسے محبوب ہیں محبوب خدا کے اخلاق ۔۔۔ کسی محبوب کے ایسے نہیں پیارے اخلاق!

اُن کے عادات میں آئینہ عادات خدا ۔۔۔ ان کے اخلاق میں پیدا ہیں خدا کے اخلاق

اُن کے اخلاق کی عظمت کا خدا شاہد ہے ۔۔۔ آیۂ خلق عظیم اُن کی بتائے اخلاق

اُن کے اخلاق کریمانہ کی توصیف ہو کیا ۔۔۔ ایسے اعلیٰ کہیں ہم نے نہیں دیکھے اخلاق

اُن کی تہذیب نے دنیا کو سکھائی تہذیب ۔۔۔ اُنکے اخلاق نے عالم کے سنوارے اخلاق

ہو گئے غالب نہ لیا ظلم کا ظالم سے عوض ۔۔۔ کوئی ایسے کسی فاتح میں دکھائے اخلاق

آل و اصحاب ہوئے پرتو سیرت سے خلیق ۔۔۔ اللہ اللہ رے طیبہ کی ضیائے اخلاق

ان کی بعثت ہی سے اخلاق کی تتمیم ہوئی
ان کی تبلیغ نبی بانگ درائے اخلاق

جیسے اخلاق تھے سرکار دو عالم کے مُنیبؔ
کاش ہوں امتِ عاصی میں بھی ایسے اخلاق

(ق) ۵۵

زمیں میں تھی نہ کچھ آسماں میں رونق
حضور آئے تو آئی جہان میں رونق

تصورِ رخِ احمد ہے دل میں جلوہ فگن
اسی مکین سے ہے اس مکان میں رونق

وہ انبیا و سلاطیں کے پیرہنوں میں کہاں
جو ہے رسولِ خدا کے نشان میں رونق!

تمہارے نور سے سارا جہاں منور ہے
تمہارے حسن کی سارے جہان میں رونق!

جو درجِ گوہرِ دندانِ آبدار میں ہے!
کہاں وہ لعل و جواہر کی کان میں رونق!

جہاں ہو ذکرِ شہِ انبیا بصدق و ادب
رہے گی تا بہ ابد اس مکان میں رونق!

ریاضِ خلد سے آ کر ہوئی ہے جلوہ نما
تمہارے روضۂ جنت نشاں میں رونق

افق نہیں وہ کسی خطۂ زمیں میں نہیں
جو ہے مدینے کے دار الامان میں رونق

(ک) ۵۶

پہنچ کر رہے گا وہ بیشک خدا تک
رسائی ہے جس کی درِ مصطفیٰ تک

وہ پہنچے نہیں صرف عرشِ علا تک
ہوئی سیر ان کو وراء الورا تک

انہی کی حکایت سنی ابتدا سے!
انہی کا فسانہ سنا انتہا تک

نمایاں ہر اک سمت ہیں ان کے جلوے | نظر ڈالی ہم نے اوج سما تک
غلام آپ کے جملہ شاہانِ عالم | ہیں خادم ملائک سے لے انبیا تک
یہی میری حسرت یہی آرزو ہے | کہ پہنچوں دیار حبیب خدا تک

رسائی نہیں عقل و فکر افق کی
ثنائے خدا مدحتِ مصطفیٰ تک

(گ) ۵۷

یوں ہیں سب انبیا میں شہ انبیا بزرگ | جیسے نجوم چرخ میں شمس الضحیٰ بزرگ
جیسی ہے ذات پاک حبیب خدا بزرگ | ایسا نہیں جہاں میں کوئی دوسرا بزرگ
کیا ہو بیاں ثنا و بزرگی حضور کی! | کونین میں ہیں آپ ہی بعد از خدا بزرگ
انواع جن و انس و ملائک میں بالیقیں | کوئی نہیں رسول خدا سے بڑا بزرگ
بالا قیاس و وہم سے عظمت حضور کی | ہر بارگہ سے بارگہِ مصطفیٰ بزرگ
ہیں جمع اُن کی ذات میں ساری بزرگیاں | کیسے کسی کی ذات ہو اُن سے سوا بزرگ

جیسی بزرگ ذات محمد ہے لے اُفقؔ
ہو گا کوئی جہاں میں نہ ایسا ہوا بزرگ

(ل) ۵۸

میرا ورد مرا معمول | حمدِ خدا و نعت رسول
ذاتِ محمد عند اللہ | سب سے محبوب و مقبول

گلشنِ فطرت میں نہ کھلا || آپ سے خوشتر کوئی پھول
نورِ مجسم اجملِ خلق || حسن کے مرآتِ مصقول
افضلِ کُل تم بعد خدا || کوئی نہیں تم پر مفضول
آپ کی شان والا ہے || بالا از افہام و عقول
از پئے کفر و شرک ہیں آپ || اک سیف اللہ المسلول
منزلِ ہستی اِک آیت! || آپ ہیں اس کی شانِ نزول
حسن و جمال و نور و کمال! || ذاتِ مقدس پر مبذول
آپ کے پاکیزہ کلمات || علم و دین و عقل کے پھول
آپ کے اخلاقِ حسنہ || سب کی نگاہوں میں مقبول
آپ کے سارے کام اچھے || آپ کی سب باتیں معقول
سب نبیوں کے صحیفوں میں || آپ کی مدح و ثنا منقول
آپ کی سیرت ہے معروف || تاریخِ دگراں مجہول
صہرِ علی جدِّ حسنین || بابائے زہرا ؓ بتول
شامل مخلوقات اِدھر || اور ادھر رب سے مشغول
وادیٔ طیبہ کے کانٹے || گلزارِ فردوس کے پھول
ذکرِ خدا ہو آپ کی یاد || اس کے سوا سب جاؤں بھول
کاش مری نعتیں ہوں اُفقیؔ || بارگہِ سرور میں قبول

(۵۹)

بنے میری زباں کیا ترجمانِ احمدِ مرسل — نہایت ارفع و اعلیٰ ہے شانِ احمدِ مرسل

سمجھ سکتے ہیں کیا اہلِ جہاں اُنکے مراتب کو — خداوندِ جہاں ہے رتبہ دانِ احمدِ مرسل

جو سچ پوچھو تو ہے قرآن انکی نعت کا دیواں — خدائے پاک ہے خود مدح خوانِ احمدِ مرسل

مقدس ہے مقدس ذاتِ پاک سرورِ عالم — مطہر ہے مطہر خاندانِ احمدِ مرسل

مکرم ہیں مکرم ہیں معزز ہیں معزز ہیں — تمام اصحاب و جملہ دوستانِ احمدِ مرسل

جہاں سے اشرف و اعلیٰ نہاں برتر و بالا — مقامِ احمدِ مرسل، مکانِ احمدِ مرسل

معطر ہے مشامِ عارفانِ محفلِ ہستی — بہ بوئے گیسوئے عنبر فشانِ احمدِ مرسل

یہ ساتوں آسماں ہیں فرش ہائے ہفت رنگ انکے — سریرِ عرش پر قائم نشانِ احمدِ مرسل

فرشتے آسمانوں سے زمیں پر آکے ہوتے ہیں — جبیں فرسائے پیشِ آستانِ احمدِ مرسل

عرب میں افصح و ابلغ عجم سے الطف و احسن — زبانِ احمدِ مرسل بیانِ احمدِ مرسل

مرے ایماں کو تازہ دل کو زندہ کر دیا تو نے — جزاک اللہ اے میلاد خوانِ احمدِ مرسل

اجازت دے کہ میں فرطِ عقیدت سے سرِ محفل — ترے لب چوم لوں اے نعت خوانِ احمدِ مرسل

افق مجھکو نہ افسانے سنا شاہانِ دنیا کے
مرے دل کو ہے شوقِ داستانِ احمدِ مرسل

(۶۰)

سنائے جا مجھے پیہم ثنائے احمد مرسل ۔۔۔ میں قرباں تجھ پر اے مدحت سرائے احمد مرسل

خدا کا آشنا ہے آشنائے احمد مرسل ۔۔۔ ولائے ذات باری ہے ولائے احمد مرسل

تعالیٰ شانہٗ ۔ شانِ علائے احمد مرسل ۔۔۔ بنا عرشِ معلیٰ متکائے احمد مرسل

جہاں کا گوشہ گوشہ ہے منور انکے جلوے سے ۔۔۔ زمانے بھر میں پھیلی ہے ضیائے احمد مرسل

محبت ہے خدا کی اتباع سرورِ عالم ۔۔۔ رضا اس کی ہے مربوطِ رضائے احمد مرسل

مزہ ملتا ہے طیبہ میں بہار باغ رضواں کا ۔۔۔ کرو سیرِ ریاضِ دلکشائے احمد مرسل

ہوئی اُن کے لئے تخلیق موجودات عالم کی ۔۔۔ سجی ہے محفل دنیا برائے احمد مرسل

مرے سینے میں حسرت جلوۂ نور محمدؐ کی ۔۔۔ مرے دل میں تمنائے لقائے احمدِ مرسل

نہیں خلق خدا ہی اک فقط مدحت سرا انکی ۔۔۔ خدا کرتا ہے خود مدح و ثنائے احمد مرسل

پسند آیا ہر اک انداز انکا ذات باری کو ۔۔۔ ہوئی قدرت کو پیاری ہر ادائے احمد مرسل

زمین و آسماں زیر نگین شاہ طیبہ ہیں ۔۔۔ فرازِ عرش اعظم ہے لوائے احمد مرسل

ہوئی سیراب کشتِ آرزوہائے دلِ عالم ۔۔۔ ہوا جب موجزن بحرِ عطائے احمد مرسل

لے اے بوالہوس پھینک دے سب کیمیا اپنی ۔۔۔ کہ ہے اکسیرِ اعظم خاک پائے احمد مرسل

جو آتا ہے درِ اقدس پہ وہ خالی نہیں جاتا ۔۔۔ جہاں میں عام ہے جود و سخائے احمد مرسل

بنا اہل جہاں کا مقتدا وہ دین و دنیا میں ۔۔۔ جہاں میں جس نے کر لی اقتدائے احمدِ مرسل

رہے یارب ہمارے سر پہ سایہ ان کے پرچم کا ۔۔۔ بروز حشر ہوں زیر لوائے احمد مرسل

دل و جانِ افقؔ کیا ہے دل و جان دو عالم ؏ نثار احمد مرسل فدائے احمد مرسل

## (ل) ٦١

مقتدا و پیشوائے انبیا ختم رسل! — سید عالم محمد مصطفٰے ختم رسل
تا ابد از ملکِ ہستی صدرِ بزم کائنات! — سرورِ دین خواجہ ہر دو سرا ختم رسل!
پرتو نورِ مجرد ظلِ ربّ العالمین! — مظہرِ ذات و صفاتِ کبریا ختم رسل!
قبلہ دیں، کعبہ ایمان و جانِ عاشقاں! — روحِ امت کیلئے راحت فزا ختم رسل
چارۂ بے چارگاں تسکیں نمائے عاصیاں — دردمندانِ محبت کی دوا ختم رسل
تھا کبھی کوئی نہ ہے کوئی نہ ہوگا اب کوئی — محفلِ ہستی میں ثانی آپ کا ختم رسل
ہر نبوت ہر رسالت ختم تم پہ ہو گئی — تم کو خود اللہ نے فرما دیا ختم رسل
کوئی کیا سمجھے حقیقت کو تمہاری یا نبی — کوئی کیا جانے تمہارا مرتبہ ختم رسل
حشر میں اس امت مرحوم کی امیدگاہ — ہو تمہی یا شافعِ روزِ جزا ختم رسل

عاصی و خاطی اُفقی بھی آپ ہی کا ہے غلام
اک عنایت کی نظر اس پر بھی یا ختم رسل

## (م) ٦٢

اصل وجود ہر دو عالم صلی اللہ علیک وسلم — نورِ جبین حضرت آدم صلی اللہ علیک وسلم
حسن مکمل، نور مجسم صلے اللہ علیک وسلم — ماہ منور نیّرِ اعظم صلی اللہ علیک وسلم
جب عزمِ تخلیقِ عالم خالقِ عالم نے فرمایا — تم کو بنایا سب سے مقدم صلی اللہ علیک وسلم
بعد از ذاتِ خدا سب سے برتر آپکی ذاتِ اقدس و اطہر — سب سے اعظم سب سے مکرم صلی اللہ علیک وسلم

آپ کے فیض عام سے آفاق سرسبز و شاداب و تازہ　ہو گئی گشت بزم عالم صلی اللہ علیک وسلم
عالم بالا سے جب آئی بزم جہاں میں ذاتِ قدسی　بارش رحمت برسی چھم چھم صلی اللہ علیک وسلم
آپ دعائے خلیل اللٰہی آپ نوید روح اللٰہی　آپ رسول صادق عالم صلی اللہ علیک وسلم
آپ کی تبلیغ صادق سے آپ کی تعلیم برحق سے　ملت ابراہیم منظم صلی اللہ علیک وسلم
اصلاح اخلاق عالم آپ نے کی از سعی پیہم　آپ جہاں کے محسنِ اعظم صلی اللہ علیک وسلم
آپ سے ہے تکمیل ہدایت آپ سے ہے تتمیم نعمت　آپ نبوت کے ہیں خاتم صلی اللہ علیک وسلم

ایک نظر اُفقِ مسکیں پر از رہ لطف و کرم یا سرور
صلی اللہ علیک وسلم صلے اللہ علیک وسلم

(۶۳)

محبوب کبریا و حبیب خدا ہو تم　سرتاج کائنات کے یا مصطفیٰ ہو تم
اصل وجود محفل ہر دو سرا ہو تم!　سر حلقہ رسل ہو شہ انبیا ہو تم
دینِ خدائے پاک کی تکمیل تم سے ہے　انعام باب نعمتِ ہر دو سرا ہو تم
ہجدہ ہزار عالم کونین کے لئے　ہادی ہو تم رسول ہو تم رہنما ہو تم
مخلوق دو جہاں میں تم ایسا کوئی نہیں　بے مثل و بے نظیر بصنع خدا ہو تم
جس نور کا ہے ذکر کتاب مبیں کے ساتھ　کچھ اس میں شک نہیں کہ وہ نورِ خدا ہو تم
حسنِ ازل ہے چہرۂ انور سے آشکار　اللہ کے جمال کا اک آئینہ ہو تم
نوع بشر میں کوئی تم ایسا بشر نہیں　گرچہ بشر کی شکل میں جلوہ نما ہو تم

جتنے بھی انبیاء و رسل دو جہاں میں ہیں
اُن کے امام محترم و مقتدا ہو تم

دونوں جہاں بنے ہیں تمہارے ہی واسطے
آقائے دو جہاں شہ ہر دوسرا ہو تم

روشن ہیں آسمان و زمیں نورِ پاک سے
رونق فزائے محفلِ ارض و سما ہو تم

سیراب فیضِ عام ہے مخلوق دو جہاں
دریائے جود، بحرِ سخا و عطا ہو تم

فرمائے گا میری شفاعت بھی حشر میں
اللہ کے کرم سے شفیع الورا ہو تم

تعویذ نام پاک شفائے علیل ہے
یعنی ہر ایک درد و مرض کی دوا ہو تم

حامی کوئی نہیں اُفقِ زار کا حضور
اس بیکس و غریب کا اک آسرا ہو تم

(۴۹)

خوشا دمے کہ ز قرب تو کامیاب شوم
بنور فیض تو از ذرہ آفتاب شوم

نعیم خلد میسر شود دریں عالم!
چو زائر حرم پاک آنجناب شوم

بحالِ زارِ منِ خستہ جاں نگاہ کرم
کہ از جمال تو مسرور و کامیاب شوم!

خوشا دمے کہ روم سوئے مکہ و طیبہ
بزائرینِ مزارِ تو ہمرکاب شوم

ز فیض عام تو شد مستفیض بزم جہاں
نگاہِ لطف کہ من نیز کامیاب شوم

بدیدۂ دلِ من جلوہ بار شو گاہے
کہ از تجلی عرفاں باآب و تاب شوم

امیدم است اُفق از شفاعت سرور
بروزِ عشر کہ مغفور بے حساب شوم

# سلام بحضور سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم

(۶۵)

مبدءِ خلق عالم پہ لاکھوں سلام
سید وُلدِ آدم پہ لاکھوں سلام!

جس کی ہستی ہے اصل وجودِ جہاں
اس وجودِ مکرم پہ لاکھوں سلام

جس کے احمد، محمد ہیں اسم حسیں!
اس رسول معظم پہ لاکھوں سلام

ذات جس کی ہے آئینۂ ذاتِ حق
اس جمال مجسم پہ لاکھوں سلام

جس سے ظاہر خدا کی خدائی ہوئی
اس خدائی کے محرم پہ لاکھوں سلام

جس کی عظمت ورائے قیاس وگماں
اس شہنشاہ اعظم پہ لاکھوں سلام

جو بزرگِ دوعالم ہے بعد از خدا
اس بزرگِ دوعالم پہ لاکھوں سلام

جس سے دین الٰہی مکمل ہوا
اس شہِ دین محکم پہ لاکھوں سلام

جس کی طاعت میں مضمر ہے حُبِّ خدا
اس حبیب مکرم پہ لاکھوں سلام

سید المرسلیں پر کروروں درود
آل واصحاب اکرم پہ لاکھوں سلام

ختم جس پر نبوت ہوئی اے اُفق
اس نبوت کے خاتم پہ لاکھوں سلام

## (ن) ۶۶

یہ اُن کی شان ہے اور اس میں کچھ کلام نہیں — کہ ہر جگہ ہیں اور ان کا کوئی مقام نہیں
جسے کلام خدا و نبی سے کام نہیں — وہ کوئی کچھ سہی مسلم تو لا کلام نہیں
بدین و کفر کوئی ربط لا کلام نہیں — بیاضِ صبح قرین سوادِ شام نہیں
دلیل حبِّ الٰہی ہے اتباعِ نبیؐ — پیامِ حق ہے یہ کوئی مرا پیام نہیں
کمالِ حبِّ محمدؐ کا نام ہے ایماں — جو یہ نہیں تو کوئی مومن تمام نہیں
وہ ہے مقامِ رفیعِ محمدِؐ عربی — کہ جس سے ارفع و اعلیٰ کوئی مقام نہیں
وجودِ سرورِ عالم ہے کائنات فروز — شعاعِ ریز کہاں یہ مہِ تمام نہیں
نہ ہو سکیگا غمِ دو جہاں سے وہ آزاد — جو آدمی شہِ کونین کا غلام نہیں
حریمِ دل میں ہمارے وہ ہیں سمائے ہوئے — کہ یہ مکان کسی اور کا مقام نہیں
بحق کہ ایک حجر پارۂ جہنم ہے — وہ لوحِ دل کہ تر انقش جس پہ نام نہیں

دلوں میں جن کے نہیں حرمتِ رسول اُفق
مری نگاہ میں انکا کچھ احترام نہیں

## (۶۷)

خاص نسبت ہے خدا سے تم کو ختم المرسلیں — وہ ہے رب العالمیں تم رحمۃ للعالمیں
رہنمائے دیں فطرت ہادیِ راہِ یقیں — مہبطِ جبریل اسرارِ الٰہی کے امیں!
موجبِ تتمیمِ نعمت باعثِ تکمیلِ دیں — ذات والا آپ کی ختم نبوت کا نگیں!

خوبیِ اوصافِ آنحضرت کے ہیں سب کے فخر ہیں
انبیاؑ و اصفیاؑ و اولیائے کاملیں

اللہ اللہ شان والائے محمد مصطفےٰ
فخر گیتی۔ سید عالم۔ شہِ دنیا و دیں!

صدقے انوار سے تمہارے کیوں نہ ہو روشن جہاں
تم ہو آقا آسمانِ حسن کے ماہ مبیں

یوں تو لاکھوں برگزیدہ ہیں خدائے پاک کے
آپ جیسا برگزیدہ کوئی عالم میں نہیں

گلستانہائے جہاں اس کے مقابل خلد زار
رشکِ فردوس ہے گلزارِ طیبہ کی زمیں

از رہِ رحمت شفاعت ہو افق کی حشر میں
یا شفیع المذنبیں یا رحمۃ العالمیں!

(۴۸)

بھری ہے حسرتِ حج و زیارت میرے سینے میں
منقش حبِّ احمد بھی ہے اس نگینے میں

کسی دن بیٹھ کر عشق و محبت کے سفینے میں
تمنا ہے کہ جا پہنچوں وفق کے مدینے میں

جسے حسنِ ازل کا عکس دل کے آبگینے میں
بھرے ہیں عشقِ محمد کے جواہر اس خزینے میں

سکوں حاصل نہیں دل کو کسی خطے کے جینے میں
مرے آقا کی رحمت کھینچ لے مجھکو مدینے میں

تم ان کو کھینچ لو بللہ اپنے دستِ رحمت سے
غمِ دوری کے نشتر چبھ رہے ہیں میرے سینے میں

ٹھکانہ اک جوارِ روضۂ اقدس میں مل جائے
مرے مولا کسی صورت سے پہنچا دے مدینے میں

مٹا دے پرتوِ ظلمت ہے یوں لادینیت ہم کو
کہ نقشِ دینِ برحق یوں ہو کندہ انکے سینے میں

مرے مولا وہ روحانی توجہ کی نعمت ہو
کہ دینی انقلاب آجائے اپنے ہر قرینے میں

اُفقؔ جس طرح ممکن ہو مدینہ میں پہنچ جاؤ
مزہ ہے اب کسی خطے کے مرنے میں نہ جینے میں

## (شوق دید) ۶۹

دیکھ لوں گر ان آنکھوں سے مدینہ دیکھ لوں
بیتِ رب دیکھوں نصیبِ رب کا روضہ دیکھ لوں

میری آنکھوں سے اٹھیں دونوں مکانوں کے حجاب
حسنِ رب، حسنِ حبیبِ رب کا جلوہ دیکھ لوں

محویت ایسی ہو ان دونوں مناظر میں مجھے
دیدۂ و دل کی تمناؤں کا نقشہ دیکھ لوں

لا نہیں سکتا اگر بے پردہ میں تابِ جمال!
ہیں وہ جس پردہ میں پوشیدہ وہ پردہ دیکھ لوں

چشمِ ظاہر سے جو دید ان کی ہو سکتی نہیں
دیدۂ دل سے تو وہ روئے ندیدہ دیکھ لوں

مولد و مرقد شہِ کونین کا آئے نظر
کعبۂ جاں دیکھ لوں میں دل کا قبلہ دیکھ لوں

چشمِ مشتاق و دلِ شیدا کی بر آئے مراد
خواب میں یارب جمالِ ماہِ طیبہ دیکھ لوں

روضۂ سرکارِ عالم کی زیارت ہو نصیب
اپنے ہاتھوں میں شفاعت کا وثیقہ دیکھ لوں

تھام لوں میں دامنِ پاک حبیب کبریا
حضرتِ حق تک رسائی کا وسیلہ دیکھ لوں
سیر گلزارِ مدینہ مجھ کو ہو جائے نصیب
جیتے جی یارب شگفتہ دل کا غنچہ دیکھ لوں
دیکھ لو مجھکو نگاہِ لطف سے آقا کہ میں!
رحمۃ للعالمین کا نمونہ دیکھ لوں!
بخشوا لو مجھ سراپا معصیت کو بیحساب
روزِ محشر شانِ رحمت کا کرشمہ دیکھ لوں
مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقّ سے کھلا مجھ پر اُفق
دیدِ حق کا شوق ہے تو ان کا جلوہ دیکھ لوں

(۷۰)

محبوبِ کبریا شہِ بطحا تمہی تو ہو! مقصودِ خلقِ محفلِ دنیا تمہی تو ہو
ذی شان نوشہِ شبِ اسرا تمہی تو ہو زیبِ سریرِ عرشِ معلیٰ تمہی تو ہو
دنیا کے مقتدا ہو تو عقبیٰ کے پیشوا دونوں جہان جس پہ ہیں شیدا تمہی تو ہو
ذات و صفات صانعِ قدرت کے آئینے نورِ خدا کے پیکرِ زیبا تمہی تو ہو
ہے جس کے رنگ و بو پہ ہر اک گلستاں نثار باغِ جہاں کے وہ گلِ رعنا تمہی تو ہو
کیوں تشنگانِ فیض نہ آئیں تمہارے پاس جود و سخاوت کے دریا تمہی تو ہو

چاہوں میں اور کس کو تمہارے سوا حضورؐ
میری مراد میری تمنا تمہی تو ہو

عرضِ نیاز کیوں نہ کروں میں حضورؐ سے
مولیٰ تمہی تو ہو مرے آقا تمہی تو ہو

کس سے کریں حضور شفاعت کی التجا
ہم عاصیوں کا ایک سہارا تمہی تو ہو

ممکن نہیں بغیر تمہارے وصالِ رب
ملنے کا اس سے ایک وسیلہ تمہی تو ہو

ڈھونڈے پناہ کس کی تمہارے سوا اُفقؔ
وہ اوروں کے ملجا و ماویٰ تمہی تو ہو!

(۷۱)

محمد مصطفیٰ سرِ الٰہی کے امیں تم ہو
وہ رب العالمیں ہے رحمۃ للعالمیں تم ہو

حسینوں سے حسیں اے غیرتِ ماہِ مبیں تم ہو
شہِ خوبانِ عالم ہر حسینوں کے حسیں تم ہو

تمہارا حسن، حسن افروزِ بزمِ ہر دو عالم ہے
شہِ فرشِ زمیں تم ہو سرِ عرشِ بریں تم ہو

تمہاری ذات ہے حسن و جمال و نور کا پیکر
معظم شاہکارِ قدرتِ حسن آفریں تم ہو

تمہارے حسن سے مہر و مہِ گردوں کو کیا نسبت
کہ اپنی شان میں ان سے بہت بالاتریں تم ہو

تمہیں بخشا گیا ہے وہ مقامِ برتر و بالا
حضوری میں خدا کی عرش پر مسند نشیں تم ہو

ودیعت تم میں وہ اوصافِ اعلیٰ و محاسن ہیں
کہ ہر صورت سے فخرِ اولیں و آخریں تم ہو

تمہارے مرتبے کو پا نہیں سکتا کوئی انساں
بشر کی شکل میں اک پرتوِ شکل آفریں تم ہو

پیامِ حق کلامِ حق سلامِ حق کے تم محور
امینِ رازِ باری مہبطِ روح الامیں تم ہو

شبِ اسریٰ خطابِ ادن منی سے ہوا ثابت
کہ اے آقا مکانِ لامکاں کے بھی مکیں تم ہو

اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّی نے یہ روشن کردیا ہم پر کہ اپنے رب سے اے محبوبِ رب مغتذی تم ہو
خدا کیونکر نہ فرمائے تمہاری ناز برداری کہ اسکے خاص محبوب و حبیب نازنیں تم ہو

سوائے قربِ حضرت کیا افق اللہ سے مانگے
مرادِ شائقیں تم آرزوئے عاشقیں تم ہو

(۷۴)

امام انبیا ہو پیشوائے مرسلیں تم ہو شہنشاہِ مدینہ سرورِ دنیا و دیں تم ہو
محمد احمد و محمود و حامد مرشد و قاید عظیم الخلق ہو ممدوحِ قرآنِ مبیں تم ہو
تمہارا نام نامی زینتِ عرشِ معلّٰے ہے جلیل الشان ہو محبوبِ رب العالمیں تم ہو
کفِ دستِ مبارک پر ہے نقشہ ہر دو عالم کا سب اسرار و رموزِ کنزِ مخفی کے امیں تم ہو
تمہارا سینہ روشن خزینہ علم و حکمت کا معلم علم و حکمت کے پئے اہلِ زمیں تم ہو
نبی کوئی تمہارے بعد ہرگز آ نہیں سکتا کہ ختم الانبیاء مہرِ نبوت کے نگیں تم ہو
گنہگارانِ امت کی شفاعت ہو سرِ محشر باذنِ داورِ محشر شفیع المذنبیں تم ہو
پیاسوں کو کرو سیراب جنت میں کرو داخل قسیمِ حوضِ کوثر مالکِ خلدِ بریں تم ہو

اُفق کیونکر نہ ہو مدحت سرائے سیدِ عالم
کہ اس کے قبلۂ دل کعبۂ جاں اک تمہیں تم ہو

## ۷۳

سوئے فلک جو روئے رسالت مآب ہو
شرمندہ ماہتاب خجل آفتاب ہو!

بندوں سے کیا بیاں صفت آنجناب ہو
جن کی ثنا تمام خدا کی کتاب ہو

جو خاک بارگاہ رسالت مآب ہو
روئے زمیں پہ اس کی نہ مٹی خراب ہو

کونین میں نہیں ہے تمہاری کوئی نظیر
ہر وصف ہر کمال میں تم لاجواب ہو

کیوں بزم دہر تم سے منور نہ ہو کہ تم
نور مجسم بشریت نقاب ہو

مثل نجوم جس سے ہوئے ماند سب حسیں
تم آسمان حسن کے وہ آفتاب ہو

جس سمت کو اٹھاؤ نظر قبلہ ہو وہی
جس راہ تم چلو وہی راہ صواب ہو

دیکھے جو وہ حضور کے دندان آبدار
شرمندگی سے سلک گہر آب آب ہو

اے کاش ایک روز بر آئے یہ آرزو
وہ آستاں ہو اور مری چشم پرآب ہو

کونین بہرہ یاب ہیں لطف حضور سے
مسکیں افق بھی کاش کبھی فیضیاب ہو

آ جائے رنگ دہر میں عہد حضور کا!
کاش اے افق جہاں میں پھر اک انقلاب ہو

## ۷۴

نبی عالم رسول اکرم شہ جلالت سریر تم ہو
نظیر جس کی نہیں جہاں میں وہ ہادی بے نظیر تم ہو

تمہی ہو اصلِ وجودِ عالم تمہی ہو وجہِ شہودِ عالم
یہ محفلِ ہست و بودِ عالم ہے جس سے رونق پذیر تم ہو

بظلمتِ کفر و شرک و بدعت زمانہ تاریک ہو رہا تھا
ضیا سے جس کی ہوا یہ روشن وہ اک سراجِ منیر تم ہو

ہلاک جور و ستم تھی دنیا جہاں میں تھا شور حشر برپا
بعدل و احساں سکون بخشِ دلِ صغیر و کبیر تم ہو

تمہی ہو اخلت کے مدرس تمہی مساوات کے مبلغ!
اٹھا دیا جس نے بزمِ ملت سے فرقِ شاہ و فقیر تم ہو

سیاستِ دنیوی و دینی قیادتِ عالمی و ملی!
تمہی کو زیبا کہ سب رموز و امور حق کے خبیر تم ہو

ہر اک فریقِ زماں کے ہادی ہر اک طریقِ جہاں کے رہبر
تمام اقوامِ دانیا کے امام تم ہو امیر تم ہو

تمہارے آگے خمیدہ ہر سر نظر ہے سب کی تمہارے در پر
جو قبلۂ شاہ و میر تم ہو تو کعبۂ شیخ و پیر تم ہو

وہ جس کا پرچم بشرق و مغرب و جنوب و شمال قائم
ہے جس کے زیرِ نگیں یہ عالم وہ شاہِ آفاق گیر تم ہو

جہاں میں رائج تمہارا سکہ زباں پہ جاری تمہارا خطبہ
عرب عجم کیا شہنشہ کل ممالک دہر پذیر تم ہو
وہ جسکے آئین عین فطرت وہ جسکے احکام جان حکمت
وہ جس کی تعلیم سے ہر امت ہوئی ترقی پذیر تم ہو
یہ نظم و آئین دین فطرت تمہارے منت کش ادارت
جریدۂ دہر کا ہے مالک خدا اور اس کے مدیر تم ہو
کف مبارک پہ رکھ دیا ہے خدا نے ہر دو جہاں کا نقشہ
علا تمہیں علم جملہ اشیا ہی روشن ضمیر تم ہو
سرور نغمات سرمدی سے کیا ہے جس نے دلوں کو زندہ
وہ بام عرش برین حکمت کے طائر خوش صفیر تم ہو
بایں رسالت بایں جلالت بایں شرافت بایں کرامت
گلیم پوش و شعیر خوار و جلیس فرش حصیر تم ہو
تمہاری سنت تمہاری سیرت ہے روشن آئینۂ ہدایت
نبی و ہادی ہو تم ہمارے بشیر تم ہو نذیر تم ہو
یہ التجائے الحق ہے سرور کہ روز محشر حضور والا
بہ لطف و رحمت مرے شفیع معاصی و دستگیر تم ہو

## ۷۵

شہ ملک دو عالم یا محمد مصطفیٰ تم ہو
رسول برگزیدہ بندۂ خاص خدا تم ہو

سراپا مظہر ذات و صفات کبریا تم ہو
کمال صنعت صانع کا روشن آئینہ تم ہو

نہ ہوتے تم تو کب ہوتے زمین و آسماں پیدا
حقیقت یہ ہے تخلیق جہاں کا مدعا تم ہو

بباطن سب سے پہلے ہو بظاہر سب سے آخر میں
نبوت کی جہاں میں ابتدا و انتہا تم ہو

مٹایا کفر و شرک و جہل و بدعت کو زمانے سے
جگایا خواب سے جس نے وہ آواز خدا تم ہو

نہ آئے گا تمہارے بعد دنیا میں نبی کوئی
قیامت تک جہاں ہادی و ختم الانبیاء تم ہو

نکالا جس نے ہم کو پیچ و خم سے راہ باطل کے
دکھائی جس نے ہم کو راہ حق وہ رہنما تم ہو

وسیلہ ہو تمہی اک ہم گنہگاران امت کا
باذن حق تعالےٰ شافع روز جزا تم ہو

نظر کو حسرت دیدار ہے شوق لقا دل میں
برویائے اُفقؔ، آقا کبھی جلوہ نما تم ہو

## ۷۶

سعادت مجھے حج یا رب عطا ہو
میسر طواف در مصطفیٰ ہو

ترا کعبہ و روضۂ شاہ دیکھوں
الٰہی یہ پورا مرا مدعا ہو

جبیں باب کعبہ پہ دل سوئے طیبہ
اس انداز سے سجدۂ شوق ادا ہو

رضائے خدا ہے حبیب خدا میں
مری جان قربان مرا دل فدا ہو

غبار معاصی سے دل ہے مکدر
بیک صیقل لطف اسکی جلا ہو

تری یاد میں زندگی میری گزرے  ترا نام سب پر بوقت قضا ہو

حوادث نے گھیرا ہے چاروں طرف سے

اُفق پر نگاہ کرم اے خدا ہو

## یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۷)

تمہیں ہو نقطہ پرکار عالم یا رسول اللہ  تمہیں ہو مرکز ادوار عالم یا رسول اللہ

تمہیں ہو مطلع انوار عالم یا رسول اللہ  تمہیں مقطع آثار عالم یا رسول اللہ

تمہیں ہو قبلہ اخیار عالم یا رسول اللہ  تمہیں ہو کعبہ ابرار عالم یا رسول اللہ

تمہیں ہو معدن اسرار عالم یا رسول اللہ  تمہیں ہو مخزن اسرار عالم یا رسول اللہ

تمہیں ہو نقش اول خامہ نقاش فطرت کے  تمہیں ہو اصل صورت زار عالم یا رسول اللہ

تمہارے ہی وجود پاک سے ایجاد ہستی ہے  تمہیں پر ہے بنائے کار عالم یا رسول اللہ

تمہیں ہو ساقی کوثر تمہیں ہو شافع محشر  تمہیں ہو رحمت غفار عالم یا رسول اللہ

تمہاری ذات میں سب خوبیاں اللہ اکبر ہیں  بنایا ہے تمہیں سردار عالم یا رسول اللہ

محمد احمد محمود و حامد شاہد و ماجد  تمہارے نام رحمت بار عالم یا رسول اللہ

خدا نے رحمۃ للعالمین تم کو بنایا ہے  نہ کیوں ہوں دور پھر آزار عالم یا رسول اللہ

شفاعت کیجیے اس کی حضور داور محشر

افق ہے سخت عصیاں کار عالم یا رسول اللہ

(۷۸)

تمہیں ہو نقطۂ پرکار عالم یا رسول اللہ — ہوا یہ دائرہ تم سے منظم یا رسول اللہ

سراپا نور تم حسن مجسم یا رسول اللہ — تمہیں سے ہے منور بزم عالم یا رسول اللہ

بعزم حق کلید باب کنزاً مخفیاً بن کر — ہوئی ظاہر تمہاری ذات اکرم یا رسول اللہ

فروزاں ہو گئی ہے شمع حق فانوس انساں میں — بلاشک آپ ہیں نور مجسم یا رسول اللہ

حقیقت میں یہ ساری محفل ہستی ہے اک پیکر — اور اس پیکر میں تم ہو روح اعظم یا رسول اللہ

تمہارا ہی جمال پاک مسجود ملائک تھا — تمہیں تھے نور پیشانی آدم یا رسول اللہ

رہا لاکھوں برس تک نیر عرش بریں بن کر — تمہارا جوہر ذات مکرم یا رسول اللہ

تمہاری ذات خشت آخریں قصر نبوت کی — تمامی انبیا کے تم ہو خاتم یا رسول اللہ

تمہاری عزت و عظمت کو پا سکتا نہیں کوئی — تمہارا مرتبہ ہے سب سے اعظم یا رسول اللہ

ہوئی تکمیل دیں تتمیم نعمت آپ کے باعث — پسندیدہ ہوا اسلام محکم یا رسول اللہ

دعا حضرت خلیل اللہ ابراہیم کی تم ہو — نوید حضرت عیسیٰ ابن مریم یا رسول اللہ

بمیثاق النبیین ازل خود ہے خدا شاہد — کہ تم ہو سب سے افضل سب سے اکرم یا رسول اللہ

امامت انبیا کی آپ نے کی ہے شب اسریٰ — قیادت آپ کی سب کو مسلم یا رسول اللہ

شب معراج کی سیر مکان و لامکاں تم نے — نہیں ہے تم سے مخفی کوئی عالم یا رسول اللہ

تم الشمس القمر النور تم یٰسین تم طٰہٰ! — تمہارا وصف قرآن مکرم یا رسول اللہ

رکھا اللہ نے تاج شفاعت فرق اقدس پر — شفیع عاصیاں تم ہو مسلم یا رسول اللہ

تغیر ہے محفوظ ازل میں تم اگر چاہو　　بدل ڈالے خدا تقدیر مبرم یارسول اللہ

سراپائے معاصی ہے انیق اس کی شفاعت ہو
قیامت میں حضور رب اکرم یارسول اللہ

(۷۹)

نبیوں میں ہو تم سب سے مکرم یارسول اللہ　　رسولوں میں ہو تم سب سے معظم یارسول اللہ
عیاں تم پر ہے کل احوال عالم یارسول اللہ　　تم اسرار الٰہی کے ہو محرم یارسول اللہ
وجود پاک ہے لاریب ہر مخلوق سے پہلے　　تمہیں ہو مبدءِ تخلیق عالم یارسول اللہ
ظہور پاک گو سب انبیا کے بعد ہے لیکن　　تمہارا نور ہے سب سے مقدم یارسول اللہ
کوئی پیدا ہوا تم سا نہ پیدا ہو کوئی تم سا　　تعالی اللہ تمہاری شان اعظم یارسول اللہ
سنایا آپ نے جب آکے پیغام خداوندی　　ہوئے مولا سے اپنے آشنا ہم یارسول اللہ
صراط مستقیم حق دکھائی اہل باطل کو　　بنے تم ہادی اقوام عالم یارسول اللہ
بلند اک نعرۂ توحید حق جب تم نے فرمایا　　ہوئی دم بھر میں بزم شرک درہم یارسول اللہ
کیا جس دم بتاں سے پاک بیت اللہ کو تم نے　　الٹ دی پھینکی بساط کفر یکدم یارسول اللہ
جو تم نے آکے تعلیم کتاب و حکمت رب دی　　ضلالت سے مزکّی ہو گئے ہم یارسول اللہ
شریعت آپ کی اکمل، مکمل آپ کا آئیں　　پئے ہر خطہ و ہر قوم عالم یارسول اللہ
جہاں میں بہر اصلاح و فلاح نوع انسانی　　تو اے اللہ تمہاری سعی پیہم یارسول اللہ
بنایا تم نے انسان حقیقی نوع انساں کو　　پڑھایا تم نے درس انس باہم یارسول اللہ

سبق ایسا دیا تم نے مساوات و اخوت کا
ہوئے سب مل کے اک سلک منظم یا رسول اللہ

مٹایا فصل انسانی سے فرق اعلیٰ و ادنیٰ کا
بتایا آپ نے اتقیٰ کو اکرم یا رسول اللہ

جہاں جھنڈے گڑے تھے ظلم و باطل کے وہاں تم نے
کئے ہیں نصب عدل و حق کے پرچم یا رسول اللہ

عطا کی تم نے اقوام جہاں کو ایسی آزادی
رہے پر امن جس سے بزم عالم یا رسول اللہ

تمہیں وہ شاہ امن و مصلح و انسان کامل ہو
کہ نازاں جس پہ ہے کل نسل آدم یا رسول اللہ

افق پر بھی خدارا اک نگاہ لطف ہو جائے
فلک ہے مجھ پہ گردش ستمہائے پیہم یا رسول اللہ

(۸۰)

رہے دل میں تمہاری یاد ہر دم یا رسول اللہ
زباں پر ورد صلی اللہ وسلم یا رسول اللہ

گھلائے دے رہا ہے مجھکو یہ غم یا رسول اللہ
کہ ہوں مہجور حضرت تا بہ ایں دم یا رسول اللہ

یہ حسرت ہے پہنچ جاؤں کسی صورت مدینہ میں
کروں سر آستان پاک پہ خم یا رسول اللہ

میسر دل کو ہو جائے سکوں حج و زیارت سے
تمہاری دید ہو رویا میں پیہم یا رسول اللہ

ان آنکھوں سے کروں میں روضہ اقدس کا نظارہ
تصور میں رہے حسن مجسم یا رسول اللہ

رہے جب تک یہ میری چند روزہ زندگی باقی
جدا ہوں آستانہ سے نہ اک دم یا رسول اللہ

لگے آنکھوں میں خاک آستان پاک کا سرمہ
عیاں ہو جائیں سب اسرار مبہم یا رسول اللہ

نیاز و عجز و اخلاص و ادب سے جب کروں سجدے
مدارج معرفت کے طے ہوں پیہم یا رسول اللہ

بادۂ شوق محمد ذرہ سی جو جا پڑیں ایسا
نہ بھائے پھر کوئی کار عالم یا رسول اللہ

بنوں اک بندۂ ناخاص خدا میں فیض اقدس سے
یہ دل راز الٰہی کا ہو محرم یا رسول اللہ

مری کشتی پھنسی گرداب دریائے معاصی میں
گھٹا جاتا ہے سانس غم سے مرا دم یا رسول اللہ

لگا دو پار تم دست کرم کے اک اشارہ سے
کہ پہنچے ساحل بخشش پہ اک دم یا رسول اللہ

غریب و بے نوا و بیکس و بے یار مونس ہوں
نہیں کوئی مرا ہمدرد و ہمدم یا رسول اللہ

دل مسکیں مرا مجروح پیکان حوادث ہے
لگا دیجئے کرم کا اپنے مرہم یا رسول اللہ

نگاہ لطف ہو اس عہد پیری و ضعیفی میں
اٹھاؤں تا کجا صدمات پیہم یا رسول اللہ

یہی ہے التجا میری یہی میری تمنا ہے
کہ مجھ کو بخش دے غفار ارحم یا رسول اللہ

یہ حسرت ہے اُفق کی جب پیام آخرت آئے
حریم پاک میں نکلے مرا دم یا رسول اللہ

(۸۱)

تمہارے حسن میں حق آشکارا یا رسول اللہ
خدا کا نور ہے جلوہ تمہارا یا رسول اللہ

اطاعت میں تمہاری ہے اطاعت حق تعالیٰ کی
خدا کا بندہ ہے بندہ تمہارا یا رسول اللہ

تم آئے ہو جہاں میں رحمۃ للعالمین بن کر
تمہیں نے خلق عالم کو سنوارا یا رسول اللہ

تمہارے جود و لطف بیکراں سے ہے عالم
نہ ہو ہم عاصیوں کا بھی گزارا یا رسول اللہ

درخشاں ہیں تمہاری صورت کو دیکھ کے
نگاہ لطف ہم پہ بھی خدارا یا رسول اللہ

مجھے پامال کر ڈالا زمانے کے حوادث نے
مرے نفس شقی نے مجھ کو مارا یا رسول اللہ

مری کشتی پھنسی ہے غرق دریائے معاصی میں
نظر آتا نہیں کوئی کنارا یا رسول اللہ

نکالو غرقۂ عصیاں کو اپنے جذبِ رحمت سے
ذرا دستِ کرم کا ہو اشارا یا رسول اللہ

نہیں دنیا میں کوئی اور میرا حامی و یاور
مجھے ہے اک تمہارا ہی سہارا یا رسول اللہ

تمہارا امتی ہوں گرچہ میں کتنا ہی عاصی ہوں
تم آقا ہو میں بندہ ہوں تمہارا یا رسول اللہ

بنا دو بندۂ ناقص کو اپنے فیض سے کامل
مقدر کا مرے چمکے ستارا یا رسول اللہ

مشرف ہو یہ بندہ دولتِ قربِ حضوری سے
نہیں اب آپ کی دوری گوارا یا رسول اللہ

افق پر آفتابِ روئے عالم طلب ہو زرفشاں
چمک اٹھے نصیبہ کا ستارا یا رسول اللہ

(۸۲)

تمہاری ذات ہے وہ ذاتِ عالی یا رسول اللہ
کہیں جس کو مثالِ بے مثالی یا رسول اللہ!

اشارت آپ کی [illegible] ڈالی یا رسول اللہ
عبادت آپکی مسلکِ [illegible] یا رسول اللہ

بحاجت آپ کے در پہ سوالی یا رسول اللہ
رہا دامن کبھی اس کا نہ خالی یا رسول اللہ

نبوت میں رسالت میں شریعت میں طریقت میں
تمہاری شان عالم سے نرالی یا رسول اللہ

شرافت میں نجابت میں سیادت میں کرامت میں
تمہاری ذاتِ اطہر سب سے عالی یا رسول اللہ

فتوت تیرا شیوہ سخاوت آپ کا پیشہ
شجاعت آپ کی شانِ جلالی یا رسول اللہ

تمہیں سے گلشنِ توحید میں تازہ بہار آئی
تمہیں بستانِ ایماں کے ہو مالی یا رسول اللہ

مراتب آپ کے بالا تمام اہلِ مراتب سے
[illegible] آپکا [illegible] یا رسول اللہ

عزیزِ شاں علو سے مرتبت ہے تمہارا
تمہیں ہو ذو المعارج ذو المعالی یا رسول اللہ

تمہیں اللہ نے بخشی ہے شاہی ملکِ ہستی کی — جہاں کی سلطنت کے تم ہو والی یا رسول اللہ
کسی عالم میں ہو سکتا نہیں تم سا حسیں کوئی — ہوئی ہے ختم تم پر خوش جمالی یا رسول اللہ
سمایا منظرِ عرشِ معلّٰے میری آنکھوں میں — جو دیکھا آپ کا دربارِ عالی یا رسول اللہ
وہی اللہ کی مرضی وہی وحیِ خداوندی — زباں سے بات جو تم نے نکالی یا رسول اللہ
سراپا حکمت و ایمان و اخلاق و ادب ٹھہرا — ہوا جو آپ کا ارشادِ عالی یا رسول اللہ
دیا درس مساوات و اخوت اہلِ عالم کو — تمہیں نے عدل کی بنیاد ڈالی یا رسول اللہ
دیا ہے جوہرِ خلقِ عظیم اللہ نے تم کو — مسلّم ہے تمہاری خوش خصالی یا رسول اللہ
دلِ تاریک میرا نور سے معمور ہو جائے — دکھا دیجئے ذرا شانِ جمالی یا رسول اللہ
یہ حسرت ہے مری دل میں لگاؤں اپنی آنکھوں سے — پکڑ کر روضۂ اقدس کی جالی یا رسول اللہ
تمہارے آستانے پر نہ آئیں تو کہاں جائیں — تمہیں تو ہم غریبوں کے ہو والی یا رسول اللہ
ہوئی شیرینیٔ شہد و نبات و قند شرمندہ — جو دیکھی آپ کی شیریں مقالی یا رسول اللہ

خزانے سے عطائے حق کے بھر دو دامنِ مقصد
افق ہے بابِ عالی کا سوالی یا رسول اللہ

## شبِ معراج (۱۳۰)

یہ بست و ہفتم ماہ رجب سبحان اللہ سبحان اللہ — ہے آج کی شب معراج کی شب سبحان اللہ سبحان اللہ
کیا کہنا ہے اس شب کا یہ شب سبحان اللہ سبحان اللہ — مہمانِ خدا ہے ماہِ عرب سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ رات ہے کیسی نورانی ماند اس سے ہے دن کی تابانی
ہر ذرہ ہے رخشندہ کوکب سبحان اللہ سبحان اللہ

از عرش بریں ، بر فرش زمیں آئے ہیں کہ جبریل امیں
اللہ کا اک پیغامِ طلب سبحان اللہ سبحان اللہ

اس عبدیتِ کامل پہ فدا میرے دل و جاں کیا ہر دو جہاں!
ہے عبدِ خاص کو دعوتِ رب سبحان اللہ سبحان اللہ

جاتا ہے اسیرِ کون و مکاں ، اللہ کا عبدِ خاص وہاں
پہنچا نہ جہاں کوئی اقرب سبحان اللہ سبحان اللہ

ہر قصرِ جناں آراستہ ہے ہر حور و ملک پیراستہ ہے
تا عرش بریں منظر ہے عجب سبحان اللہ سبحان اللہ!

جملہ رسل وارواح و ملک از مسجدِ اقصیٰ تا بہ فلک
استادہ پئے تعظیم و ادب سبحان اللہ سبحان اللہ!

کعبہ سے چلا اور اک دم میں تا مسجدِ اقصیٰ جا پہنچا
رفتارِ براقِ برق لقب سبحان اللہ سبحان اللہ!

شورِ ھٰذا ذات از ہر جانب ہر چیز اک جلوے کی طالب
اللہ رے جمالِ شاہِ عرب سبحان اللہ سبحان اللہ!

محبوب و محب کا مہماں ہے کونین مسرت ساماں ہے
ہے غلغلۂ نغمات طرب سبحان اللہ سبحان اللہ!

سب کچھ دیکھا سب کچھ سمجھا کونین کے رازوں کو جانا
پایا وہ۔ کیا جو کچھ بھی طلب سبحان اللہ سبحان اللہ

ہو شان محمد کس سے بیاں، وہ ہر دو جہاں کے ہیں سلطاں
اعلیٰ بہ نسب والا بحسب سبحان اللہ سبحان اللہ

اللہ غنی معراج کی شب یہ شان عروج ماہ عرب!
پایا نہ کسی نے یہ منصب سبحان اللہ سبحان اللہ!

لاریب مرے آقا کو ہوا ان آنکھوں سے دیدار خدا
میرا تو افق یہ ہے مذہب سبحان اللہ سبحان اللہ

(۸۴)

زہے منظر جلوہ بار مدینہ! بہار جناں ہے بہار مدینہ
سرور دل و جاں بہار مدینہ فدائے مدینہ نثار مدینہ
یہ شام و سحر دلکش و روح پرور یہ پر کیف لیل و نہار مدینہ
مہ و مہر و نجم و گہر سے فزوں تر! ہر اک ذرۂ تابدار مدینہ
مجھے باغ فردوس و قصر جناں ہے یہ صحرائے طیبہ دیار مدینہ
مدینے کی گلیوں کے قربان جاؤں یہ ہیں محور تاجدار مدینہ

مزہ مجھکو حاصل ہے سیرِ جناں کا — سمائی نظر میں بہار مدینہ
فزوں کیوں نہ ہو قدر میری نظر کا — کہ ہے توتیا سبزہ زار مدینہ
ہے نقشِ نگیں خاتمِ دو جہاں کا — ترا نام پاک اے نگار مدینہ
مرا سر ہو قربان اس راستہ پر — چلے جس پہ وہ شہسوار مدینہ
مری جان کیا ہے کہ جانِ جہاں ہے — فدائے مدینہ نثار مدینہ
پہنچ جاؤں میں اپنے مرکز میں یارب — وطن پھر مرا ہو دیار مدینہ
بلا لیجئے جلد اپنے گدا کو! — مدینہ میں اے شہریار مدینہ
حوادث سے محفوظ یہ سرزمیں ہو — ہے آسماں سازگار مدینہ
عطا کیجئے ساقیِ حوضِ کوثر! — مجھے بادۂ خوشگوار مدینہ

افق رشکِ اکسیر ہے خاکِ طیبہ!
مرا سرمۂ دل غبار مدینہ!

(۸۵)

رسولِ خدا — تاجدار مدینہ — جہاں رہنما — تاجدار مدینہ
شہِ انبیا — تاجدار مدینہ — مہِ اصفیا — تاجدار مدینہ
امام الہدیٰ — تاجدار مدینہ — نظام الورا — تاجدار مدینہ
شفیع الوریٰ — تاجدار مدینہ — رفیع اللوا — تاجدار مدینہ
سراج منیر و شہید و مبشر! — شہِ اصطفا تاجدار مدینہ

نبی مکرم - رسول معظم — حبیب خدا - تاجدار مدینہ
ہے رفع تاریکیٔ بزم عالم! — مہرِ پر ضیا - تاجدار مدینہ
جمیل المناقب جلیل المراتب — فلک متکا - تاجدار مدینہ
دقائق بیاں مظہر سر قدرت — حقائق نما - تاجدار مدینہ
ہے مل گئیں نعمتیں دو جہاں کی — جو تم سے ملا - تاجدار مدینہ

بیاں ہو سکے کیا زبانِ اُفق سے
تمہاری ثنا - تاجدار مدینہ

(۸۶)

اللہ رے ضیائے رخ جانان مدینہ — خورشید ہے ہر ذرۂ تابان مدینہ
روح عربستاں، نہ فقط جانان مدینہ — جان و دل کونین ہیں سلطان مدینہ
کیا شان ہے اللہ غنی شان مدینہ — شاہنشہِ کونین ہیں سلطان مدینہ
جنت ہے بہار چمنستان مدینہ — رضواں جسے کہتے ہیں وہ دربان مدینہ
کیا حسن ہے کیا آن ہے کیا شانِ مدینہ — قربانِ مدینہ ہوں میں قربان مدینہ
ہو اک نظر مہر و کرم میری طرف بھی — اے رحمتِ عالم شہِ ذیشان مدینہ
لے چل مجھے لے چل مجھے اللہ اُڑا کر — اے باد صبا سوئے گلستان مدینہ
میرے دل تاریک کی ظلمت بھی ہو کافور — اے روشنیِ شمع شبستان مدینہ
خواہش نہ رہے کچھ مجھے گلگشت جناں کی — ہو جائے جو سیر چمنستان مدینہ

شاہِ مدنی سے مدنیت ہے جہاں میں عالم کے تمدن پہ ہے احسان مدینہ

سینے میں ہے کعبہ کی زیارت کی تمنا

دل میں ہے اُفق حسرت وارمان مدینہ

## تخمیس غزل مولانا قدسی رح

(ی) (۸۷)

حبذا خالق کونین کے محبوب نبی بے بہا درِ یتیم صدف مطلبی!

وہ چہ عالی نسبی واہ چہ والا حسبی مرحبا سید مکی مدنی العربی!

دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آپ کی شان ہے لاریب وہ شان عالی جز خدا جسکو بیاں کر نہیں سکتا کوئی

ہیں غلام انس و ملک جن و بشر حور و پری مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آپ کا حسن وہ بیمثل ہے یا شاہ امم کہ نظیر اس کی نہیں صانع عالم کی قسم

اہل دل جتنے ہیں ان وہ کہوں کیا عالم من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجمی

چہ تقابل بہ ثبات تو بنی آدم را چہ تماثل بحیاتِ تو بنی آدم را

چہ تشاکل بصفاتِ تو بنی آدم را نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

بہر اصلاحِ جہاں حکمت رب کردہ ظہور — سرِ پنہاں مسبب بہ سبب کردہ ظہور
پیکر انورِ تہذیب و ادب کردہ ظہور — ذات پاک تو دریں ملک عرب کردہ ظہور

زاں سبب آمدہ قرآں بزبان عربی

جلوہ افروز ہوا حسن حقیقت بمجاز — آئے جب محفل ہستی میں تم اے شاہ حجاز
اللہ اللہ یہ رتبہ یہ تمہارا اعزاز — بر درِ فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز

رومی و طوسی و ہندی یمنی و حلبی

آپ کی ذات ہے کونین کی سرمایہ ناز — آپکی شان عجب شان ہے یا شاہ حجاز
آستان آپ کا ایسا ہے جلالت انداز — بر در فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز

رومی و طوسی و ہندی یمنی و حلبی

میرے سرکار ہے ذات آپکی وہ ذات پاک — شان میں جس کی ہے ارشاد الٰہی لولاک
پہنچے کیا آپ کے رتبہ کو ہمارا ادراک! — شب معراج عروج تو گزشت از افلاک

بمقامے کہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی

ہے عجب شان کرم آپ کی یا شاہ انام — آپ کا چارسوئے دہر میں فیضان ہے عام!
رشحہ جود سے تازہ چمن دہر تمام — نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام!

زاں شدہ شہرہ آفاق بشیریں رطبی

ذات ارفع ہے بہت آپ کی یا شاہ امم — انتساب اس سے جسارت ہے بڑی رب کی قسم
دلِ مشتاق ہے یوں غرقۂ دریائے ندم — نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگِ کوئے توشد بے ادبی

حیف صد حیف ہوئی عمر گناہوں میں بسر | ہوں بہت شامتِ اعمال سے زار و مضطر
رحمتِ عالمیاں شافع روزِ محشر | چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

خاک غفلت میں ملا گوہر نایاب حیات | گم ہوئے شامت اعمال سے اسباب حیات
اک توجہ سے رخ جاں کو ملے تاب حیات | میرم از تشنگی شوق و توئی آب حیات

لطف فرما کہ زحد می گزرد تشنہ لبی

جان گرداب تکالیف و مصائب میں پھنسی | زیست آلام و عوارض سے بہت تلخ ہوئی
افق زار کی فرمایئے اب چارہ گری | سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوئے تو قدسیؔ پے درماں طلبی

(۸۸)

کچھ حد مری کم فہمی و غفلت کی نہیں ہے | سمجھا ہوں اسے دور جو شہ رگ سے قریں ہے
کیا کہئے جو وجہ تپش جان حزیں ہے | میں ہوں کہیں میرا دل مشتاق کہیں ہے
حد میرے معاصی و جرائم کی نہیں ہے | لیکن مجھے مولا تری رحمت کا یقیں ہے
ہر چند جدا تم سے مری جان حزیں ہے | لیکن دل شیدا تو جہاں تم ہو وہیں ہے
جنت بنظر عرش در آغوش ہوں جب سے | آنکھوں میں بسا ہے وہ مرے دل میں مکیں ہے
ہر شے نظر آتی ہے مجھے حسن مجسم | جب سے کہ تصور میں وہ تصویر حسیں ہے

آواز انا کان میں آئی نہیں اب تک
ہستی مری معلوم نہیں ہے کہ نہیں ہے
دل کی حرکت سے مجھے ہوتا ہے یہ ثابت
اس پردۂ رنگیں میں کوئی پردہ نشیں ہے
اٹھے افق آنکھوں سے حجابات تعین
اب میری نگاہوں میں زماں ہے نہ زمیں ہے

(۸۹)

جو مرتبہ و منزلت سرور دیں ہے
حاصل کسی مخلوق بدو عالم کو نہیں ہے
نسبت جسے کچھ سرور عالم سے نہیں ہے
واللہ مفید اس کو یہ دنیا ہے نہ دیں ہے
دل ان کا ہے کیا؟ منزل قرآن مبیں ہے
گھر ان کا ہے کیا؟ مہبط جبریل امیں ہے
غیرت دہ خورشید وہ رخسار حسیں ہے
شرمندہ کن ماہ وہ تابندہ جبیں ہے
جو پاک زمیں جلوہ گہ سرور دیں ہے
فردوس بریں ہے وہی فردوس بریں ہے
ہر چند وہ آئے ہیں لباس بشری میں
لیکن بشر ایسا کوئی دنیا میں نہیں ہے
اک نور مجسم ہیں وہ اک نور مجسم
برہان یہ اس کی ہے کہ سایہ ہی نہیں ہے
آئینہ انوار خدا سینہ انور!
دل آپ کا اسرار الٰہی کا امیں ہے
ذات شہ کونین ہے کونین کی سایہ
یہ فرش نشیں ہے تو کبھی عرش نشیں ہے
بعد ان کے نہیں کوئی نبی تا بہ قیامت
ذات شہ دیں ختم نبوت کا نگیں ہے
تم پر نہ فدا ہو تو فدا ہو کوئی کس پر
کہدو نہیں تم سا کوئی دنیا میں حسیں ہے
ہو جاؤں فنا عشق شہ کون و مکاں میں
ارمان کوئی اور مرے دل میں نہیں ہے

وصّاف خدا خود ہے اُفق سرورِ دیں کا
توصیف تمام آپ کی قرآن مبیں ہے

(٩٠)

کیا مرکزِ انوار مدینہ کی زمیں ہے — یہ عرشِ معلّٰے ہے کہ فردوس بریں ہے
قرباں ہیں گلستانِ دو عالم کی بہاریں — طیبہ کا چمن غیرت فردوس بریں ہے
سرکار کا روضہ ہے مرا قبلہ و کعبہ — یہ نقطۂ ایماں ہے یہی مرکز دیں ہے
ذیشاں ہیں مقامات مدینے کے سوا بھی — جو شان یہاں ہے وہ کہیں اور نہیں ہے
لینا ہے جسے آکے مدینے میں وہ لے لے — جو کچھ بھی ہے کونین کی دولت وہ یہیں ہے
کیا ہو صفت خاکِ درخشانِ مدینہ — جو ذرہ یہاں کا ہے وہ اک دُرِّ ثمیں ہے
چل سر کے بل اے زائرِ مشتاق ادب سے — بستان محمد ہے یہ طیبہ زمیں ہے
بابِ شہِ طیبہ سے کہاں جائیں ہم اٹھ کر — اس در کے سوا کوئی ٹھکابھی کہیں ہے

مجھ کو ہے اُفق رحمتِ عالم کا بھروسہ
کچھ اور وسیلہ مری بخشش کا نہیں ہے

(٩١)

جب عزائم خلق کے اظہار میں لائے گئے — سب سے پہلے مصطفےٰ تخلیق فرمائے گئے
ہادیِ اسلام جب مبعوث فرمائے گئے — جملہ اَدیان جہاں منسوخ ٹھہرائے گئے
جب ظہورِ حق سے اس دنیا میں پھیلی روشنی — نقشِ باطل صفحۂ ہستی سے مٹوائے گئے

نام پاک اللہ نے رکھا محمد آپ کا
جس کے معنی ہر طرح تعریف فرمائے گئے

آپ کے اذکار توریت و زبور انجیل میں
کل صحف میں آپ کے آثار بتلائے گئے

اور تو سب انبیا ہادی ہیں اک اک قوم کے
ہادی جملہ عوالم آپ ٹھہرائے گئے

کس نے پایا ہے خطاب رحمۃ للعالمین
اس شرف سے آپ ہی ممتاز فرمائے گئے

سب رسولوں کے خطابات معزز ہیں مگر
آپ محبوب و حبیب اللہ کہلائے گئے

لا الٰہ کہکے الا اللہ جب تم نے کہا
بت رکھے تھے جتنے کعبہ میں نکلوائے گئے

مشعل حق بزم باطل میں فروزاں ہو گئی
گمرہان دہر سیدھی راہ پہ لائے گئے

اللہ اللہ شان والائے محمد مصطفےٰ
عرش اعظم پہ شب معراج بلوائے گئے

مسجد اقصیٰ میں بنکر سب رسولوں کے امام
قرب حق سے عرش پہ ممتاز فرمائے گئے

وہ تقرب اُدْنُ مِنّی سے انہیں حاصل ہوا
جز جلال ذات جو پردے تھے اٹھوائے گئے

رویت کامل تمام آیات قدرت کی ہوئی
کل مناظر دو جہاں کے ان کو دکھلائے گئے

بخشش امت کا وعدہ لیلیا اللہ سے
لطف باری سے شفیع حشر ٹھہرائے گئے

آسماں تک جائے آئے جیسے انساں کی نظر
یوں زمیں کے فرش سے تا عرش تم آئے گئے

نعمتیں کونین کی بخشیں انہیں سرکار نے
اے اُفق جو ان کے آگے ہاتھ پھیلائے گئے

(۹۱)

جو شانِ رحمتِ ربّ جہاں معلوم ہوتی ہے
بذاتِ سرورِ پیغمبراں معلوم ہوتی ہے

وہ نوری شکل ہر سو ضو فشاں معلوم ہوتی ہے
جہاں بھی دیکھتا ہوں میں وہاں معلوم ہوتی ہے

یہاں معلوم ہوتی ہے وہاں معلوم ہوتی ہے
ضیا اُن کی محیطِ دو جہاں معلوم ہوتی ہے

حدیث اک اک حقائق ترجماں معلوم ہوتی ہے
زبانِ مصطفےٰ حق کی زباں معلوم ہوتی ہے

بظاہر جلوہ گر ہیں صورتِ انساں میں آنحضرتؐ
حقیقت آپکی لیکن کہاں معلوم ہوتی ہے

کسی کو بھی نہیں معلوم ہوتی رمز جو حق کی
وہ تم کو اے شہِ کون و مکاں معلوم ہوتی ہے

جہاں پڑتا ہے پرتو آپ کے پائے مقدس کا
وہی سطحِ زمیں اک آسماں معلوم ہوتی ہے

لگایا جب سے نعرہ آپ نے اللہ اکبر کا
ہر اک آواز واللہ اذاں معلوم ہوتی ہے

ضیا سے انکی میرا دل بھی روشن ماہِ تاباں بھی
یہی نورِ زمین و آسماں معلوم ہوتی ہے

محبت آپ کی جب سے سمائی ہے مرے دل میں
ضیائے نورِ حق پرتو فشاں معلوم ہوتی ہے

الٰہی اک ہی نہیں مدحت سرائے سیدِ عالم
کہ ہر مخلوق ان کی مدح خواں معلوم ہوتی ہے

(۹۲)

بہر سو رحمتِ حق گلفشاں معلوم ہوتی ہے
مدینے کی زمیں صحنِ جناں معلوم ہوتی ہے

گلی اک یہاں کی کہکشاں معلوم ہوتی ہے
زمینِ طیبہ کی رشکِ آسماں معلوم ہوتی ہے

چٹکتی ہے کلی جو صبحدم گلزارِ ہستی میں
تمہاری یاد میں نغمہ کناں معلوم ہوتی ہے

جو پتی پھول کی شبنم سے ہوتی ہے تر و تازہ
تمہاری نعت میں رطب اللساں معلوم ہوتی ہے

نسیم صبح سے جو شاخ ہلتی ہے گلستاں کی
تمہارے شوق میں جنبش کناں معلوم ہوتی ہے

پرندوں کی جماعت چہچہاتی ہے جو شاخوں پر
تمہارے نام کی تسبیح خواں معلوم ہوتی ہے

اُفق مجھکو تو رنگ و بوئے گلہائے گلستاں میں
انہی کی سی ادائے دلستاں معلوم ہوتی ہے

(۹۳)

محمدؐ پر عیاں سرِ نہاں ہے
کہ اُن کی ذات رب کی رازداں ہے

وہی ہیں مبدءِ تخلیق عالم
اُنہی کی ذات بنیادِ جہاں ہے

سیادت سید عالم تمہاری
زمیں سے تا فرازِ آسماں ہے

بیان و ذکر اُن کا ہر زباں پر
ثناخواں اُن کی نوعِ انس و جاں ہے

مسِ قسمت کو کر دیتی ہے کندن
وہ اکسیر اُن کی خاکِ آستاں ہے

مدینے کی زمیں ہے خلد منظر
یہاں کی ہر ادا دامن کشاں ہے

تمہارا ہی تصدق ہے یہ آقا
کہ قدرت عاصیوں پر مہرباں ہے

ملک ہیں یا تمہارے آل و اصحاب
تمہاری بزم بزمِ قدسیاں ہے

اُفق نعتِ شہِ طیبہ میں گویا!!
ہر اک باذوق شاعر کی زباں ہے!

(۹۴)

بچھڑے ہوئے بندوں پر اپنے جب چشم عنایت ہوتی ہے
شکل شہرِ طیبہ میں نازل اللہ کی رحمت ہوتی ہے

آفاق مدینہ سے طالع جب صبح سعادت ہوتی ہے
آنکھوں میں ضیائے تابان خورشید رسالت ہوتی ہے

ایمان محبت ہے ان کی، اسلام اطاعت ہے ان کی
جو ان کی ہدایت ہوتی ہے خالق کی ہدایت ہوتی ہے

ہر قول ہے ان کا قول خدا ہر فعل ہے ان کا فعل خدا
اللہ کی ہوتی ہے وہ رضا جو ان کی مشیت ہوتی ہے

رکھتا ہے محبت جو اُن سے کرتا ہے اطاعت جو اُن کی
اللہ کو خود اس خوش قسمت بندے کی محبت ہوتی ہے

تفسیر مکمل قرآن کی، ہیں جملہ احادیث نبوی!
ہوتی ہے کتاب اللہ وہی جو آپ کی سنت ہوتی ہے

سبحان اللہ سبحان اللہ، یہ اوج رسول ہر دو سرا
تا عرش چلے جاتے ہیں، اللہ کی رویت ہوتی ہے

فیضانِ لطیف سرور سے ہے رشک افزائے صد گلشن
قربان بہارِ طیبہ پر رعنائیِ جنت ہوتی ہے!!

مضطر ہے دلِ مشتاق مرا ہے دید کی حسرت آنکھوں میں
کب دیکھئے ماہِ طیبہ کے روضے کی زیارت ہوتی ہے

رحمت کے طلبگارو آؤ طیبہ کو چلو طیبہ کو چلو
طیبہ میں بہر ساعت نازل اللہ کی رحمت ہوتی ہے

امواج حوادث اٹھنے دو تم انکا افق دامن تھامو!!
پھر جاتے ہیں رخ طوفانوں کے جب انکی عنایت ہوتی ہے

(۹۵)

جو دیکھنا چاہتا ہے بزم جہاں میں نور خدا کے جلوے
وہ چشم بینا سے دیکھ لے روئے انور مصطفٰے کے جلوے

جسے نظر آگئے جمال محمد مصطفٰے کے جلوے
مرا یہ ایمان ہے اس نے دیکھے جہاں میں نور خدا کے جلوے

جو دیکھتا ہے مدینہ و مکہ و نجف کربلا کے جلوے
جچینگے اس کی نظر میں کیا روس و لندن و امریکا کے جلوے

نبیِ اُمّی نے ایک ساعت میں سیر کی اوج لامکاں تک
جو چاند تک بھیجتے ہیں راکٹ وہ دیکھیں اس ارتقا کے جلوے

انہی کے حکموں کی پیروی میں خدا کے حکموں کی پیروی ہے
انہی کی بزم رضا کے جلووں میں ہیں خدا کی رضا کے جلوے

وجود کونین ہے انہی کے وجودِ باجود کا تصدق
عیاں ہیں دونوں جہاں میں فیضِ محمد مصطفیٰ کے جلوے
زمین پر ہے قدم جو اُن کا تو آسماں پر علم ہے ان کا
غرض انہی کے جلو میں گردش کناں ہیں ارض و سما کے جلوے
محافل روز و شب نہیں مہر و مہ کی تنویر سے فروزاں
ادھر ہیں شمس الضحیٰ کے جلوے ادھر ہیں بدر الدجیٰ کے جلوے
یہ من رأنی فقد رأ الحق کے آئینے سے ہے آشکارا
کہ پیکر اجمل محمد میں ہیں جمالِ خدا کے جلوے
کبھی تو پوری یہ آرزو ہو کبھی تو بر آئے یہ تمنا
کہ بزم رویا میں دیکھ لوں آپ کے رخ حق نما کے جلوے
جہانِ بے مایہ کو منور کئے ہوئے ہیں حضور انور!!
تمہارے مہر عطا کے پرتو تمہارے ماہِ سخا کے جلوے
نگاہ حیرت سے دیکھتا تھا فلک بہنگامِ فتح مکہ!!
تمہارے عفو و کرم کے منظر تمہارے لطف و عطا کے جلوے
افق وہ اصلِ وجودِ عالم ہیں جملہ مخلوق فرع انکی
تمام جلووں کے آئینوں میں ہیں سید الانبیا کے جلوے

(۹۶)

انوار جب صفات کے سانچے میں ڈھل گئے
سب مصطفیٰ کی ذات کے سانچے میں ڈھل گئے

لاریب جس قدر تھے کمالاتِ کائنات
سب فخر کائنات کے سانچے میں ڈھل گئے

انداز حسنِ سرورِ عالم کے سربسر
حق کی تجلیات کے سانچے میں ڈھل گئے

سب رازہائے بزم ازل قلب پاک میں
وحی و مکاشفات کے سانچے میں ڈھل گئے

دین متین حق کے تھے آداب جس قدر
اُن کی ہر ایک بات کے سانچے میں ڈھل گئے

اخلاق سب حضور کے قرآن پاک میں
آیات بینات کے سانچے میں ڈھل گئے

سب کارنامہائے جناب رسولِ پاک
قدرت سے معجزات کے سانچے میں ڈھل گئے

تھے جس قدر مناظر ہر دو جہاں وہ سب
اسریٰ کی ایک رات کے سانچے میں ڈھل گئے

جملہ محاسن ادب و حکمت و بیاں
فقرات طیبات کے سانچے میں ڈھل گئے

جتنے فضائل اور مکارم ہیں دہر میں
سب آپ کی صفات کے سانچے میں ڈھل گئے

اصلاح سے حضور کی مردہ دلان دہر
سرتاپا حیات کے سانچے میں ڈھل گئے

صد شکر اے اُفق کہ مضامین نعت پاک
میرے تخیلات کے سانچے میں ڈھل گئے

(۹۷)

کھینچ کر دستِ کرم سے خود سر محشر مجھے
اپنے دامن میں چھپا لینا مرے سرور مجھے

ذرہ ذرہ خاکِ طیبہ کا مہ و اختر مجھے
رشک جنت ہے مدینہ کا ہر اک منظر مجھے

تشنہ کام دید ہوں میں تشنہ کام دید ہوں
جام یک جلوہ عطا ہو ساقی کوثر مجھے
حسن کامل کا تماشا ہے مرے مد نظر
یا رسول اللہ دکھا دیجئے رخ انور مجھے
فرق ہے اتنا ہی مجھ میں اور زاہد میں یافق
عشق کوثر اس کو عشق ساقی کوثر مجھے

(۹۸)

دیوانے ہم جمال پیمبر کے ہو گئے
پروانے شمع روئے منور کے ہو گئے
ذرے جو خاک کوچہ سرور کے ہو گئے
وہ سجدہ گاہ انجم و اختر کے ہو گئے
سر تاج وہ سکندر و قیصر کے ہو گئے
اے شاہ دیں گدا جو ترے در کے ہو گئے
اللہ رے فیض طاعت سرورؐ کہ سب غلام
محبوب خاص خالق اکبر کے ہو گئے
پیغام مصطفےٰ کا جنہوں نے کیا قبول
مقبول خاص خالق اکبر کے ہو گئے
طیبہ کی خاک پاک کے ذرات آبدار
افشاں جبین مہر منور کے ہو گئے
دیکھا جو اک اشارۂ انگشت مصطفےٰ
دو ٹکڑے ایک سے مہ انور کے ہو گئے
مٹی بھی انکی غیرت اکسیر ہو گئی
خاک ان کی راہ عشق میں جو کے ہو گئے
ان کو کسی شراب کی حاجت نہیں یافق
جو مست چشم ساقی کوثر کے ہو گئے

(۹۹)

یوں تو پیارے خدا کے ہیں سارے نبی
مصطفےٰ ہیں مگر سب سے پیارے نبی

ہیں محمد خدا کے وہ پیارے نبی — جن کے شیدا ملک اور ہمارے نبی
سب ہیں چرخ نبوت کے تارے نبی — رشک شمس و قمر ہیں ہمارے نبی
تابع مصطفےٰ جن و انس و ملک — سب کے آقا خدا کے دلارے نبی
دیکھ کر تم کو تعظیم کے واسطے — جھکتے ہیں آسماں کے ستارے نبی
ایک مجموعہ ہے آپ کی نعت کا — پاک قرآن کے تیس پارے نبی
سید انبیاء سرور اصفیا — سارے پیارے دل کے پیارے ہمارے نبی
غرق بحر معاصی ہے کشتی مری — آپ اس کو لگا دیں کنارے نبی

دہر میں انکی امت ہیں ہم تم افق
ہیں وہ مرزا ہمارے تمہارے نبی

(۱۰۰)

جس نے اللہ کے محبوب کی صورت دیکھی — حسن کی اس نے ان آنکھوں سے حقیقت دیکھی
آپ کا حسن ہے اک آئنہ حسن خدا — آپ کو دیکھ کے اللہ کی قدرت دیکھی
سب رسولوں سے فزوں آپ کا رتبہ پایا — سب سلاطین سے سوا آپ کی عزت دیکھی
فرش پر بھی جو قدم عرش بریں پہ تھا — تحت و فوق آپ کی ہم نے تو حکومت دیکھی
دم میں تم آئے گئے فرش سے تا عرش بریں — نہ سنی ہے نہ کسی میں یہ لطافت دیکھی
ایک حلقہ میں سبھی شاہ و گدا بیٹھے ہیں — یہ خصوصیت دربار رسالت دیکھی
ایک مجرم بھی نہ امت کا جہنم میں رہا — حشر میں آپ کی یہ شان شفاعت دیکھی

معنی نور کا ادراک ہوا اس کو معاً — اک نظر جس نے حضور آپکی صورت دیکھی
بہر تعظیم جھکے شمس و قمر سجدے میں — دوش پر آپ کے جب مہر نبوت دیکھی
اپنے محبوب کو بھیجا ہے ہدایت کیلئے — اپنی مخلوق پہ اللہ کی رحمت دیکھی

شب اسریٰ میں رہا امت عاصی کا خیال
اے اُفق شافع عالم کی محبت دیکھی

(۱۰۱)

عیاں جو حسنِ رخ آنجناب ہو جائے — نہاں جمال مہ و آفتاب ہو جائے!
رخ و جبین محمد ہیں رشک شمس و قمر — زمانہ ان سے نہ کیوں نور یاب ہو جائے
جو دیکھلے دُرِ دندانِ آبدارِ حضور! — حیا سے سلک گہر آب آب ہو جائے
قدِ حضور کا سایہ کہاں سے آئے نظر — جو عین نور ہو کیونکر سحاب ہو جائے
وہ ہے مقرب درگاہ کبریا جس کو — نصیب قرب رسالتمآب ہو جائے
دکھاؤ خواب میں جلوہ کبھی ز راہِ کرم — کہ دور دل کا مرے اضطراب ہو جائے
حدِ شمار سے افزوں مرے معاصی ہیں — کرم حضور شفاعت مآب ہو جائے
کرے خدائے غفور الرحیم مجھکو معاف — مری نجات بروز حساب ہو جائے

یہ التجائے اُفق ہے جناب باری میں
ببارگاہِ نبی باریاب ہو جائے

(۱۰۲)

دل میں خیال ساقی کوثر لئے ہوئے
بیٹھا ہوں مست ہاتھ میں ساغر لئے ہوئے

جو دل ہے نقش کفش پیمبر لئے ہوئے
وہ سلطنت کا تاج ہے سر پہ لئے ہوئے

کیا مجھکو خوف حشر کہ مشتاق ہوں حشر کو
دل میں خیال شافع محشر لئے ہوئے

سیر جناں کا لطف تصور میں ہے نصیب
طیبہ کا ہوں نگاہ میں منظر لئے ہوئے

رویا میں ہو نصیب زیارت حضور کی
یہ اشتیاق ہے دل مضطر لئے ہوئے

جس دل میں داغ عشق محمد ہے جلوہ گر
وہ دل ہے شمع مہر منور لئے ہوئے

امت سے روز حشر ملیں گے حضور پاک
دست کرم میں ساغر کوثر لئے ہوئے

اے آفتاب حشر سنبھل آ رہا ہوں میں
سینے میں داغ عشق پیمبر لئے ہوئے

ہو اک نگاہ سلطان الحق پہ کہ یہ فقیر
آیا ہے آس آپ کے در پہ لئے ہوئے

(۱۰۳)

مخمور ہوں میں عشق نبی کی شراب سے
روشن مکان دل ہے مرا آفتاب سے

نور خدا ہے نور محمد میں مستتر
پرتو فگن ہے حسن ازل اس حجاب سے

ہے مجمع حدوث و قدم ذات مصطفےٰ
ہیں خلق نور حضرت خلقت مآب سے

خاک قدم حضور کی اکسیر سے سوا
بہتر پسینہ آپ کا عطر و گلاب سے

سورج خجل جبین منور کے سامنے
شرمندہ چاند حسن رخ آنجناب سے

سب نعمتیں ہیں ختم تمہاری ہی ذات پہ　　سب کچھ تمہیں ملا ہے خدا کی جناب سے
روشن ہو چشمِ شوق افق جلد اے خدا　　کحلِ غبارِ کوچۂ رسالتمآب سے
اکسیر ہے مجھے تو افق اس کی خاکِ پا
نسبت ہے جس کو خاکِ درِ بوتراب سے

(۱۰۴)

گیسوئے محمد کا دیوانہ مرا دل ہے　　صد شکر کہ یہ وحشی پابندِ سلاسل ہے
طیبہ کا ہر اک ذرہ انوار کی منزل ہے　　روضے کا ہر اک گوشہ فردوس کی محفل ہے
کیا سر وہ نہیں سودا جس سر میں محمد کا　　الفت نہیں احمد کی جس دل میں وہ کیا دل ہے
خاکِ درِ اقدس کے ذرے نہیں انجم ہیں　　قبہ شہِ طیبہ کا برجِ مہِ کامل ہے
جو آپ کا بندہ ہے آقا ہے زمانے کا　　جو آپ کا پیرو ہے وہ مرشدِ کامل ہے
تم راہروِ حق ہو تم راہبرِ حق ہو　　جو تم سے ملاقی ہے اللہ واصل ہے
سوئے افقِ مسکیں ہو اک نظرِ رحمت
یہ آپ کے دربارِ دُربار کا سائل ہے

(۱۰۵)

زباں منہ میں جب تک مرے دم میں دم ہے　　تمنائے نعتِ رسولِ امم ہے
بلند آسمانوں پہ اُن کا علم ہے　　گلِ تاجِ عرش ان کا نقشِ قدم ہے
زمیں اُن کا فرش آسماں اُن کا خیمہ　　قمر شمع ہے شمس زریں علم ہے

مرے دل کو اے میرے آقا و مولیٰ
درِ پاک سے دور ہونے کا غم ہے

بلا لیجئے سرزمینِ عرب میں
کہ دشوار مجھ کو قیامِ عجم ہے

زیارت ہو روضے کی ہے یہ تمنا
نہ جینے کی حسرت نہ مرنے کا غم ہے

سوئے روضۂ پاک میری نظر ہو
جھکے سر جہاں ان کا نقشِ قدم ہے

پہنچ کر رہے گا سوئے باغِ طیبہ
مرا طائرِ روح مرغِ حرم ہے

بیاں کیا ہو گلزارِ طیبہ کی نزہت
وہاں کا تو صحرا بھی رشکِ ارم ہے

اُفق سیرتِ سرورِ ہر دو عالم
کریم السجایا جمیل الشیم ہے

(۱۰۶)

یہاں جلوہ نما ہے ذاتِ سرکارِ مدینہ کی
جہاں میں دھوم ہے حسنِ ضیا بارِ مدینہ کی

حریمِ دل منور ہے تماشائے مناظر سے
مری آنکھوں میں ہے تصویرِ دربارِ مدینہ کی

یہاں ہر چیز پاکیزہ ہر اک ساماں پسندیدہ
عجب رونق عجب زینت ہے بازارِ مدینہ کی

نگاہِ شوق کو دیدار سے سیری نہیں ہوتی
سراپا حسن ہے تعمیر ہر دارِ مدینہ کی

فصاحت میں بلاغت میں لطافت میں حلاوت میں
نظر آئی نظر مجھ کو نہ گفتارِ مدینہ کی

دلِ اہلِ نظر شیدائے اندازِ تکلم ہے
زباں اہلِ دل مداحِ کردارِ مدینہ کی

جہاں میں اے اُفق مجھکو ہوائے سیرِ جنت ہو
کہ سیکھا ادب سے سیرِ گلزارِ مدینہ کی!!

(۱۰۷)

تجلی دیکھ کر کعبہ میں حسن روئے سرور کی
گری غش کھا کے قدموں ہی پر کس تصویر پتھر کی

نظر آئی ضیا جب مصطفیٰ کے روئے انور کی
صدائیں ہر طرف سے گونج اٹھیں اللہ اکبر کی

مہ و خورشید ہیں انکی جبین و رخ کے دو خاکے
ستارہ صبح کا تصویر خال روئے انور کی

یقیناً اس کو حاصل ہو گئی کونین کی دولت
میسر ہو گئی جسکو گدائی آپ کے در کی

تمہارے نور سے نور خدا چمکا زمانے میں
تمہارے گھر سے قسمت جاگ اٹھی اللہ کے گھر کی

کبھی رویا میں اپنا روئے نورانی دکھا دیجے
کبھی ہو جائے بندہ پر عنایت بندہ پرور کی

کبھی روضہ کی جالی تھام کر رونا میسر ہو
الٰہی آنہ بر آئے میرے دیدۂ تر کی

مرا دل میری جان قربان تم پر سرور عالم
دکھا دو اک جھلک پردہ اٹھا کر روئے انور کی

محمد مصطفیٰ کا روئے روشن جسنے دیکھا ہو
بچے کیا اسکی نظروں میں ضیا مہر منور کی

حضور سید عالم رسولوں کی یہ صورت ہے
جو صورت ہو حضور مہر تاباں ماہ و اختر کی

گزرتے تھے حضور پاک جس کوچے سے طیبہ کے
مہک جاتی تھی اس کوچے میں خوشبو جسم اطہر کی

تمہاری نعت کا حق ہو نہیں سکتا ادا مجھسے
خدا کا ہم زباں ہو تاب ہے یہ کس سخنور کی

خدا نے خاندان پاک کی تطہیر فرمائی!
مسلم عزت و عظمت رسول اللہ کے گھر کی

وہ مسلم کیا کرے دل سے نہ جو اصحاب کی عزت
وہ مومن کیا نہ ہو الفت جسے آل پیمبر کی

الفت صدیق و فاروق و غنی سے انس ہے مجھکو
محبت ہے علی و فاطمہ شبیر و شبر کی

(۱۰۸)

# عرضداشتِ اُفقِ مسکین

بحضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

بصد آداب ہے اک عرضِ پُرغم یارسول اللہ
ذرا ہو التفاتِ خاص اکرم یارسول اللہ

حصولِ ملکِ پاکستان سے تھا یہ مدعا اپنا
کہ اک دینی ریاست میں بسیں ہم یارسول اللہ

اسی مقصد سے تو لاکھوں مسلماں ہوگئے قرباں
سہے ظلم و ستم اعدا کے پیہم یارسول اللہ

وطن مال و متاع و مسکن و جائداد سب چھوڑے
مصائب کا نہ کچھ ہم نے کیا غم یارسول اللہ

مگر اب کیا کہیں جو صورتِ احوالِ ملت ہے
وہ ہے پیشِ نگاہِ پاک ہر دم یارسول اللہ

دگرگوں انقلابِ چرخ نے کی سیرتِ مسلم
مٹی شانِ اخوت ہم سے یکدم یارسول اللہ

کبھی جو تھے یگانے ہوگئے وہ آج بیگانے
عزیز و اقربا لڑتے ہیں باہم یارسول اللہ

پدر، مادر، برادر، دختر و داماد و ہمسائے
فساد و قتل پہ آمادہ باہم یارسول اللہ

ضعیفوں کی ہے عزت زندگی ہر وقت خطرے میں
شریفوں کا ہوا ہے ناک میں دم یارسول اللہ

شریروں مفسدوں کی بڑھ گئی ہے اسقدر جرأت
کہ خائف ان سے ہیں اشرافِ عالم یارسول اللہ

بزرگوں کی نہیں خردوں کے دل میں عزت و وقعت
تو خردوں کا بزرگوں کو نہیں غم یارسول اللہ

لیا ہے ملک کی دولت پہ قبضہ چند طبقوں نے
وہ ہیں مغرورِ مستِ عیش ہر دم یارسول اللہ

جو منعم تھے وہ منعم تر جو مفلس تھے وہ مفلس تر
خوشی میں وہ مگن یہ غرقۂ غم یارسول اللہ

ہوس دولت کی دل میں سر میں سودا ہے تفوق کا
بہر سو کبر و نخوت کا ہے عالم یارسول اللہ

زمینداروں، امیروں، تاجروں، سرمایہ داروں کو
عوام الناس کا مطلق نہیں غم یارسول اللہ

وہ ہیں اپنے عروج و عیش و عشرت کے تمنائی
کوئی ان کی ہوس ہوتی نہیں کم یارسول اللہ

دفاتر میں کچھ ایسا گرم ہے بازار رشوت کا
کہ دل ہے سرد، سر ہے شرم سے خم یارسول اللہ

سرایت کر گئیں ملت میں بدکرداریاں ساری
ترقی پر بداخلاقی ہے پیہم یارسول اللہ

یہ فلموں، ریڈیو کے فحش و عریاں نغمہ و منظر
پئے شرم و حیا ہیں ساغر سم یارسول اللہ

مجالس میں سرود و رقص کی دور مئے رنگیں
اور اس پر قہقہوں کا شور پیہم یارسول اللہ

طلسم الفاظ کا اب شاعری ہے عصر حاضر کی
کہ جس پر خود ادب کرتا ہے ماتم یارسول اللہ

محرک ہے یہ انسانوں میں جذبات بہیمی کی
تو بام جنسیت کی ہے یہ سُلّم یارسول اللہ

بنات قوم ہیں شیدائے آزادی و عریانی
بنی ہیں بیگمیں پیرس کی میڈم یارسول اللہ

کیا تقلید مغرب نے حیا و شرم سے عاری
ہوئیں تہذیب میں اس کی وہ مدغم یارسول اللہ

جوانوں پر کچھ ایسی جنسیت کی بھوک طاری ہے
کہ لوٹیں عصمتوں کے خوان یکدم یارسول اللہ

تعلقہائے ناجائز کی پھیلی ہے وبا ہر سو
ملوث مرد و زن عصیاں میں باہم یارسول اللہ

بپا اغواء اطفال و زناں سے اک قیامت ہے
ٹریفک حادثوں سے شور ماتم یارسول اللہ

ستمگر چور ڈاکو مشنری جاسوس غنڈوں سے
ہے ملک و قوم کا نقصان اعظم یارسول اللہ

پئے اصلاح کوشاں مخلصین ملک و ملت ہیں
مگر مائل نہیں اصلاح پر ہم یارسول اللہ

عدالت سے سزائیں پاکے بھی تائب نہیں ہوتے
ہوئے لوگ اس قدر بیباک و بےغم یارسول اللہ

حکومت بہر استحکام و تعمیر وطن کوشاں
خصومت باعث تفریق باہم یارسول اللہ

ہماری فوج بیشک لائق صد فخر و تحسین ہے
شجاعت اور وفا اس کی مسلم یا رسول اللہ

کہیں ہیں مذہبی جھگڑے سیاسی ہیں کہیں جھگڑے
حریفوں کا تصادم وجہ ماتم یا رسول اللہ

عبث الجھے ہوئے ہیں اختلافات فروعی میں
اصول دیں سے بیگانہ ہوئے ہم یا رسول اللہ

بہت سے واعظان پیشہ ور کا بس یہ مقصد ہے
کہ ہو نذرانہ و چندہ فراہم یا رسول اللہ

اہم وقتی مسائل پر نہیں کھلتی زباں انکی
ہے ان پر غور کی فرصت انہیں کم یا رسول اللہ

پئے احقاق حق کوشاں ہیں مخلص عالمانِ دیں
مگر وہ نسبتاً اوروں سے ہیں کم یا رسول اللہ

اسی باعث مساعی انکی بار آور نہیں ہوتیں
یہی مخلص مسلمانوں کو ہے غم یا رسول اللہ

جو قرآن و حدیث و فقہ سے کچھ مس نہیں رکھتے
وہ بن بیٹھے ہیں اب مفتی اعظم یا رسول اللہ

بپا طوفاں ہیں تاویلات سے دینی مسائل میں
نظام سنت و قرآں ہے برہم یا رسول اللہ

عقیدت کچھ نہیں اسلام کے احکام سے انکو
جو تھے احکام اسلامی سے محکم یا رسول اللہ

فدا مغرب کی تہذیب و زباں و رسم و آئیں پہ
روش اُن کی روش میں اسکی مدغم یا رسول اللہ

سیاست بھی صحافت بھی شریعت بھی طریقت بھی
انہی اسباب باعث ہے بیدم یا رسول اللہ

ادھر کچھ خود غرض اپنے مقاصد کے پس پردہ
رہ وحدت سے ہیں آمادۂ رم یا رسول اللہ

زروئے مادیت ملک میں کافی ترقی ہے
مگر روحانیت ہے زائل و کم یا رسول اللہ

یہ سب کچھ آپ سے بیگانہ ہونے کا نتیجہ ہے
بلاشک یہ حقیقت ہے مسلم یا رسول اللہ

مگر پھر بھی کروڑوں ذات والا کے فدائی ہیں
نہیں گو جاہ و دولت کے وہ محرم یا رسول اللہ

نگاہ لطف ہو اس امتِ عاصی پر اب ایسی
کہ یا اصلاح پر مائل ہو یک دم یا رسول اللہ

بنیں سب مسلم صادق جبھی سب متحد ہو کر
کہ جیسے ہو کوئی مسلک منظم یارسول اللہ

کتاب اللہ و سنت سیرت آل و صحابہ پر
رہیں عامل مسلمانانِ عالم یارسول اللہ

شریعت کی ہو پابندی حکومت سے وفاداری
ترقی دین و دنیا کی ہو باہم یارسول اللہ

رہے اک دوسرے کا خیرخواہ و یاور و حامی
رفیق و مونس و غمخوار و ہمدم یارسول اللہ

خلوص دل سے ہو اخلاق کی اصلاح میں کوشاں
حکومت اور ملت مل کے باہم یارسول اللہ

سب اسلامی ممالک منسلک ہوں سلک وحدت میں
مسلمانوں کی ہو تنظیم محکم یارسول اللہ

ملے مظلوم کشمیری مسلمانوں کو آزادی!
میسر اُن کے زخموں کا ہو مرہم یارسول اللہ

ہو پاکستان و ہندوستان میں صلح پائدار ایسی
رہے اک بھی چقلش باقی نہ باہم یارسول اللہ

مٹے جنگ و جدال و فتنہ و شر بزم عالم سے
سب اپنے ملک میں ہوں شاد و خرم یارسول اللہ

یہاں سے دور ہوں کمزوریاں ناپاکیاں ساری
بہرصورت ہو پاکستان محکم یارسول اللہ

خدارا اک توجہ حضرت حسنینؓ کا صدقہ
"زمہجوری برآمد جان عالم یارسول اللہ"

زمانہ دیکھ لے پھر شوکتِ اسلام کا منظر
جہاں میں امن کا لہرائے پرچم یارسول اللہ

نگاہ لطف ہو مسکین، اُفق کی التجاؤں پر
ترحم یارسول اللہ ترحم یارسول اللہ

مژدہ:- اس مجموعہ کی اشاعت کے بعد انشاءاللہ مناقب آل واصحاب رضی اللہ عنہم کا مجموعہ "گلستان مناقب" منظر عام پر آنے والا ہے۔

# مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

اے خدا ہم میں پھر احساس وہ پیدا کردے — جو نئے سر سے دل مردہ کو زندہ کردے
ہم ہیں سوئے ہوئے غفلت میں جگا دے ہم کو — کھولدے دل کو عطا دیدۂ بینا کردے
پھر ہر اک فرد بنے مظہر اوصاف رسولؐ — پھر ہمیں آل و صحابہ کا نمونہ کردے
پھر ہوں آئینہ اسلام ہمارے اعمال — پھر سراسر ہمیں ایمان کا پتلا کردے
پھر ترے، تیرے نبی کے ہوں مطیع کامل — اپنا اور اپنے نبی کا ہمیں شیدا کردے
نور توحید سے ہو جائیں منور سینے ! — ظلمتِ شرک سے ہر دل کو مصفا کردے
دین کے جملہ فرائض کو بجا لائیں تمام ! — ہمکو دنیا میں عطا دولتِ عقبیٰ کردے
چھوڑ کر جہل کو ہوں مائل علم و عرفاں — ہم تحصیل کمالات کا شیدا کردے
ادب و حکمت و تہذیب مجسم بن جائیں — ہمکو اخلاق گرامی کا سراپا کردے
بزم ملت سے مٹے مادیت کی ظلمت — شمع روحانیت اس گھر میں اجالا کردے
ہوں زمانے میں ہر اک فضل و ہنر سے ممتاز — پھر ہمیں زیب دہِ محفل دنیا کردے
نوع انساں کی ہدایت کو ہم اٹھیں ملکر — پھر زمانے کا ہمیں قایدِ اعلا کردے
موجزن خدمتِ اسلام کے جذبات ہوں پھر — جوش پھر دل میں ہمارے وہی پیدا کردے
پھر وہی انس و محبت ہو ہمارے دل میں — پھر عداوت سے ہمیں پاک و مبرا کردے
کذب و تلبیس ہو کافور مٹیں فسق و فجور — نیکی و حق و صداقت کو ہویدا کردے

محو ہو شورش و آویزش اقوام جہاں — جوع ارضی کی وبا دور خدایا کر دے

آتش ظلم سے ہے قعر جہنم دنیا — بارش عدل سے اس آگ کو ٹھنڈا کر دے

بزم عالم میں ہو پھر امن و اماں کا دورہ — فتنہ پردازوں کی دنیا تہ و بالا کر دے

حضرت حق میں افق ہو یہ مناجات قبول — پوری اللہ مرے دل کی تمنا کر دے

## "عالی اساس تبصرۂ منظوم"

"برجواہر معنی فروغ محامد"

"از افکار دُر فشان عزیز حاصلپوری"

سنو مجھ سے کیا ہے فروغ محامد — سراپا ضیا ہے فروغ محامد

ثنائے خدا و حبیب خدا کا — لطیف آشنا ہے فروغ محامد

جناب اُفق سیدِ کاظمی کا — کلام ثنا ہے فروغ محامد

قصیدوں کا غزلوں کا نظموں کا پیکر — چمن پُر فضا ہے فروغ محامد

رہِ حمد و نعتِ خدا و نبی میں — چراغ ہُدا ہے فروغ محامد

بمیلاد و معراجِ شاہِ مدینہ — قصاید سرا ہے فروغ محامد

نہ ہو محفل نعت کیوں اس سے روشن — سراج ولا ہے فروغ محامد

کلیمانِ طورِ محبت کے دل پر — تجلی نما ہے فروغ محامد

منور نہ کیوں ہو نظر ناظریں کی — نظر کی جلا ہے فروغ محامد

طبیعت شگفتہ ہوئی اس کو پڑھ کر — عجب دلکشا ہے فروغ محامد

خدا کی ثنا مدحتِ مصطفٰے ہے — ضیا در ضیا ہے فروغِ محامد
بشمعِ شریعت بجمعِ طریقت — حقیقت نما ہے فروغ محامد
باشعارِ رنگیں بالفاظ شیریں — عجب دلربا ہے فروغ محامد
فصاحت کا پیکر بلاغت کا مظہر — زسرتا بپا ہے فروغِ محامد
بہار آگئی اس سے بزمِ ادب میں — کہ رونق فضا ہے فروغ محامد
کریں اہلِ دل مشعلِ راہ اسکو — کہ اک رہنما ہے فروغ محامد

عزیز اس کا سالِ طباعت کہو تم
بزیبِ ثنا ہے فروغ محامد
۹۶ ۱۹

# فروغِ محامد

ف فروغِ جلوۂ افکار ہے یہ مجموعہ — ضیائے دیدۂ بیدار ہے یہ مجموعہ
ر ردائے یمِ انوار ہے یہ مجموعہ — تجلیات کا اظہار ہے یہ مجموعہ!
و وفورِ شوق کا اظہار ہے یہ مجموعہ — شعورِ شعر کا معیار ہے یہ مجموعہ
غ غذائے روح طلبگار ہے یہ مجموعہ — دوائے ہر دلِ بیمار ہے یہ مجموعہ
م متاعِ رحمتِ غفار ہے یہ مجموعہ — ثنائے احمدِ مختار ہے یہ مجموعہ
ح "حریمِ حسن" سے تعبیر کیجئے اسکو! — کہ قصرِ مدحتِ سرکار ہے یہ مجموعہ
ا افق سے تابہ فلک آب و تاب ہے جسکی — وہ سلکِ گوہرِ شہوار ہے یہ مجموعہ

۴ محامد شہ کونین جمع ہیں اس میں — نثار سید ابرار ہے یہ مجموعہ
۵ دیارِ طیبہ کے اس میں چراغ روشن ہیں — بحرف حرف ضیا بار ہے یہ مجموعہ
کلام حضرت میر اُفق کا گلدستہ — ثنا و حمد کا گلزار ہے یہ مجموعہ

غرض "فروغِ محامد" ہے اسکا نام جمیل
فصاحت اور بلاغت کی ہے یہ اک قندیل

بھری ہے اس میں عقیدت کی جذبہ کاری بھی — اور اس کے ساتھ شریعت کی پاسداری بھی
بصد خلوص و بصد عجز حمد باری بھی — حضور خواجہ کونین انکساری بھی
لگا کے میر اُفق نے چمن محبت کا — جگر کے خون سے فرمائی آبیاری بھی
سخن میں آپ کے دل کی تڑپ بھی شامل ہے — بیانِ دردِ جگر میں ہے بے قراری بھی
دلی خلوص کا ہے شعر شعر آئینہ — کمالِ فن میں قیامت کی پائداری بھی
لیا فروغِ محامد کا جائزہ میں نے — بلیغ بھی ہے ہر اک نعت اور پیاری بھی

عزیز کیا کہے تاریخ اب طباعت کی
کہ خود "فروغِ محامد" ہے تام تاریخی
۱۳۹۶ھ

## معذرت

ضخامت اندازے سے زیادہ بڑھ جانے کی باعث فارسی و عربی کلام حسب تحریر پیش لفظ اس مجموعہ میں شامل نہیں کیا جا سکا۔ اُفق

# شانِ رسولِ عربی
صلی اللہ علیہ وسلم

آپکی شان ہے وہ شان رسولِ عربی — دو جہاں جس پہ ہیں قربان رسولِ عربی
عرش ہے آپکا ایوان رسولِ عربی — جبرئیل آپ کے دربان رسولِ عربی
ہیچ دل، ہیچ مری جان رسولِ عربی — کیا کروں آپ پہ قربان رسولِ عربی
میرے نزدیک ہے لاریب یہ قرآن مجید — آپ کی نعت کا دیوان رسولِ عربی
اصلِ ایجادِ دو عالم ہے وجودِ اطہر — آپ کونین کی ہیں جان رسولِ عربی
آپ اللہ کی رحمت ہیں دو عالم کیلئے — عام ہے آپکا احسان رسولِ عربی
بے مثال آپکی ہر بات ہر اک آن و ادا — بے نظیر آپ کی ہر شان رسولِ عربی
ہے رضا آپکی اللہ تعالیٰ کی رضا — حکمِ رب آپ کا فرمان رسولِ عربی
جن و انسان و ملک حور و پری و غلماں — آپ کے حسن پہ قربان رسولِ عربی
آپ کے سایئے کا فقدان بچشمِ بینا — نور ہونے کی ہے برہان رسولِ عربی
اے سراپائے جمال ای ہمہ تن فضل و کمال — اے بری از ہمہ نقصان رسولِ عربی
تم ہو اللہ کے محبوب و حبیبِ اکرم — تم رسولوں کے ہو سلطان رسولِ عربی
آئے تم دہر میں ہر چند بشکلِ انساں — نہیں تم سا کوئی انسان رسولِ عربی
شبِ اسریٰ بصد اعزاز سرِ عرشِ بریں — تم خدا کے ہوئے مہمان رسولِ عربی
آپ سے، آپکی آل، آپ کے سب یاروں سے — ہے محبت مرا ایمان رسولِ عربی

یہ تمنائے اُفق ہے، کہ ہو مقبولِ حضور
یہ مرا نعتیہ دیوان رسولِ عربی

مطبوعہ ہمدرد پرنٹنگ پریس چوک شہیدان ملتان شہر